اسباق النحو

امام حمید الدین فراہی

ترتیب وتدوین

خالد مسعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقيق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیه ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

اسباق النحو

(اسم، فعل، حرف)

امام حمید الدین فراہی

ترتیب و تدوین

خالد مسعود

دار التذکیر

○ اهتمام : محمد احسن تہامی

○ مطبع : گنج شکر پرنٹرز

○ تاریخ اشاعت : 2006

○ قیمت : 150 روپے

دارالتذکیر

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار

لاہور۔54000 فون : 7231119

ای میل: info@dar-ut-tazkeer.com

ویب سائٹ: www.dar-ut-tazkeer.com

فہرست مضامین

فعل کا بیان

حرف کا بیان

مشقوں کا حل

پیش لفظ

فن نحو میں یہ کتاب میرے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر ہے۔ایک عرصہ دراز سے میری یہ آرزو رہی ہے کہ مولانا فراہیؒ کی اسباق النحو کو بنیاد بنا کر، اردو میں نحو کی ایک ایسی کتاب مرتب کر دی جائے جو عربی کا شوق رکھنے والے نوجوانوں کے لیے آسان بھی ہو اور کفایت کرنے والی بھی۔

الحمدللہ ہمارے فاضل رفیق، برادرِ عزیز خالد مسعود سلمہ اللہ تعالی نے یہ کام نہایت حسن وخوبی کے ساتھ انجام دیا۔فاضل مؤلف نے محنت کر کے وہ تمام خلا بھر دیے ہیں جو مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں، معلم کی مشق وتمرین پر اعتماد کر کے، چھوڑ دیئے تھے اور بعض وہ بحثیں بھی مکمل کر دی ہیں، جو اصل کتاب میں ناتمام رہ گئی تھیں۔اب میرے نزدیک یہ کتاب طلبۂ فن کے لیے کافی ہے۔اس سے عربی زبان سیکھنے کی راہ باز ہو جائے گی۔ پھر قرآن وحدیث اور ادب عربی کی اعلیٰ کتابوں کے مطالعہ سے جب اس زبان کا ذوق پیدا ہو جائے گا تو اس فن کے نازک اور مشکل مسائل حل کرنے کے لیے کلید خود ہاتھ آ جائے گی۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ عربی زبان سے ہمارا تعلق محض ایک زبان کی حیثیت سے رسمی اور وقتی نہیں ہے بلکہ یہ واجبات دین میں سے ہے۔ ہمارے دین کے اصل ماخذ......قرآن وحدیث......عربی میں ہیں اس وجہ سے اس زبان کا سیکھنا سکھانا ہمارے لیے ضروریات دین میں داخل ہے۔اگر اس زبان سے ہمارا تعلق منقطع ہو جائے تو خود دین سے بھی ہمارا تعلق براہ راست باقی نہیں رہ سکے گا بلکہ یہ صرف بالواسطہ رہ جائے گا جس کا نتیجہ بالآخر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح

یہود ونصاریٰ اپنے صحیفوں کی اصل زبان سے محروم ہو جانے کے سبب سے اپنے دین ہی سے محروم ہو بیٹھے اور تورات وانجیل کی تعلیمات بالکل محرف ہو کر رہ گئیں اسی طرح خدانخواستہ ہم بھی قرآن کو محرفین کی ایک بازیگاہ بنا دیں گے۔ اُمت کو اس فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے اندر ایک گروہ ایسے لوگوں کا برابر پیدا ہوتا رہے جن کو دین میں اجتہاد وتفقہ کا مرتبہ حاصل ہو اور یہ چیز ظاہر ہے کہ بغیر اس کے ممکن نہیں کہ اس گروہ کو قرآن وحدیث کی اصل زبان میں پوری مہارت حاصل ہو۔

اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر عربی زبان کی تعلیم کو آسان بنانے کے لیے یہ کتاب مرتب کی گئی ہے۔ یہ اس راہ میں پہلا قدم ہے۔ آگے ان شاء اللہ اسی نہج پر دین کی پوری تعلیم کا نصاب تیار کر دیا جائے گا۔ اس طرح ان نوجوانوں کے لیے عربی سیکھنے کی راہ ہموار ہو جائے گی جو عربی مدرسوں کے پر پیچ راستوں اور ان کی مغلق کتابوں سے گھبراتے ہیں۔

اللہ تعالی مؤلف کی اس سعی کو مشکور فرمائے۔ ان کو اپنے دین کی خدمت کی بیش از بیش توفیق بخشے اور اس کتاب سے ہماری نسل کے اندر عربی سیکھنے کی ہمت اور اس کا شوق پیدا ہو۔

دعا گو

امین احسن اصلاحی

دیباچہ

عربی زبان کے قواعد کی تعلیم کا معروف طریقہ، جو مدارس میں بالعموم اختیار کیا جاتا ہے، خاصا طویل ہے۔ سب سے پہلے طلبہ کو فعل کے صیغے اور گردانیں یاد کرائی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اسم کی باری آتی ہے۔ جس کی بنیاد ایک سو عوامل پر رکھی گئی ہے۔ اس طریقہ تعلیم سے عربی جاننے میں کئی برس صرف ہوتے ہیں۔ امام حمید الدین فراہی رحمۃ اللہ نے قواعد کی تعلیم کے لیے ایک رسالہ 'اسباق النحو' کے نام سے لکھا جس میں اسم اور فعل کے مباحث ایک نئے پیرائے میں بیان کیے۔ انہوں نے اسم کے اعراب کی بنیاد عوامل کے بجائے اختلاف حالات پر رکھی جس کے نتیجہ میں سو عاملوں کی وہ اہمیت نہ رہی جو معروف طریقہ میں ہے، نیز فعل اختلاف حالات نہ رکھنے کے باعث اعراب سے آزاد ہو گیا۔ لہذا اس کتاب میں قواعد کی تعلیم اسم کے مباحث سے شروع کی گئی اور فعل کی باری بعد میں آئی۔ اس کتاب کی مدد سے عربی قواعد کی تعلیم میں حیرت انگیز سہولت پیدا ہوئی اور طلبہ چند ماہ میں زبان کی خاصی استعداد پیدا کر لینے میں کامیاب ہوئے۔

امام فراہیؒ کی یہ تصنیف بے حد مجمل ہے۔ جس میں عربی مدارس کے ماحول پر اعتماد کرتے ہوئے آسان باتیں طلبہ اور اساتذہ کے فہم پر چھوڑ دی گئی ہیں۔ اس فعل کے مباحث میں مشق کے لیے مثالیں شامل نہیں ہیں، نیز حرف کی بحث مصنفؒ لکھ ہی نہیں سکے تھے۔ میں نے اسباق النحو میں ضروری اضافے کر کے اصل کتاب کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اب اس کے تشنہ مباحث کے لیے طلبہ کو کسی دوسری کتاب کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ اسم کی ترتیب میں قدرے تبدیلی کی گئی ہے۔ چونکہ مبینات یعنی ضمائر، اشارات، موصولات وغیرہ سہل اور کثیر الاستعمال ہیں اس لیے ان کو معربات مشکلہ اور غیر منصرف سے پہلے لایا گیا ہے۔ فعل کے بیان میں مشتقوں اور

چند ضمنی عنوانات کا اضافہ کیا گیا ہے۔ حرف کا بیان نیا ہے جس میں کوشش کی گئی ہے کہ حرف کی مختلف قسموں اور ان کے استعمالات کا ضروری تعارف کرا دیا جائے۔ اس طرح کتاب کی موجودہ ترتیب میں صرف ونحو کے تمام ضروری مباحث آ گئے ہیں جن کی مشق کے بعد قاری زبان کے قواعد کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے۔

کتاب سے قلیل مدت میں استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ اس کی مشقوں کو حل کیا جائے۔ یہ مشقیں عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کے لیے تو ہیں ہی، اس کے علاوہ ان میں دیئے ہوئے عربی الفاظ اور جملوں کی ساخت پر بھی اچھی طرح غور کرنا مفید ہوگا۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ اپنے پاس سے مزید جملے مہیا کر کے طلبہ کو ہر قاعدہ کی خوب مشق کرائیں۔ مشقیں زیادہ تر آیات پر مشتمل ہیں تا کہ طلبہ کا تعلق شروع ہی سے قرآن کے ساتھ قائم ہو جائے اور جونہی کتاب ختم ہو وہ کلام الٰہی کو سمجھنے کے قابل ہوسکیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور کتاب کو اپنے کلام کے فہم کا وسیلہ بنائے۔ آمین۔

خالد مسعود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی زبان کی ابتدائی باتیں

عربی زبان کے حرف ہجا ۲۹ ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ ء ی.

کوئی حرف حرکت یا سکون کے بغیر نہیں بولا جا سکتا۔ سادہ حرکتیں تین ہیں:
فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) اور ضمہ (پیش)۔ جن حروف پر یہ حرکتیں آئیں، انہیں علی الترتیب مفتوح، مکسور اور مضموم کہتے ہیں۔ سکون کو علامت 'ْ' سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ یَضْرِبُ میں پہلا حرف مفتوح، دوسرا ساکن، تیسرا مکسور اور چوتھا مضموم ہے۔

تمام حروف متحرک بھی ہو سکتے ہیں اور ساکن بھی، لیکن الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ جیسے یہ قَالَ میں ہے۔ جب الف متحرک نظر آئے تو فی الحقیقت یہ ہمزہ ہوگا، جو بصورت "الف، یا، و" لکھا گیا ہوگا جیسے سَأَلَ، سَائِل"، سُؤْل" میں ہے۔

حرف ساکن جب دوبارہ متحرک ہو تو اسے تشدید کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً مَـدْدَ کو مَدَّ.

لفظ کے آخری حرف سے کبھی دوزبر، دوزیر یا دوپیش لگنے کے باعث ساکن نون کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ (جیسے زَیْدٍ کی آواز زَیْدِنْ ہے) ان دوہری حرکات کو تنوین کہتے ہیں۔ مثلاً زَیْداً، زَیْدٍ، زَیْدٌ" میں دال پر تنوین ہے۔

فتحہ، کسرہ اور ضمہ علی الترتیب ا، ی اور و کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں۔

یہ حرف جب ساکن ہوں اور ان سے فوراً پہلے آنے والے حروف کی حرکت ان کے موافق ہو تو یہ اس حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔ ایسی حرکات کو کبھی کھڑے زبر، کھڑے زیر اور الٹے پیش سے

ظاہر کیا جاتا ہے۔ان حرکات کو فتحہ اشباعی، کسرہ اشباعی اور ضمہ اشباعی بھی کہتے ہیں۔

ذِکْریٰ، بُشْریٰ جیسے الفاظ میں جو الف، ی کی شکل میں لکھا جاتا ہے، اسے الف مقصورہ کہتے ہیں۔ صحراء، عطاء جیسے الفاظ میں جو الف ہمزہ سے پہلے آتا ہے، اسے الف ممدودہ کہتے ہیں۔

کسی لفظ کے آغاز میں حرف اگر ساکن ہو تو اسے پڑھنا ممکن نہیں ہوتا جب تک اس سے پہلے کوئی متحرک حرف موجود نہ ہو۔ عربی کے مندرجہ ذیل اسم ساکن حرف سے شروع ہوتے ہیں۔ ان کو پڑھنے کے لیے ان سے پہلے ایک ہمزہ لگایا جاتا ہے، جسے ہمزہ وصل کہتے ہیں:

اِبْن" (بیٹا) اِبْنَة" (بیٹی) اِمْرُء" (مرد) اِمْرَأَة" (عورت) اِسْم" (نام) اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ (دو)۔ ماضی اور امر کے بعض اوزان بھی ساکن الاول ہیں۔

اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے لفظ سے پہلے ساکن لام لگایا جاتا ہے، اسے لام تعریف کہتے ہیں۔ مثلاً رَجُل" سے اَلرَّجُلُ، حَمْد" سے اَلْحَمْدُ.

ہمزہ وصل صرف ابتدائے کلام میں آواز دیتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے البتہ مندرجہ ذیل صورتوں کے علاوہ ہر حال میں لکھا جاتا ہے:

ا۔ ابن کا ہمزہ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ کی سی ترکیب میں۔

ب۔ اسم کا ہمزہ آیت بِسْمِ اللّٰہ میں۔

ج۔ لام تعریف کا ہمزہ لِ کے بعد مثلاً لِلْفَائِدَةِ۔

لام تعریف جب ایسے اسم پر آئے جس کا پہلا حرف ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط ظ یا ن ہو تو لام کی آواز بدل کر اپنے مابعد کے حرف کی سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً اَلشَّمْسُ، اَلطَّعَامُ، اَلدَّارُ۔ مذکورہ حروف، حروف شمسی کہلاتے ہیں۔ باقی ماندہ حروف ہجا حروف قمری کہلاتے ہیں۔ ان کے ساتھ لام کی آواز نہیں بدلتی۔ مثلاً اَلْقَمَرُ، اَلْبَابُ، اَلْجَیْشُ۔

اگر کسی اسم پر تنوین ہو اور اس کے فوراً بعد آنے والا لفظ ساکن الاول ہو، تو پہلے اسم پر تنوین کی ایک حرکت کے عوض 'ن' مکسور لگا دیتے ہیں اور اسے ساکن الاول کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ یہ ن مکسور تنوین کے باعث پیدا ہونے والی نون کی آواز کی یادگار ہوتا ہے اور نون قطنی کہلاتا ہے۔ مثلاً مُحَمَّد" اَلْعَرَبِیُّ کی بجائے مُحَمَّدُ نِ الْعَرَبِیُّ اور عُزَیْرُ ابْنُ اللّٰہِ کی بجائے عُزَیْرُ نِ ابْنُ اللّٰہِ لکھا اور پڑھا جائے گا۔

علم نحو

نحو:۔

نحو وہ علم ہے جس میں کلمہ اور کلام کو صحیح طور پر استعمال کرنے کے قاعدے بتائے جاتے ہیں۔

کلمہ:۔

ایک مفرد لفظ کو کہتے ہیں۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اسم:۔ جو کسی انسان، حیوان، نباتا یا کسی اور چیز کا نام ہو جیسے زید، رشید، گھوڑا، انار، زمین، کرسی وغیرہ۔ اسما صفات مثلاً نیک، بد، سرخ، سفید وغیرہ بھی اس میں شامل ہیں۔

۲۔ فعل:۔ جو بقید زمانہ کسی کام کے ہونے کو ظاہر کرے۔ جیسے گیا، جاتا ہے، جائے گا اور جا وغیرہ۔

۳۔ حرف:۔ جو اپنے صحیح معنی اس وقت ظاہر کرے جب اسے کسی اسم یا فعل کے ساتھ لگایا جائے۔ جیسے پر، سے، تک، لیے، میں وغیرہ۔

کلام:۔

ایک پوری بات کو کہتے ہیں۔ مثلاً زید عالم ہے۔ وہ جاتا ہے، تو پڑھ۔ کلام کو جملہ تامہ، جملہ مفیدہ اور مرکب تام بھی کہتے ہیں، یہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ سے بنتا ہے۔ کبھی ایک ہی لفظ سے پوری بات بن جاتی ہے تو درحقیقت وہاں کوئی اور لفظ چھپا ہوتا ہے۔ مثلاً لکھ، میں لفظ "تو" چھپا ہوا ہے یعنی تو لکھ۔

کبھی دو یا زیادہ الفاظ ملنے سے بھی بات مکمل نہیں ہوتی۔ جیسے میری کتاب، اچھا آدمی، گھر میں وغیرہ۔ اس کو مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص کہتے ہیں۔

آگے کے صفحات میں علم نحو کے قاعدے بیان کیے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ قاعدے بیان کیے جائیں گے جو اسم کے متعلق ہیں۔ اس کے بعد فعل اور حرف پر بحث کی جائے گی۔

اسم کا بیان

اسم کی قسمیں

مختلف پہلوؤں سے اگر اسم پر غور کیا جائے تو مندرجہ ذیل اہم قسمیں سامنے آتی ہیں:

باعتبار عدد:۔

تعداد کے اعتبار سے اسم تین طرح کا ہوتا ہے۔ واحد، مثنیٰ اور جمع۔ واحد ایک، مثنیٰ دو اور جمع دو سے زیادہ تعداد کو ظاہر کرتا ہے۔

واحد:

واحد میں اسم اپنی اصلی شکل میں ہوتا ہے۔ اس پر مزید الفاظ کا اضافہ نہیں ہوتا۔ مثلاً رَجُل "(ایک آدمی) قَلَم" (ایک قلم) دَوَاۃ" (ایک دوات) خَادِمَة" (ایک نوکرانی)۔

مثنیٰ:

مثنیٰ بنانے کے لیے اسم واحد کے آخر میں َـانِ اور بعض حالتوں میں َـیْنِ لگایا جاتا ہے۔ مثلاً رَجُلَانِ، رَجُلَيْنِ (دو آدمی) خَادِمَتَانِ، خَادِمَتَيْنِ (دو نوکرانیاں)

جمع:

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع سالم اور جمع مکسر۔ جمع سالم وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن باقی رہے اور اس کے آخر میں مذکر کے لیے۔ ُونَ یا ِـيْنَ اور مؤنث کے لیے َات لگے۔ مثلاً مُسْلِم" سے مُسْلِمُوْنَ یا مُسْلِمِيْنَ، زید سے زَيْدُوْنَ یا زَيْدَيْنِ اور زَيْنَبُ سے زَيْنَبَات. هِنْد" سے هِنْدَات. اگر لفظ مفرد کے آخر میں پہلے سے ۃ موجود ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم بناتے وقت اس کو حذف کر کے َات لگایا جاتا ہے۔ مثلاً مُسْلِمَة" سے مُسْلِمَات. طَالِبَة" سے طَالِبَات۔

جمع سالم بننے کے لیے ضروری ہے کہ اسم واحد ذوی العقول ☆ کا عَلَم (نام) یا صفت ہو۔ لہذا رَجُل"، جو علم یا صفت نہیں، کی جمع رَجُلُوْنَ نہیں آئے گی۔

☆ یعنی عقل رکھنے والے

بعض اسم ایسے بھی ہیں جن میں مذکورہ شرط نہیں پائی جاتی لیکن ان کی جمع مذکر سالم کے وزن پر خلاف قیاس آتی ہے۔ مثلاً اَرْض " (زمین) سے اَرْضُوْنَ۔ عَالَم " (جہان) سے عَالَمُوْنَ۔ اِبْن "(بیٹا) سے بَنُوْنَ، سَنَة" (سال) سے سِنُوْنَ وغیرہ۔

جمع مکسر وہ ہے جس میں اسم واحد کا وزن اپنی حالت پر باقی نہ رہے، بلکہ اس میں کچھ تغیر ہو جائے۔ یہ تغیر حروف کی زیادتی کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً رَجُل " سے رِجَال "، قَلَم " سے اَقْلَام "۔ حروف کی کمی کے ساتھ بھی مثلاً رَسُوْل " سے رُسُل "، کِتَاب " سے کُتُب " اور حرکات کی تبدیلی کے ساتھ بھی۔ مثلاً اَسَد " سے اُسُد "۔

جمع مکسر کے اوزان بے شمار ہیں جن میں زیادہ استعمال ہونے والے اوزان کا بیان آگے آئے گا۔ (دیکھیے صفحہ ۴۹)

باعتبار جنس:۔

جنس کے اعتبار سے اسم مذکر بھی ہوسکتا ہے اور مؤنث بھی۔ مؤنث کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور لفظی۔

مؤنث حقیقی وہ ہے جو کسی جاندار مؤنث پر دلالت کرے جیسے زینب، ھند، لیلی، اُمّ (ماں)، اُخت (بہن)۔ جو مؤنث کسی جاندار پر دلالت نہ کرے وہ مؤنث لفظی ہے۔

مؤنث لفظی کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قیاسی ۲۔ سماعی۔

قیاسی وہ ہے جس میں مندرجہ ذیل علامات میں سے کوئی ایک علامت پائی جائے۔

۱۔ لفظ کے آخر میں ۃ ہونا مثلاً حِکْمَة"، عِزَّة"، صَلٰوة"، جَنَة"، مُسْلِمَة"، قَاتِلَة"

۲۔ لفظ کے آخر میں الف مقصورہ ہونا مثلاً دَعْوٰی، تَقْوٰی، حُسْنٰی، عُقْبٰی.

۳۔ لفظ کے آخر میں الف ممدودہ ہونا مثلاً صَحْرَاءُ، حَمْرَاءُ، کِبْرِیَاءُ

۴۔ جمع مکسر ہونا مثلاً رِجَال "، کُتُب "، اَقْلَام "

مؤنث سماعی وہ الفاظ ہیں جن میں تانیث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ صرف اہل زبان سے ان الفاظ کو مؤنث سنا گیا ہے۔ مشہور مؤنث سماعی حسب ذیل

ہیں:

اَرْض "(زمین) نَفْس" (جان) حَرْب "(لڑائی) سَمَاء "(آسمان) عَصَا (لاٹھی) فُلْک" (کشتی) لَیْل "(رات) دَار "(گھر) سِلْم" (صلح) شَمْس "(سورج) اَرْنَب" (خرگوش) اِصْبَع "(انگلی) رَحیٰ (چکی) سِن "(دانت) قَوْس "(کمان) کَاْس "(جام) فَاْس "(کلہاڑی)

جسم کے تمام دوہرے اعضا کے نام۔ عَیْن "، اُذُن "، قَدَم "

شراب کے تمام نام مثلاً خَمْر "، طَلَاء" وغیرہ

ہوا کے تمام نام مثلاً رِیْح "، صَرْصَر "، صَبَا، دَبُوْر "وغیرہ

آگ اور دوزخ کے تمام نام مثلاً نَار "، سَعِیْر "، جَهَنَّم "، سَقَرُ

اسم مذکر میں کسی علامت کی ضرورت نہیں حتی کہ ایسے اسماء جو مذکر کے نام ہوں لیکن ان میں تانیث کی کوئی علامت بھی پائی جائے، وہ مذکر ہی رہتے ہیں۔ مثلاً طَلْحَة، عِکرمة، معاویة، اَرْطیٰ وغیرہ۔

باعتبار اعراب:۔

اسم جب ترکیب میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے تین مرتبے ہو سکتے ہیں۔

۱۔ جب وہ کلام میں جزء ضروری ہو مثلاً سَلِیْم " ذَاهِب " (سلیم جانے والا ہے) میں سلیم اور ذاهب دونوں ضروری اجزاء ہیں۔ ان میں سے اگر ایک نہ ہو تو بات پوری نہ ہو گی۔

۲۔ جب وہ جزء زائد ہو لیکن محتاج واسطہ نہ ہو۔ مثلاً سَلِیْم " ذَاهِب " غَدًا (سلیم کل جانے والا ہے) اس میں غدا کا لفظ مزید واقفیت کے لیے بڑھایا گیا ہے اور بغیر کسی واسطہ کے آ ملا ہے۔

۳۔ جب وہ زائد بھی ہو اور محتاج واسطہ بھی ہو مثلاً سَلِیْم " ذَاهِب " اِلَى الْمَدْرَسَةِ (سلیم مدرسہ کو جانے والا ہے) اس میں مدرسة کا لفظ مزید واقفیت کے لیے بڑھایا گیا ہے لیکن اس لفظ کو ملنے کے لیے الیٰ کے واسطہ کی ضرورت ہوئی۔

ظاہر ہے کہ پہلا مرتبہ سب سے اونچا ہے، اس کے بعد دوسرا ہے اور سب سے نیچا تیسرا۔ ان مراتب کو بالترتیب رفع، نصب اور جر کہتے ہیں اور جو اسم ان مراتب میں ہوں، ان کو مرفوع،

منصوب اور مجرور یا بحالت رفع، بحالت نصب اور بحالت جر کہتے ہیں۔

اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھنے سے پتہ چلے گا کہ مرفوع کے آخر میں ُ ہے۔ منصوب کے آخر میں َ ا☆ اور مجرور کے آخر میں ِ۔ یہ علامات اسم کے مراتب کو ظاہر کرتی ہیں اور عربی زبان کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اعراب کہتے ہیں۔

عربی کے بعض اسماء پر اعراب آتا ہے اور بعض ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ جن اسموں پر اعراب آتا ہے، انہیں معرب یا متمکن کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا مثال میں سلیم، ذاھب اور غدا معرب ہیں۔ جن اسموں کی حالت ایک جیسی رہتی ہے اور مختلف مراتب میں ہونے کا ان پر کوئی اثر نہیں پڑتا مثلاً اَلَّذِی (وہ جو) ذٰلِکَ (وہ) ھٰذَا (یہ) مَنْ (کون)۔ ایسے اسم مبنی یا غیر متمکن کہلاتے ہیں۔ ان دو قسموں کے علاوہ کچھ مخصوص صورتیں بھی ہیں جن کو 'معربات مشکلہ' اور 'استثنائی صورتیں' کے عنوانات کے تحت کتاب میں بیان کیا گیا ہے۔

اعراب کی بحث علم نحو کا خاص مضمون ہے اور معربات اور مبنیات کے قواعد کی پہچان اس علم کی کلید ہے۔ اب ہم ان مباحث کی تفصیل کریں گے۔

اعراب کی مختلف صورتیں

یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ کسی اسم کا اعراب رفع کا ہے یا نصب کا یا جر کا، عموماً اسم کے آخر میں حرکات ُ، َ، ِ لگائی جاتی ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرکتہ یا حرکتی اعراب کہا جاتا ہے۔ بعض اسموں کے اعراب کو ظاہر کرنے کے لیے حرکتوں کے بجائے حروف ُ وْنَ، ِ یْنَ، َ انِ اور َ یْنِ بڑھائے جاتے ہیں۔ ایسے اعراب کو اعراب بالحرف یا حرفی اعراب کہتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اسم کو کونسی قسم پر کونسا اعراب لگتا ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل گوشوارہ کو خوب سمجھ لینا چاہیے۔

☆ منصوب کے آخر میں جب ۃ یا ی آرہی ہو تو الف کا اضافہ نہیں کیا جاتا۔ مثلاً حِکْمَۃً۔ ھُدًی

اقسام اسم		اعراب بحالت	
	رفع	نصب	جر
۱۔واحد	خَادِمٌ	خَادِماً	خَادِمٍ
۲۔جمع مکسر	خُدَّامٌ	خُدَّاماً	خُدَّامٍ
جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتٌ	خَادِمَاتٍ	خَادِمَاتٍ
جمع سالم مذکر	خَادِمُوْنَ	خَادِمِيْنَ	خَادِمِيْنَ
مثنیٰ	خَادِمَانِ	خَادِمِيْنِ	خَادِمِيْنِ
غیر منصرف☆	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	مَسَاجِدَ

اعراب کی یہ شکلیں ثقیل کہلاتی ہیں۔ جب حرکتی اعراب کی تنوین میں سے نون کی آواز غائب کر دی جائے اور حرفی اعراب میں جو نون موجود ہے اسے نکال دیا جائے تو اعراب کی یہ شکلیں خفیف کہلاتی ہیں۔ خفیف اعراب کے ساتھ مذکورہ گوشوارہ حسب ذیل ہوگا:

اقسام اسم		اعراب بحالت	
	رفع	نصب	جر
۱۔واحد	خَادِمُ	خَادِمَ	خَادِمِ
۲۔جمع مکسر	خُدَّامُ	خُدَّامَ	خُدَّامِ
۳۔جمع سالم مؤنث	خَادِمَاتُ	خَادِمَاتِ	خَادِمَاتِ
۴۔جمع سالم مذکر	خَادِمُوْ	خَادِمِيْ	خَادِمِيْ
۵۔مثنیٰ	خَادِمَا	خَادِمَيْ	خَادِمَيْ
۶۔غیر منصرف	مَسَاجِدُ	مَسَاجِدَ	

عام حالات میں اعراب کی ثقیل شکل ہی استعمال ہوتی ہے البتہ دو موقعوں پر اعراب خفیف استعمال ہوگا۔

۱۔حرکتی اعراب والے لفظ پر جب لام تعریف[۱] آ جائے مثلاً اَلْحَمْدُ، اَلْكِتَابُ، اَلنُّوْرُ

۲۔ ہر اس معرب پر (خواہ وہ حرکتی اعراب رکھتا ہو یا حرفی) جو مضاف[۲] ہو جائے مثلاً۔ رَسُوْلُ اللّٰهِ (اللہ کا رسولؐ) اِبْنَا زَيْدٍ (زید کے دو بیٹے) مُسْلِمُو الْبَلَدِ (شہر کے مسلمان)

مشق نمبر ا

مندرجہ ذیل فقروں میں ثقیل وخفیف اعراب پہچانو اور اس کی توجیہ کرو۔

(۱) اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ. (۲) اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. (۳) سَلِيْمٌ" وَشَمِيْمٌ" خَلِيْلَانِ. (۴) غُلَامَا بَكْرٍ مَرِيْضَانِ. (۵) قَلَمَا زَيْدٍ جَدِيْدَانِ. (۶) خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوْنَ. (۷) اَلْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ". (۸) اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُوْنَ. (۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

معرباتِ اصلیہ

اصلی معربات جن پر ہمیشہ ایک ہی طرح کا اعراب لگتا ہے، دس ہیں۔ دوسرے الفاظ میں کسی جملے میں مرفوعات، منصوبات اور مجرورات کے استعمال کی وجہ معلوم کرنے کے لیے مندرجہ ذیل گوشوارے سے کام لینا چاہیے، جس میں ان اعراب کے استعمال کے مواقع بیان کیے گئے ہیں۔

دس معربات اصلیہ حسب ذیل ہیں:

دو مرفوع: ۱۔ مبتدا ۲۔ خبر

دو مجرور: ۱۔ بواسطہ حرف جر ۲۔ مضاف الیہ

۱۔ اسم کی یہ قسم وضاحت طلب ہے۔ اس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یہاں صرف اس کے اعراب کو سمجھ لیا جائے۔

۲۔ مضاف کی وضاحت کے لیے دیکھیے صفحہ ۱۸۔

چھ منصوب: ا۔مفعول بہ ۲۔حال ۳۔ظرف ۴۔علتہ
۵۔تمییز ۶۔مفعول مطلق

ان میں سے ہر ایک کے قواعد کو مثالوں سے واضح کیا جاتا ہے۔

دو مرفوع

مبتدا و خبر:۔

"زید بیمار ہے" ایک ایسا جملہ ہے جس میں زید کے بارے میں ایک خبر دی جا رہی ہے۔ اسے جب عربی میں ادا کریں گے تو جملہ یوں ہوگا۔ زَیْدٌ" مَرِیْضٌ". چونکہ زید کا لفظ جملے کے ابتدا میں آیا ہے اس لیے اس اسم کو مبتدا کہتے ہیں۔ دوسرا اسم مَرِیْضٌ "اس مبتدا کی خبر کہلاتا ہے۔ مبتدا اور خبر کو علی الترتیب مسند الیہ اور مسند بھی کہتے ہیں۔ اور ان دونوں کا اعراب ہمیشہ رفع کا ہوتا ہے۔

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔ اس لیے جب مبتدا نکرہ ہو تو اس سے پہلے لام تعریف لگا کر معرفہ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اَلتَّاجِرُ اَمِیْنٌ" (تاجر امانت دار ہے) یا اس کو مخصوص کرنے کے لیے اس کی صفت بڑھائی جاتی ہے۔ مثلاً رَجُلٌ" عَالِمٌ" خَیْرٌ" مِّنْ جَاهِلٍ (عالم آدمی جاہل سے بہتر ہوتا ہے۔ اس جملے رَجُلٌ "نکرہ کی صفت عَالِمٌ" بڑھائی گئی ہے اور خَیْرٌ" اس کی خبر ہے۔ خبر عموماً نکرہ اور کبھی کبھی معرفہ بھی آتی ہے۔ تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے مبتدا یا خبر پر لام مفتوح لگا دیا جاتا ہے۔

خبر جب اسم مشتق [1] ہو تو تذکیر و تانیث اور واحد، مثنیٰ یا جمع ہونے میں مبتدا کے موافق ہوتی ہے۔ جمع مکسر چونکہ مؤنث کے حکم میں ہے اس لیے اس کی خبر واحد مؤنث آ سکتی ہے۔

---

[1] وہ اسم جو کسی مادہ فعلیہ سے نکلیں اسم مشتق کہلاتے ہیں مثلاً ذوالفعل، اسم الفعل، صفتہ، مبالغہ وغیرہ۔

مشق نمبر۲

(۱)سَلِیْم" عَاقِل" وَنَسِیْم" غَافِل". (۲)سَعِیْد" قَوِیّ" وَحَامِد" ضَعِیْف". (۳)رَشِیْد" اَمِیْر" وَجَعْفَر" وَزِیْر". (۴)اَللّٰهُ رَازِق" وَالرَّسُوْلُ صَادِق". (۵)اَلْبِنْتُ ضَاحِكَة" وَالْاُمُّ سَاكِتَة". (۶)اَلصَّبِیُّ مَرِیْض" وَالصَّبِیَّةُ صَحِیْحَة". (۷)اَلْاِنْسَانُ حَاكِم" وَالْحَیَوَانُ مَحْكُوم". (۸)اَلْخَادِمَانِ نَائِمَانِ وَالْخَادِمَتَانِ جَالِسَتَانِ. (۹)اَلْمُؤْمِنُوْنَ قَانِتُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ عَابِدَاتٌ. (۱۰)عَامِر" وَعُمَیْر" وَزُبَیْر" طَالِبُوْنَ. (۱۱)اَلْمُعَلِّمُوْنَ غَائِبُوْنَ وَالْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَات". (۱۲)لَرَشِیْد" جَالِس". (۱۳)اَلْاَرْضُ وَاسِعَة" وَالْجِبَالُ عَالِیَة". (۱۴)لَعَبْد" مُؤْمِن" خَیْر" مِنْ مُشْرِكٍ. (۱۵)عَدُوّ" عَاقِل" خَیْر" مِنْ صَدِیْقٍ جَاهِلٍ.

(۱)زید سچا ہے۔(۲)علم نور ہے۔(۳)انسان عقل مند ہے۔(۴)کتاب مفید ہے۔ (۵)عورت بیٹھی ہے۔(۶)گائے خوبصورت ہے۔(۷)عامر اور عمیر روزے دار ہیں۔(۸)دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔(۹)مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔(۱۰)سعید، سعد اور زبیر صحابی ہیں۔(۱۱)پھل میٹھے ہیں۔ سورج طلوع ہونے والا ہے۔ (۱۲)حریص محروم ہوتا ہے۔(۱۳)دین خیر خواہی ہے۔

دو مجرور

ا۔ بواسطۂ حرف جر:۔

مندرجہ ذیل سترہ حروف اپنے بعد آنے والے اسم کو ہمیشہ جر کا اعراب دیتے ہیں اس لیے انہیں حروف جارہ کہتے ہیں۔

حرف جر	مثال نمبر۱	مثال نمبر۲
ب کی قسم، ساتھ	بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)	بِالْقَلَمِ (قلم کے ساتھ)

تَ، وَ کی قسم	تَاللّٰهِ (اللہ کی قسم)	وَالشَّمْسُ (سورج کی قسم)
کَ کی مانند	کَالْحِجَارَةِ (پتھر کی مانند)	کَظُلُمَاتٍ (تاریکیوں کی طرح)
لِ کے واسطے	لِغُلٰمَیْنِ (دولڑکوں کے لیے)	لِلطِّفْلِ (بچے کی طرح)
فی میں	فِي الْبَيْتِ (گھر میں)	
عَلٰی پر	عَلَی الْجَبَلِ (پہاڑ پر)	
من سے	مِنْ قَرْيَةٍ ایک گاؤں سے)	
اِلٰی تک،کو	اِلَی الْبَلَدِ (شہر کو)	اِلَی اللَّيْلِ (رات تک)
عَن سے	عَنِ اللَّهْوِ (کھیل دوسے)	
مُنْذُ، مُذْ سے لے کر	مُنْذُ شَهْرٍ (ایک ماہ سے)	مُذْ شَهْرٍ (ایک ماہ سے)
حَتّٰی تک	حَتَّی الْعِشَاءِ (عشاء تک)	
رُبَّ کئی کتنے	رُبَّ رَجُلٍ (کتنے آدمی)	
خَلَا، عَدَا، حَاشَا کے سوا	خَلَا زَيْدٍ (زید کے سوا)	

مجرور بواسطۂ حرف جر مبتدا وخبر پر مشتمل جملے کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔اور کبھی مبتدا یا خبر کا قائم مقام بن کر بھی آ جاتا ہے۔ذیل کی مثالوں پر غور کرو:

ا. زَيْدٌ ذَاهِبٌ اِلَی الْبَيْتِ.	۲. زَيْدٌ فِي الْبَيْتِ.	۳. فِي الْبَيْتِ زَيْدٌ
ا .اَلْمَالُ مَحْفُوظٌ لِزَيْدٍ.	۲. اَلْمَالُ لِزَيْدٍ.	۳.لِزَيْدٍ مَالٌ.

یہاں پہلی مثالوں میں مبتدا وخبر موجود ہیں۔دوسری مثالوں میں مجرور خبر کی جگہ اور تیسری مثالوں میں جار اور مجرور مبتدا کی جگہ آتا ہے۔

مشق نمبر ۳

(۱)سَعِیْد" عَلَی السَّطْحِ. (۲)وَاللّٰهِ هَاشِم" غَنِیّ" کَحَاتِمٍ. (۳)اَلطِّفْلَةُ جَالِسَة" فِی عَجَلَةٍ. (۴)سَعِیْد" وَ رَشِیْد" ذَاهِبَانِ لِتِجَارَةٍ مِنْ قَرْیَةٍ اِلٰی مَدِیْنَةٍ. (۵)اَلرَّجُلَانِ مَشْغُوْلَانِ بِالزِّرَاعَةِ. (۶)اَلطَّالِبَتَانِ مَرِیْضَتَانِ مُنْذُ اُسْبُوْعَیْنِ. (۷)لِرَشِیْدٍ شُغْل" حَتَّی الْعِشَاءِ. (۸)اَلْقَوْمُ حَاضِرُوْنَ حَاشَا زَیْدٍ. (۹)سَلِیْم" مَاهِر" فِی عِلْمَیْنِ. (۱۰)اَلْعِزَّةُ لِلصَّادِقِیْنَ وَلِلْكَاذِبِیْنَ ذِلَّة". (۱۱)اَلْعُلَمَاءُ فِی الْاَرْضِ كَالنُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ.

(۱)شکر اللہ کے لیے ہے۔(۲)خدا کی قسم، حرکت میں برکت ہے۔(۳)خدا بندوں پر نگران ہے۔(۴)دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں۔(۵)باغ کے دو دروازے ہیں۔(۶)اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔(۷)مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔(۸)سٹیشن سے گھر تک دو میل ہیں۔(۹)استانیاں جمعہ سے غائب ہیں۔(۱۰)دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں۔(۱۱)حیا ایمان سے ہوتی ہے۔

۲۔مضاف الیہ:۔

جب کہا جائے" زید کا قلم" تو اس سے ایک خاص قلم مراد ہوتا ہے جو زید کی ملکیت ہے۔اس ترکیب میں قلم کو مضاف کہتے ہیں اور قلم کے مالک یعنی زید کو مضاف الیہ اردو میں اس ترکیب کی پہچان دو اسموں کے درمیان 'کا' 'کے' یا 'کی' کی موجودگی سے ہوتی ہے۔عربی میں مضاف پہلے آتا ہے اور مضاف الیہ بعد میں اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ نہیں آتا۔

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔البتہ مضاف جملے میں اپنے موقع کے لحاظ سے کبھی مرفوع ہوگا، کبھی مجرور اور کبھی منصوب۔مضاف کا اعراب ہمیشہ خفیف ہوتا ہے۔پس 'زید کا قلم' کا ترجمہ ہوگا قَلَمُ زَیْدٍ. زید کا قلم نیا ہے۔قَلَمُ زَیْدٍ جَدِیْد". اس جملے میں 'قلم نیا ہے' مبتدا و خبر کی ترکیب ہے۔اس لیے قلم اور جدید مرفوع ہیں۔سلیم زید کے قلم سے لکھ رہا ہے۔سَلِیْم" کَاتِب"

بِقَلَمِ زَيْدٍ. اس جملے میں سلیم مبتدا اور لکھ رہا ہے خبر ہے۔ اس لیے سلیم اور کاتب مرفوع ہوں گے۔ قلم مضاف ہے جس سے پہلے حرف جر 'ب' آ گیا ہے۔ لٰہذا قلم مجرور ہے۔ زید مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

'مضاف' مضاف الیہ کی مذکورہ ترکیبوں میں چونکہ ایک شے کسی کی ملکیت کے باعث مخصوص ہو جاتی ہے اس لیے مضاف پر لام تعریف لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اضافت کی اس قسم کو اضافت معنویہ کہتے ہیں۔

اضافت کی دوسری قسم وہ ہے جو ملکیت یا تخصیص کا فائدہ نہیں دیتی۔ مضاف کوئی اسم صفت ہوتا اور مضاف الیہ حقیقت میں اس کا فاعل یا مفعول ہوتا ہے۔ ایسی اضافت، اضافت لفظیہ کہلاتی ہے۔ مثلاً ضَارِبُ زَيْدٍ (زید کا مارنے والا) جس میں ضارب اسم صفت ہے اور زید معنی کے لحاظ سے اس کا مفعول ہے۔ اس ترکیب میں ضرورت پڑنے پر مضاف پر "ال" لگایا جا سکتا ہے۔ جیسے:

اَلضَّارِبُ زَيْدٍ، اَلْوَاهِبُ الْمَالِ، اَلْمُقِيْمِيُ الصَّلٰوةِ

مشق نمبر ۴

(۱) رَحْمَةُ اللّٰهِ. (۲) جَزَاءُ الْإِحْسَانِ. (۳) عِبَادُ الرَّحْمٰنِ. (۴) اِمْرَأَةُ الْعَزِيْزِ. (۵) اِبْنَا زَيْدٍ. (۶) قَلَمَا الْوَلَدِ. (۷) صِيَامُ شَهْرَيْنِ. (۸) اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ. (۹) كَاشِفُو الْعَذَابِ. (۱۰) اَرْضُ اللّٰهِ وَسِعَةٌ". (۱۱) بَشِيْرٌ" طَالِبُ عِلْمٍ. (۱۲) يَدَا مُسْلِمٍ طَوِيْلَتَانِ. (۱۳) وَحِيْدٌ" طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ. (۱۴) فِي يَدَيْ رَشِيْدٍ قَلَمٌ" وَ دَوَاةٌ". (۱۵) ثَرْوَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارِعِي الْاَرْضِ. (۱۶) عَلٰى جَانِبَيِ بَيْتِ سَعِيْدٍ اَشْجَارٌ". (۱۷) بَنُوْ هَاشِمٍ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى بَنِي طَالِبٍ. (۱۸) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ. (۱۹) خَادِمُو الْقَوْمِ مَخْدُوْمُو الْقَوْمِ. (۲۰) صَلَاحُ الْاِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ.

(۱) نسیم کی کتاب، بکر کے دو غلام۔ (۲) درختوں کی ٹہنیاں۔ (۳) دو لڑکوں کے دو قلم۔ (۴) فجر اور ظہر کی نمازیں۔ (۵) مدرسہ کے معلم۔ (۶) قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

(۷)نوح اور لوط اللہ کے دو رسول ہیں۔(۸)حلم اخلاق کا سردار ہے۔(۹)علی کی کتاب مفید ہے۔(۱۰)گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔(۱۱)وطن کی محبت ایمان سے ہے۔(۱۲)نماز دین کا ستون ہے۔(۱۳)کتابوں کے بیچنے والے کم ہیں۔(۱۴)عقل مند علم کے طالب ہوتے ہیں۔(۱۵)سستی جاہلوں کی عادت ہے۔(۱۶)سکول کی استانیاں دین کی جاننے والیاں ہیں۔(۱۷)طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔(۱۸)امت کے محسنوں کے لیے اجر ہے۔(۱۹)سہیل ایران کے بادشاہ کا ایلچی ہے۔(۲۰)عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔

چھ منصوب

ا۔مفعول بہ:۔

مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، مثلاً "زید خط لکھ رہا ہے" میں زید فاعل ہے جس سے لکھنے کا فعل صادر ہو رہا ہے۔ خط اس کا مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ مبتدا و خبر کے بعد آتا ہے اور ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

(۱)سَعِیْدٌ کَاتِبٌ رِسَالَةً. (۲)وَحِیْدٌ قَارِیٌ کِتَابًا. (۳)رَشِیْدٌ اٰکِلٌ الطَّعَامَ. (۴)اَلْقَصَّابُ بَائِعٌ لَحْمَ الْبَقَرَةِ. (۵)مَحْمُودٌ قَاطِعٌ غُصْنَ شَجَرَةٍ. (۶)اَلنَّاسُ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ. (۷)نَسِیْمٌ وَشَمِیْمٌ بَائِعَانِ بَقَرَتَیْنِ. (۸)اَلْمُعَلِّمَاتُ ضَارِبَاتٌ طَالِبَاتٍ. (۹)حَاتِمٌ مَانِحٌ عَمْراً دِیْنَاراً.

آخری جملے میں دو مفعول استعمال ہوئے ہیں۔

۲۔حال:۔

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی اس حالت کو بیان کرے جس میں فعل واقع ہوا۔ مثلاً "لڑکا روتے ہوئے جا رہا ہے" میں "روتے ہوئے" حال ہے۔ جس کی حالت بیان کی جائے اس ذوالحال کہتے ہیں۔ حال ہمیشہ نکرہ اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجئے:

(۱)اَلْوَلَدُ ذَاهِبٌ بَاکِیًا. (۲)سَلِیْمٌ کَاتِبٌ جَالِسًا. (۳)سَعِیْدٌ

وَرَشِيدٌ قَائِمَانِ سَاكِتَيْنِ. (۴) اَلاَطْفَالُ فِي الْمَدْرَسَةِ قَارِئِيْنَ وَكَاتِبِيْنَ.
(۵) اَلنَّاسُ ذَاهِبُوْنَ سَرِيْعِيْنَ اَلطِّفْلُ شَارِبٌ الْمَاءَ كَدِرًا. (۶) اَلْبِنْتُ اٰكِلَةٌ
الطَّعَامَ حَارًّا. (۷) سَعْدٌ مُصْطَحِبٌ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ.

آخری فقرے میں حال فاعل اور مفعول دونوں کے لیے آیا ہے۔ اس سے اوپر کے دو جملوں میں یہ مفعول کی حالت کو اور باقی فقروں میں فاعل کی حالت کو ظاہر کر رہا ہے۔

۳۔ ظرف:۔

یہ وہ اسم ہے جو اس وقت یا جگہ کو بتائے جس میں کوئی فعل واقع ہوا۔ وقت کے معنی رکھنے والے اسم، ظرف زمان اور جگہ کے معنی رکھنے والے اسم، ظرف مکان کہلاتے ہیں۔ ظرف کا دوسرا نام مفعول فیہ بھی ہے۔

ا۔ ظرف زمان:۔

مندرجہ ذیل مثالوں میں منصوب الفاظ پر غور کیجئے۔ یہ ان فقرات میں بطور ظرف استعمال ہوئے ہیں:

(۱) زَيْدٌ مَشْغُوْلٌ لَيْلاً وَّنَهَارًا. (۲) سَالِمٌ مُسَبِّحٌ بُكْرَةً وَّعَشِيًّا.
(۳) رَشِيْدٌ مَاكِثٌ فِي الْمَدِيْنَةِ شَهْرَيْنِ. (۴) سَعِيْدٌ ذَاهِبٌ الْيَوْمَ
اَوْغَدًا. (۵) اَلْاُسْتَاذُ فَارِغٌ الْاٰنَ. (۶) اَلْاَطْفَالُ حَاضِرُوْنَ السَّاعَةَ.
(۷) اَلْمَرِيْضُ شَارِبٌ الدَّوَاءَ صَبَاحًا وَّ مَسَاءً. (۸) عَامِرٌ وَّ عُمَيْرٌ
مُسَافِرَانِ غَدَاةَ غَدٍ. (۹) اَلطَّلَبَةُ قَارِئُوْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ عَامَيْنِ.

ب۔ ظرف مکان:۔

یہ ظرف اپنے بعد کے اسم کا ہمیشہ مضاف بن کر آتا ہے۔ لہٰذا اس کے بعد کا اسم مجرور ہوتا ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے ظرف کا اعراب خفیف لیکن ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

(۱) حَامِدٌ مَعَ زَيْدٍ. (۲) سَلِيْمٌ عِنْدَ صَدِيْقٍ مُسْلِمٍ. (۳) دُكَّانُ عَامِرٍ وَرَاءَ
الْمَسْجِدِ. (۴) فَوْقَ الشَّجَرَةِ طَائِرَانِ. (۵) اَلْكَلْبَانِ نَائِمَانِ خَلْفَ الْبَابِ.
(۶) اَلْجَنَّةُ تَحْتَ قَدَمَيِ الْاُمِّ. (۷) اَلْاُسْتَاذُ جَالِسٌ وَسْطَ صَحْنِ

اَلْـمَسْـجِـدِ. (۸)اَلـنَّـاسُ حَـوْلَ الْـكَعْبَةِ. (۹)اَلْبَدْرُ طَالِعٌ" بَيْنَ السَّحَابِ.
(۱۰)اَلْمُجْرِمُوْنَ وَاقِفُوْنَ اَمَامَ الْقَاضِيْ.

مشق نمبر ۵

(۱) بڑھئی کرسی بنا رہا ہے۔ (۲) بچی دودھ پی رہی ہے۔ (۳) دونوکر پھول توڑ رہے ہیں۔ (۴) لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ (۵) دو بہنیں بچی کے لیے گڑیا بنا رہی ہیں۔ (۶) چور ڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ (۷) سردار فتح یاب لوٹنے والا ہے۔ (۸) دو لڑکے خوش جا رہے ہیں۔ (۹) کسان کپاس کو ستا بیچ رہے ہیں۔ (۱۰) مریضہ شکایت کرتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔ (۱۱) لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آ رہی ہیں۔ (۱۲) سلیم آج صبح یا شام آنے والا ہے۔ (۱۲) زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ (۱۳) رشید اور سعید شام کے وقت دودھ پیتے ہیں۔ (۱۴) مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ (۱۵) لڑکیاں کل پھول توڑنے والی ہیں۔ (۱۶) آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ (۱۷) بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ (۱۸) سلیم کا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ (۱۹) سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ (۲۰) میدان کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ (۲۱) وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔

۴۔ عِلّۃ:۔

یہ وہ اسم ہے جو کسی فعل کے واقع ہونے کے سبب کو بیان کرے۔ مثلاً اَلْوَلَدُ هَارِبٌ خَوْفًا. (لڑکا خوف کے باعث بھاگ رہا ہے) میں ''خوف'' کا لفظ بھاگنے کی علت کو بیان کر رہا ہے۔ علۃ کو مفعول لہٗ بھی کہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل فقرات پر غور کیجیے:

(۱)رَشِيْدٌ" سَاكِتٌ" اَدَبًا. (۲)اَلرَّجُلَانِ سَاجِدَانِ لِلّٰهِ شُكْرًا. (۳)اَلْاُسْتَاذُ ضَارِبٌ" تَلْمِيْذًا تَادِيْبًا. (۴)سَلِيْمٌ" مُطْرِقٌ" خَجَلًا". (۵)اَلْمُنَافِقُوْنَ قَاعِدُوْنَ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا. (۶)اَلظَّالِمُوْنَ قَاتِلُوا الْاَوْلَادِ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ. (۷)اَلطَّلَبَةُ مُسَافِرُوْنَ اِلَى الْقَاهِرَةِ طَلَبًا لِلْعِلْمِ.

۵۔ تمیز:۔

بسا اوقات کسی جملے میں ابہام ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس سے بہت سے مفہوم اخذ کیے جا سکتے ہیں۔ اس ابہام کو دور کرنے کے لیے جس اسم کا اضافہ کیا جاتا ہے اسے تمیز کہتے ہیں۔ ابہام دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک تو مقدار کے الفاظ میں، مثلاً وزن، پیمانہ، طول اور عدد کے الفاظ اپنے ساتھ اس شے کا بیان چاہتے ہیں جس کی مقدار بتائی جا رہی ہے۔ مثلاً رَطْل" سَمْنًا (ایک پونڈ گھی) عِشْرُوْنَ طِفْلاً (بیس لڑکے) وغیرہ۔ دوسرا ابہام خود جملے میں ہوسکتا ہے۔ مثلاً حَامِد" شَرِيْف" (حامد شریف ہے) میں شرافت کے کئی پہلو مراد ہو سکتے ہیں، لیکن جب یہ کہا جائے کہ حَامِد" شَرِيْف" نَسَباً تو یہ ابہام دو ہو جاتا ہے اور صرف نسب کے لحاظ سے اس کی شرافت جملے میں سمجھی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

(۱) عِنْدَ وَحِيْدٍ رَطْل" زَيْتاً وَمَنّ" عَسْلاً. (۲) لِرَشِيْدٍ مُدّ" سَمْناً. (۳) فِي يَدِ طَالِبٍ عِشْرُوْنَ رُوْبِيَةً. (۴) لِزَيْدٍ ذِرَاعَانِ حَرِيْراً. (۵) عِنْدَ كَرِيْمٍ مِثْقَال" ذَهَبًا. (۶) اَلْعِنَبُ مِنَ اَلَذِّ الْفَوَاكِهِ طَعْمًا. (۷) زَيْد" اَكْثَرُ النَّاسِ مَالًا.
(۸) اَلْقَاهِرَةُ اَكْثَرُ مِنَ الْاَسْكَنْدَرِيَّةِ سُكَّانًا. (۹) اَلْقُطْنُ اَرْخَصُ مِنَ الْحَرِيْرِ قِيْمَةً. (۱۰) اَلرَّجُلُ مُعْتَدِل" قَامَةً.

۶۔ مفعول مطلق:۔

مفعول مطلق وہ اسم ہے جو مصدر کی شکل میں فعل کے بعد آئے اور اس کا مادہ فعل یا فعل کا ہم معنی ہو۔ اسے مصدر بھی کہتے ہیں۔ یہ حسب ذیل مقاصد کے لیے استعمال ہوتا ہے:

ا۔ تاکید مثلاً حَسَن" لَاعِب" کے معنی ہیں 'حسن کھیل رہا ہے' لیکن حَسَن" لَاعِب" لَعِباً کے معنی ہیں 'حسن بہت اچھی طرح کھیل رہا ہے'۔ گویا مصدر کے آنے سے معنی میں زور پیدا ہو گیا ہے۔

ب۔ بیان نوع مثلاً زَيْد" جَالِس" جِلْسَةَ الْقَارِئِ کے معنی ہیں 'زید اس طرح بیٹھا ہوا ہے جیسے ایک قاری بیٹھتا ہے'۔ یعنی فعل کی نوعیت مصدر سے واضح ہوئی ہے۔

ج۔ بیان عدد مثلاً سَلِيْم" اٰكِل" کے معنی ہیں 'سلیم کھا رہا ہے'۔ یہ نہیں معلوم کتنا کھا رہا

ہے۔لیکن سَلِیْم" اکل" اَکْلَتَیْنِ کہنے سے معنی ہوتے ہیں وسلیم دوبار کھارہا ہے۔

بسا اوقات مصدر کو حذف کر کے اس کی کوئی صفت مفعول مطلق کی جگہ رکھ چھوڑتے ہیں اور اس کا اعراب بھی مصدر ہی کا اعراب ہوتا ہے۔مثلاً اَلشَّیْخُ نَائِم" قَلِیْلاً (بوڑھا تھوڑا سونے والا ہے) یہاں نَوْمٌ کا لفظ، جو مصدر تھا، حذف کر دیا گیا۔ اگر مصدر لفظ کو جملے میں مضاف الیہ بنا دیا گیا ہو تو نصب کا اعراب اس کے مضاف کو دے دیا جاتا ہے مثلاً حَامِد" مُتَاثِر" بَعْضَ التَّاثُّرِ (حامد کسی قدر متاثر ہونے والا ہے)

بسا اوقات مصدر فعل سے مختلف کسی مادے سے آجاتا ہے لیکن معنی میں دونوں یکساں ہوتے ہیں مثلاً سَلِیْم" قَاعِد" جُلُوْسًا۔

کبھی کبھی مصدر کے سوا پورا جملہ حذف ہوتا ہے۔محاورے میں بعض الفاظ اسی طرح رائج ہیں۔مثلاً خَیْرَ مَقْدَمٍ (تیرا آنا اچھا ہے) سُبْحَانَ اللّٰہِ (ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں) اَھْلاً وَسَھْلاً (آپ اپنے گھر میں اور آرام دہ جگہ پر آئے) وغیرہ۔

(۱) کَرِیْم" سَاکِت" سُکُوْتًا. (۲) اَلطِّفْلُ شَارِبُ نِ اللَّبَنَ شُرْبًا.
(۳) اَلثَّعْلَبُ خَاطِفَةُ نِ الدَّجَاجَةَ خَطْفاً. (۴) اَلْوَلَدَانِ طَارِقَانِ الْبَابَ طَرْقًا.
(۵) عَامِر" خَائِف" خَوْفَ الْجَبَانِ. (۶) اَلْھِرَّۃُ وَاثِبَة" وُثُوْبَ الْاَسَدِ.
(۷) اَلْقِطَارُ مَارّ" مَرَّ السَّحَابِ. (۸) اَلْوَلَدُ ضَارِبُ نِ الْعَقْرَبَ ضَرْبَتَیْنِ.
(۹) اَلْعَابِدُ سَاجِد" سَجْدَتَیْنِ. (۱۰) اَلْخَادِمُ ذَاھِب" سِرًّا. (۱۱) قَاتِلُ الْاَمِیْرِ مَقْتُوْل" شَرَّ قِتْلَةٍ.

مشق نمبر ۶

(۱) لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔(۲) سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔(۳) عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔(۴) منافق موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔(۵) عامر مہمان کی عزت افزائی کے لیے گھر میں موجود ہے۔(۶) مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت کرتے ہیں۔(۷) تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔(۸) زید ایک گز ریشم بیچنے والا ہے۔(۹) رشید

ایک کپ پانی پی رہا ہے۔(۱۰)لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس کا پیاں ہیں۔(۱۱)عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے افضل ہے۔(۱۲)ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔(۱۳)سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہے۔(۱۴)امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔(۱۵)دولڑکے خوب ہنس رہے ہیں۔(۱۶)لوگ بہت خوش ہیں۔(۱۷)خرگوش تیز بھاگ رہا ہے۔(۱۸)علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔(۱۹)سلیم غمگین آدمی کی طرح بیٹھا ہے۔

توابع

معربات اصلیہ کا بیان ہو چکنے کے بعد اصل مرفوع، مجرور اور منصوب متعین ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض شکلیں ایسی بھی ہیں کہ اسم ان اصلی معربات کے تابع ہو کر آتا ہے۔اس کا رتبہ وہی ہوتا ہے جو اصلی معرب کا۔ اس لیے اس کا اعراب اپنے متبوع کے مطابق آتا ہے۔توابع پانچ ہیں:

۱۔صفت ۲۔عطف ۳۔تاکید

۴۔بدل اور ۵۔عطفِ بیان

جس اسم کا تابع آئے اسے متبوع کہتے ہیں۔

۱۔صفت:۔

''لمبا آدمی'' کی ترکیب میں 'لمبا' صفت اور 'آدمی' جس کی صفت بیان ہوئی ہے موصوف کہلاتا ہے۔اردو کے برعکس عربی میں پہلے موصوف اور اس کے بعد صفت آتی ہے۔مثلاً اَلرَّجُلُ الطَّوِیْلُ (لمبا آدمی) صفت اپنے موصوف کی حسب ذیل چیزوں میں تابع ہوتی ہے:

۱۔اعراب میں ۲۔معرفہ یا نکرہ ہونے میں ۳۔واحد، مثنیٰ یا جمع ہونے میں

۴۔مذکر یا مؤنث ہونے میں۔

مشق نمبر ۷

(۱)بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ. (۲)رَبٌّ غَفُورٌ. (۳)عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ. (۴)فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ. (۵)اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. (۶)شَاهِدَانِ عَادِلَانِ. (۷)مُسْلِمُونَ صَالِحُونَ. (۸)اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ. (۹)زَيْدٌ لَابِسٌ ثَوْبًا جَدِيْدًا. (۱۰)اَلطَّالِبَانِ قَارِئَانِ كِتَابَيْنِ مُفِيْدَيْنِ. (۱۱)اَلْمُسَافِرُوْنَ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ الْبَارِدَ. (۱۲)اَلْاَطْفَالُ لَاعِبُوْنَ فِي مَيْدَانٍ فَسِيْحٍ. (۱۳)فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ. (۱۴)زَيْدُ نِ الشَّرِيْفُ صَدِيْقٌ سَلِيْمٌ. (۱۵)عَمُّ زَيْدِ نِ الْكَبِيْرُ فِي السَّفَرِ. (۱۶)كِتَابُ عَامِرِ نِ الْكَرِيْمِ جَيِّدٌ. (۱۷)اَلرَّجُلُ ضَارِبٌ رَشِيْدَ نِ الشِّرِيْرَ. (۱۸)اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

(۱)مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔(۲)موٹی کتاب میز پر ہے۔(۳)باغ میں خوبصورت پھول ہیں۔(۴)درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔(۵)مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔(۶)لڑکا دوعمدہ قلم بیچ رہا ہے۔(۷)عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔(۸)نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔(۹)زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔(۱۰)ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔(۱۱)ایک عقل مند دشمن ایک نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔(۱۲)عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔(۱۳)پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔(۱۴)کھٹے پھل صحت کے لیے مضر ہیں۔

۲۔عطف:۔

کبھی دو اسم کسی ایک حکم میں مشترک ہوتے ہیں۔اس لیے ان کا اعراب ایک جیسا ہوتا ہے اوران کو جمع کرنے کے لیے دونوں کے بیچ میں ایک حرف لگا دیا جاتا ہے جو حرف عطف کہلاتا ہے۔ اس کے بعد آنے والا تابع معطوف اوراس سے قبل آنے والا متبوع معطوف علیہ کہلاتا ہے۔مشہور حروف عطف یہ ہیں:

وَ (اور)فَ، ثُمَّ (پھر)اَوْ، اَمْ (یا)بَلْ (بلکہ)

ان کے استعمال پرغور کیجئے:

(۱)عِنْدَ الطَّالِبِ كِتَابٌ" وَقَلَمٌ". (۲)سَعْدٌ" وَعَلِيٌّ" صَحَابِيَّانِ.
(۳)اَلرَّجُلُ اٰكِلٌ نِ الطَّعَامَ فَالْفَوَاكِهَ. (۴)عَلِيٌّ" دَاخِلٌ" فِي الْبَيْتِ ثُمَّ جَعْفَر". (۵)اَلْكَلِمَةُ اِسْمٌ" اَوْ فِعْلٌ" اَوْ حَرْفٌ". (۶)زَيْدٌ" اٰكِلٌ" تُفَّاحاً اَمْ عِنَبًا. (۷)اَلتَّاجِرُ بَائِعٌ" قُطْناً بَلْ حِنْطَةً. (۸)اَلطِّفْلُ شَارِبٌ" مَاءً ا بَلْ لَبَنًا.

۳۔تاکید:۔

بسا اوقات بات کرنے والا اپنی بات کو مؤکد کرنے کے لیے اس کے کچھ حصے کو دہراتا ہے۔ اس دہرائی ہوئی بات کو تاکید کہتے ہیں۔مثلاً اَلْعِلْمُ نَافِعٌ" نَافِعٌ" (علم نفع بخش ہے نفع بخش) اَلرَّجُلُ اٰخِذٌ" حَيَّةً حَيَّةً (آدمی سانپ پکڑے ہوئے ہے سانپ) اس قسم کی تاکید کو جس میں لفظ کا تکرار ہو، تاکید لفظی کہتے ہیں۔

تاکید کی دوسری قسم تاکید معنوی کہلاتی ہے جس میں تاکید کے طور پر نَفْس (خود) کُلّ (تمام) کِلاَ (دونوں) جَمِيْع" (سب کے سب) وغیرہ الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔اس صورت میں ان الفاظ کے ساتھ موزوں ضمیر[1] کا لانا ضروری ہوتا ہے۔مثلاً اَلْوَزِيْرُ ذَاهِبٌ" نَفْسُه' (وزیر خود جانے والا ہے) اَلشَّوَارِعُ كُلُّهَا نَظِيْفَةٌ" (تمام کی تمام سڑکیں صاف ستھری ہیں)۔زَيْدٌ" وَ بَكْرٌ" كِلاَ هُمَا مَرِيْضَانِ (زید اور بکر دونوں بیمار ہیں۔)

۴۔بدل:۔

بدل وہ تابع ہے جس کی تمہید کے طور پر پہلے ایک اور اسم بولا جائے جو بذات خود بولنا اصل مقصود نہ ہو۔ پہلا اسم مُبْدَل مِنہ کہلاتا ہے۔مثلاً اَخُوْ زَيْدٍ حَسَنٌ" حَاضِرٌ". (زید کا بھائی۔حسن۔حاضر ہے) میں حَسَنٌ" بدل اور اَخُو زَيْدٍ مبدل منہ ہے۔بدل کی تین قسمیں ہیں:

ا۔بدل کل: جس میں بدل اور مبدل منہ سے مراد ایک ہی ہو مثلاً اَخُوْ زَيْدٍ حَسَنٌ" حَاضِرٌ". یاأُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةُ کے جملوں میں۔

---

[1] ضمیر کی بحث کے لیے دیکھیے صفحہ نمبر 37

۲۔ بدل بعض: جس میں بدل اور مبدل منہ میں جز و اور کل کی نسبت ہو۔ مثلاً اَلطِّفْلُ ضَارِبٌ" کَلْبًا رَأسَه' (بچہ کتے کے سر پر مار رہا ہے) زَیْدٌ" قَارِیٌ" کِتَاباً ثُلُثَه' (زید ایک تہائی کتاب پڑھنے والا ہے)۔

۳۔ بدل اشتمال: جس میں بدل، مبدل منہ کا جز و نہ ہو بلکہ اس سے صرف تعلق رکھتا ہو مثلاً فِی یَدِ الطَّالِبِ الْکِتَابُ غِلَافُه' (طالب علم کے ہاتھ میں کتاب کا غلاف ہے) یا یَسْئَلُونَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیهِ (وہ آپ سے اشہر حرم میں جنگ کے بارے میں پوچھتے ہیں)۔ بدل بعض اور بدل اشتمال میں مبدل منہ کے مطابق ضمیر لانا ضروری ہوتا ہے۔

۵۔ عطف بیان:۔

یہ وہ تابع ہے جو اپنے متبوع کی وضاحت کے لیے آئے۔ کبھی اس سے ازالہ وہم بھی مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً عِنْدَ الْأُسْتَاذِ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ زَیْدٌ" (استاذ کے پاس ابوعبداللہ۔ زید۔ ہے) یا جَعَلَ اللّٰهُ الْکَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ (اللہ نے کعبہ۔ بیت الحرام۔ کو مشروع ٹھہرایا)

مبنیات

ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ معربات کی جملے میں حالت کے لحاظ سے ان کا اعراب اور شکل بدلتی ہے لیکن کچھ اسم ایسے بھی ہیں جن کا اعراب نہیں بدلتا بلکہ یہ الفاظ جس طرح وضع کیے گئے ہیں اسی طرح رہتے ہیں۔ ایسے اسموں کو مبنی کہتے ہیں۔ مبنی اسم کی دو قسمیں ہیں:

ایک وہ جن پر اعراب تو نہیں لگتا مگر حالت کا اثر پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر

دوسرے وہ جن پر حالت کا بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ مثلاً اشارات، موصولات، استفہامات، ظروف، مخففات اور مرکبات۔

اب ہم ان اسموں کی وضاحت کرتے ہیں:

مبنیات قسم اول

ضمائر:۔

میں، وہ، تو، تم وغیرہ اسم ضمیر کہلاتے ہیں رفع کے موقع پر الگ ضمیریں استعمال ہوتی ہیں اور نصب اور جر کے موقع پر الگ۔ رفع کی ضمیریں مبتدا دخبر کے موقع پر آتی ہیں اور نصب و جر کی ضمیریں اس وقت استعمال ہوتی ہیں جب ان سے پہلے حرف جر آئے یا وہ مضاف الیہ یا مفعول ہوں۔ دونوں حالتوں کی ضمیریں حسب ذیل ہیں:

ضمیر بحالت رفع

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	هُوَ	هِيَ	اَنْتَ	اَنْتِ	اَنَا
مثنیٰ	هُمَا	هُمَا	اَنْتُمَا	اَنْتُمَا	نَحْنُ
جمع	هُمْ	هُنَّ	اَنْتُمْ	اَنْتُنَّ	

ان کے استعمال پر غور کیجئے:

(۱)هُوَ عَاقِل" وَهِيَ غَافِلَة". (۲)اَنْتَ خَطِيْب" وَاَنْتِ شَاعِرَة". (۳)اَنَا طَوِيْل" وَهُمَا قَصِيْرَانِ. (۴)اَنَا سَاكِتَة" وَهُمَا مُتَكَلِّمَتَانِ. (۵)اَنْتُمَا فَارِغَانِ وَ نَحْنُ مَشْغُوْلَانِ. (۶)اَنْتُمَا قَارِئَتَانِ وَنَحْنُ كَاتِبَتَانِ. (۷)هُمْ غَائِبُوْنَ وَاَنْتُمْ حَاضِرُوْنَ. (۸)هُنَّ عَابِدَات" وَاَنْتُنَّ صَائِمَات". (۹)نَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَاَنْتُمْ مُقِيْمُوْنَ. (۱۰)نَحْنُ لَا عِبَات" وَاَنْتُنَّ مُجْتَهِدَات".

ضمیر بحالت نصب وجر

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	ہٗ	ھَا	کَ	کِ	یْ
تثنیٰ	ھُمَا	ھُمَا	کُمَا	کُمَا	نَا
جمع	ھُمْ	ھُنَّ	کُمْ	کُنَّ	نَا

ضمیر مجرور بواسطہ حرف جر کا استعمال:

لَہٗ، فِیْہِ، لَھَا، مِنْھَا، عَلَیْھِمْ، عَنْھُنَّ، بِکَ، فِیْکَ، اِلَیْکُمَا، مِنْکُنَّ، عَنِّی، اِلَیَّ، عَلَیْنَا.

ضمیر مجرور باضافت کا استعمال:

(۱) کِتَابُہٗ جَدِیْد". (۲) فِیْ کِتَابِہٖ صُوْرَتَانِ. (۳) قَلَمُھَا رَخِیْص".
(۴) دَارُکَ قَرِیْبَۃ" وَدَارُکِ بَعِیْدَۃ". (۵) زَیْد" اَخِیْ وَ عَمْرو" صَاحِبِی.
(۶) رَأْیُھُمَا صَائِب" وَقَوْلُکُمَا حَقّ". (۷) دَرْسُھُمْ مُشْکِل" وَسُوَالُھُنَّ سَھْل". (۸) کِتَابُکُمْ کَامِل" وَ کِتَابُھُنَّ نَاقِص".

یہی ضمیریں بطور مفعول بھی استعمال ہوتی ہیں۔ان کا یہ استعمال فعلیہ جملوں میں ہوتا ہے۔
ضمیر منصوب کے ساتھ کبھی اِیَّا کا اضافہ بھی کر دیا جاتا ہے مثلاً اِیَّاہُ. اِیَّاکَ. اِیَّانَا وغیرہ۔اس صورت میں اسے فعل سے پہلے لاتے ہیں اور یہ حصر کا فائدہ دیتی ہے[1]۔
واحد مذکر کی ضمیر سے قبل اگر حرف مکسور ہو تو ضمیر کو ہٖ پڑھتے ہیں۔بصورت دیگرہٗ واحد متکلم کی ضمیر سے قبل حرف ساکن ہو تو ضمیر کو یَ پڑھتے ہیں ورنہ عام طور پر یْ مثلاً یَدَایَ. ھُدَایَ. مُسْلِمِیَّ اور کِتَابِیْ. قَلَمِیْ

---

[1] یعنی مضمون کی تخصیص ہو جاتی ہے مثلاً اِیَّاکَ نَعْبُدُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں)

مشق نمبر ۸

(۱) اللہ ہمارا رب ہے۔ (۲) محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۳) وہ تیری بہن ہے۔ (۴) تو اس کی خالہ ہے۔ (۵) وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ (۶) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ (۷) آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ (۸) ہماری بہن بیمار ہے۔ (۹) اس کے گھر میں بہت سی کتابیں ہیں۔ (۱۰) وہ دونوں اپنی بات میں سچی ہیں۔ (۱۱) مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ (۱۲) میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ (۱۳) اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے اور وہ اپنے کمرے میں لکھ رہا ہے۔ (۱۴) ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال۔

مبنی قسم دوم

ا۔ اشارات:۔

وہ اسم جو کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اشارات کہلاتے ہیں۔ مثلاً ھٰـــذا (یہ) ذٰلک (وہ) یہ بالترتیب اشارہ قریب اور اشارہ بعید کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ جس چیز کی طرف ان اسموں سے اشارہ کیا جائے اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ کبھی مبتدا ہوتا ہے۔ مثلاً ھٰـذَا کِتَـابٌ" (یہ ایک کتاب ہے) اور کبھی مشار الیہ کا موصوف بن کر آتا ہے۔ مثلاً ھٰذَا الْقَلَمُ نَفِیْس". (یہ قلم عمدہ ہے۔) اسماء اشارہ حسب ذیل ہیں۔

	اشارہ قریب		اشارہ بعید	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	ھٰذَا	ھٰذِہٖ	ذٰلِکَ	تِلْکَ
تثنیہ	ھٰذَانِ	ھَاتَانِ	ذَانِکَ	تَانِکَ
جمع	ھٰؤُلَاءِ	ھٰؤُلَاءِ	أُولٰئِکَ	أُولٰئِکَ

اشارات کے تثنیہ مبنی نہیں، اس لیے ھٰـذَانِ اور ھَـاتَـانِ نصب وجر کے موقع پر ھٰـذَیْـنِ اور

هَاتَیْنِ میں بدل جاتے ہیں اور ذَانِکَ اور تَانِکَ ایسے موقع پر ذَیْنِکَ اور تَیْنِکَ ہوجاتے ہیں۔ جمع کے اشارات صرف عاقل مخلوق کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ غیر عاقل چیزوں کی جمع کے ساتھ واحد مؤنث کا اشارہ استعمال ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۹

(۱)هٰذَا رَجُل" شَرِیْف". (۲)هٰذَه حُجْرَة" وَاسِعَة". (۳)هٰذَانِ خَصْمَانِ. (۴)ذَانِکَ بُرْهَانَانِ. (۵)هٰذَا الْکِتَابُ جَیِّد" وَّهٰذِهِ الرِّسَالَةُ رَدِیْئَة". (۶)ذٰلِکَ الطِّفْلُ شَرِیْر" وَتِلْکَ الْبِنْتُ صَالِحَة". (۷)هٰذَانِ الطِّفْلاَنِ صَالِحَانِ وَهَاتَانِ الْبِنْتَانِ ذَکِیَّتَانِ. (۸)سُوَالُ هٰذَیْنِ التِّلْمِیْذَیْنِ مُشْکِل" وَ جَوَابُ ذَیْنِکَ الرَّجُلَیْنِ صَحِیْح". (۹)خَطُّ هَاتَیْنِ الْبِنْتَیْنِ جَمِیْل" وَکِتَابُ تَیْنِکَ الْاُخْتَیْنِ عَجِیْب". (۱۰)اُولٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَ هٰؤُلاَءِ قَوْم" کٰفِرُوْنَ. (۱۱)هٰؤُلاَءِ التُّجَارُ صَادِقُوْنَ وَاُولٰئِکَ التِّلْمِیْذَاتُ نَظِیْفَات". (۱۲)هٰؤُلاَءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ.

(۱) یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ (۲) یہ دولڑکے دوست ہیں۔ (۳) یہ رشید کے مہمان ہیں۔ (۴) یہ میری دوات ہے۔ (۵) یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ (۶) وہ ایک مفید کتاب ہے۔ (۷) وہ موٹر ہمارے استاد کی ہے۔ (۸) وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ (۹) وہ مرد طیارے میں سوار ہونے والے ہیں۔ (۱۱) ان دو مسافر عورتوں کا گھر دو ہے۔ (۱۲) ان دو طالب علموں کا کمرہ کشادہ ہے۔

۲۔ موصولات:۔

موصولات وہ معرفہ اسم ہیں جن کے مقصود کا تعین ان کے بعد آنے والا جملہ کرتا ہے۔ اس جملہ کو اسم موصول کا صلہ کہتے ہیں۔ مثلاً اَلرَّجُلُ الَّذِی عِنْدَکَ کَاذِب". (وہ شخص، جو تیرے پاس، جھوٹا ہے) میں اَلَّذِیْ اسم موصول اور عِنْدَکَ اس کا صلہ ہے۔

اسم موصول دو طرح کے ہیں۔ایک موصولات خاصہ جنہیں بطور صفت بھی استعمال کیا جا سکتا ہے اور دوسرے موصولات عامہ جو صفت نہیں ہو سکتے۔

موصولات خاصہ

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِی	اَلَّتِی
مثنیٰ	اَللَّذَانِ	اَللَّتَانِ
جمع	اَلَّذِیْنَ	اَللَّاتِی، اَللَّائِی، اَللَّوَاتِی

موصولات خاصہ کی مثنیٰ مبنی نہیں۔ یہ نصب و جر کی حالت میں اَلَّذَیْنِ اور اَلَّتَیْنِ میں بدل جاتے ہیں۔

موصولات عامہ

مَا. (جو کچھ) یہ اکثر غیر عاقل کے لیے آتا ہے۔

مَنْ. (جو کوئی) یہ اکثر عاقل کے لیے آتا ہے۔

حَیْثُ. (جہاں)، اِذْ. (جب)

ان کے علاوہ بعض معرب الفاظ بھی بطور اسم موصول استعمال ہوتے ہیں:۔

مثلاً حِیْنَ (جس وقت) یَوْمَ (جس دن) سَاعَةَ (جس گھڑی)

مشق نمبر ۱۰

(۱) اَلطِّفْلَانِ اللَّذَانِ عَلَی الْبَابِ یَتِیْمَانِ. (۲) اَلْبِنْتُ الَّتِی فِی الْمَکْتَبِ ذَکِیَّةٌ. (۳) اَلْبَقَرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لِزَیْدٍ. (۴) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الَّذِیْنَ فِی الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ. (۵) اَلْمُعَلِّمَاتُ اللَّاتِی فِی الْحُجْرَةِ صَالِحَاتٌ

(٦) اَلْفَرَسُ الَّذِی لِزَیْدٍ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِیْنَ لِعَمْرٍو. (٧)مَدْرَسَةُ بَلَدِکَ اَکْبَرُ مِنَ الَّلتَیْنِ فِی بَلَدِنَا. (٨)اَنَا فَاعِلٌ" مَا اَنْتَ فَاعِلٌ". (٩)خَیْرُ النَّاسِ مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ. (١٠)مَنْ هُوَ نَاصِحُکَ خَیْرٌ"لَّکَ مِمَّنْ هُوَ مَادِحُکَ. (١١)اَنَا مُسَافِرٌ" غَدًا اِذَا النَّاسُ ذَاهِبُوْنَ لِلْحَجِّ.

(۱)وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔(۲)وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے ہیں، خوبصورت ہیں۔(۳)وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔(۴)وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں کھیل رہی ہیں۔(۵)وہ کتاب جو میز پر ہے اس کتاب سے سستی ہے جو میرے پاس ہے۔ (۶)میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔(۷)سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔ (۸)انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔

۳۔استفہامات:۔

استفہامات وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے سوال کر کے جواب مانگا جاتا ہے۔مشہور استفہامات مندرجہ ذیل ہیں:

أ. هَلْ	آیا؟	مَا	کیا؟	مَنْ	کون؟
کَیْفَ	کیسا؟	اَیْنَ	کہاں؟	مَتٰی	کب؟
اَیٌّ	کس،کونسا؟	کَمْ	کتنا؟	اَنّٰی	کہاں سے؟
اَیَّانَ	کب کہاں؟				

هَلْ ہمیشہ ایسے جملے میں آتا ہے جس کو جواب ہاں یا نہیں میں ہو۔أ کا استعمال هَلْ کی نسبت عام ہے۔یہ دونوں حرف استفہام کہلاتے ہیں اور جملے کے آغاز میں آتے ہیں۔دوسرے کلمات استفہام سے پہلے کبھی حرف جر بھی آجاتا ہے۔یہ حرف جب 'مَا' سے پہلے ہو تو 'مَا' کا الف گر جاتا ہے۔مثلاً لِمَ (کیوں) مِمَّ (کس سے) عَمَّ (کس کے بارے میں) فِیْمَ (کس میں) بِمَ (کس کے ساتھ) وغیرہ۔

'مَا' غیر عاقل کے لیے آتا ہے اور 'مَنْ' عاقل کے لیے۔

اَیٌّ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اس لیے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔مؤنث کے لیے

اَیَّۃُ آتا ہے۔

'کَمْ' کبھی مبتدا و خبر کی ترکیب میں استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کی حیثیت ممیز کی ہوتی ہے اور اس کے بعد کا اسم تمیز بن کر منصوب آتا ہے۔

مشق نمبر ۱۱

(۱) أ أَنْتَ مَرِيْض"؟ (۲) نَعَمْ اَنَا مَرِيْض". (۳) هَلْ زَيْد" قَادِم"؟ (۴) نَعَمْ هُوَ قَادِم" نِ الْيَوْمَ. (۵) هَلْ هٰذَا كِتَاب" كَبِيْر"؟ (۶) لَا، هٰذَا كِتَاب" صَغِيْر". (۷) أَ عَلِيّ" مُسَافِر" اَمْ حَسَن"؟ (۸) عَلِيّ" هُوَ مُسَافِر". (۹) مَا اِسْمُكَ؟ (۱۰) اِسْمِي هَاشِم". (۱۱) مَا الَّذِي بِيَدِكَ؟ (۱۲) مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟ (۱۳) كَيْفَ حَالُكَ وَ صِحَّتُكَ؟ (۱۴) اَيْنَ عَمُّكَ؟ (۱۵) هُوَ فِي السَّفَرِ. (۱۶) مَتٰى رُجُوْعُهٗ؟ (۱۷) بَعْدَ شَهْرٍ. (۱۸) اَيَّةُ سَاعَةٍ نِ الْاٰنَ؟ (۱۹) هٰذِهِ السَّاعَةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ. (۲۰) كَمْ عُمُرُكَ؟ (۲۱) تِسْعَ سِنِيْنَ. (۲۲) كَمْ خَادِمًا لِعَمِّكَ؟ اَرْبَعَة". (۲۳) اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ (۲۴) هُوَ مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ. (۲۵) اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ؟ (۲۶) اِلٰى اَيْنَ اَنْتُمَا ذَاهِبَانِ؟ (۲۷) بِمَ رَاجِع" هُوَ؟ (۲۸) عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا؟ (۲۹) لِمَنْ هٰذَا الْقَلَمُ؟ (۳۰) بِاَيِّ حَدِيْثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ.

(۱) کیا تم بیمار ہو؟ (۲) کیا رشید آنے والا ہے یا سعید؟ (۳) تم دونوں کون ہو؟ (۴) یہ کتاب کس کی ہے؟ (۵) ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟ (۶) تمہارے بستے میں کتنی کتابیں ہیں؟ (۷) تمہاری ماں کا حال کیسا ہے؟ (۸) وہ کدھر جا رہی ہے؟ (۹) ان کے چچا کی عمر کتنی ہے؟ (۱۰) میری کتاب کونسی ہے؟ (۱۱) تو کیوں ہنس رہا ہے؟ (۱۲) اللہ کی مدد کب آنے والی ہے؟ (۱۳) شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

۴۔ظروف:۔

اوپر معرب ظروف کا بیان گزر چکا ہے۔بعض ظروف مبنی بھی ہیں۔ان کا استعمال مندرجہ ذیل جملوں میں دیکھئے:

لَدَی (پاس) لَدُنْ (پاس سے) ثَمَّ (وہیں) هٰهُنَا (یہاں) هُنَاکَ (وہاں)

لَدَی الْبَابِ فَقِيرٌ" وَّهُنَاکَ ابْنٌ" لَهٗ. سَعِيدٌ" جَالِسٌ" لَدٰی رَشِيدٍ وَثَمَّ عَقِيلٌ". وَحِيدٌ" قَادِمٌ" مِنْ لَّدُنْ عَمِّهٖ. أُذَيْبِرٌ" هٰهُنَا اَمْ فِي الْبَلْدَةِ؟ لَا هٰهُنَا وَلَا هُنَاکَ. هَلْ لَدَيْکَ سَاعَتِيْ؟ لَا مَا لَدَيَّ سَاعَتُکَ.

۵۔مخففات:۔

کبھی کسی ترکیب کو مختصر کر لیتے ہیں لیکن قرینہ سے مطلب صاف سمجھا جاتا ہے ایسے الفاظ کو مخففات کہتے ہیں۔مثلاً

قَبْلُ	اس سے پہلے	بَعْدُ		اس کے بعد	عَلُوُ	اس کے اوپر
اَمْسِ	کل کے دن	حَسْبُ، لَا غَيْرُ		اور کوئی نہیں		

(۱)حَامِدٌ" مُقِيمٌ" فِي بَيْتِي مِنْ اَمْسِ. (۲)زَيْدٌ" حَاضِرٌ" مِنْ قَبْلُ. (۳)مَنَارَةُ الْقُطْبِ مُنْهَدِمَةٌ" مِنْ عَلُوُ. (۴)اَلْاٰنَ سَافَرْنَا اِلَى الْقَرْيَةِ لَا غَيْرُ وَبَعْدُ اِلَى الْبَلْدَةِ.(۵) فِي الْمَدْرَسَةِ عِشْرُوْنَ تِلْمِيذًا فَحَسْبُ.

۶۔مرکبات:۔

دس اور بیس کے درمیان تمام اعداد۔یعنی گیارہ تا انیس۔دو جزوں سے مرکب ہیں۔ یہ دونوں جز خفیف نصب کی علامت پر مبنی ہیں۔مثلاً اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) خَمْسَةَ عَشَرَ (پندرہ) تِسْعَةَ عَشَرَ (انیس)۔مرکبات کے استعمال کا طریقہ آگے اعداد کے تحت بیان کیا جائے گا۔

معربات مشکلہ

معربات اصلیہ اور مبنیات کا بیان ہو چکا۔ ان کے علاوہ کچھ معربات اور ہیں جو مذکورہ قاعدوں سے ہٹ کر آتے ہیں اور در حقیقت یا معربات اصلیہ میں داخل ہیں یا مبنی ہیں لیکن بعض الفاظ کا اثر قبول کر کے اپنی اصل حالت سے ہٹ جاتے ہیں۔ چونکہ ان کا حال ملا جلا سا ہے اس لیے ان کا نام معربات مشکلہ رکھا گیا ہے۔ معربات مشکلہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ مبتدا منصوب، حرف مشبہ بالفعل کے آنے پر۔

۲۔ مبتدا منصوب خفیف مبنی بر فتحہ، لا نفی جنس کے آنے پر۔

۳۔ خبر منصوب، ما یا لا کے آنے پر۔

۴۔ مستثنیٰ منصوب، حرف استثنا کے آنے پر۔

۵۔ منادیٰ مرفوع خفیف و منصوب۔

مبتدا منصوب بحرف مشبہ بالفعل :۔

مبتدا و خبر پر مشتمل جملے میں اگر مبتدا سے قبل کوئی حرف مشابہ فعل لگ گیا ہو تو وہ مبتدا کو رفع کے بجائے نصب کا اعراب دیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے حروف میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں اور بعد میں آنے والا مبتدا حقیقت میں اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔ حروف مشابہ فعل حسب ذیل ہیں:

۱۔ اِنَّ (بے شک) یہ خبر کی تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْمَسِیْحَ اِنْسَان". (اس میں کوئی شک نہیں کہ مسیح انسان ہے) یہ حرف دوران جملہ واقع ہو تو بدل کر اَنَّ ہو جاتا ہے۔

۲۔ کَاَنَّ (گویا کہ) یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔

۳۔ لٰکِنَّ (لیکن) یہ غلط فہمی دور کرنے کے لیے آتا ہے۔

۴۔ لَعَلَّ (شاید کہ)

۵۔ لَیْتَ (کاش کہ)

اگر جملہ میں مبتدا سے پہلے جار مجرور کی ترکیب ہو تو جب بھی ان حروف کا عمل مبتدا ہی پر ہوتا

ہے۔مثلاً اِنَّ اِلَیْنَا اِیَّابَهُمْ وَاِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَهُمْ۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

(۱) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ". (۲) اِنَّ الْقَمَرَ بَازِغٌ" کَاَنَّهُ مِصْبَاحٌ". (۳) اَلْبَیْتُ جَدِیْدٌ" لٰکِنَّ الْاَثَاثَ قَدِیْمٌ". (۴) اَلْخَمْرُ لَطِیْفَةٌ" وَ لٰکِنَّهَا اٰفَةٌ" لِلْعَقْلِ. (۵) لَعَلَّ السَّاعَةَ مَطْلُوْبَةٌ" لِاَنَّهَا رَخِیْصَةٌ". (۶) لَیْتَ الْفَاکِهَةَ نَاضِجَةٌ". (۷) اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنَّهُمْ لَخَاسِرُوْنَ. (۸) لَیْتَ لِعَبَّاسٍ صَدِیْقاً وَاحِدًا۔

حروف مشابہ بفعل کے ساتھ کبھی 'مـا' آ جاتا ہے تو اعراب پر ان کے اس اثر کو زائل کر دیتا ہے۔مثلاً اِنَّمَا اِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ" وَّاحِدٌ". اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ".

اِنَّ کی خبر پر لَ کا اضافہ تاکید کے لیے کرتے ہیں۔مثلاً اِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ".

مبتدا منصوب منفی بلا:۔

مبتدا جب نکرہ ہو اور اس کی جنس کی نفی مقصود ہو تو اسم سے پہلے لا لگاتے ہیں اور اسم کو خفیف نصب کا اعراب دیتے ہیں۔چنانچہ یہ مبتدا علامت نصب پر مبنی ہوتا ہے۔مثلاً لَا رَجُلَ فِی الْبَیْتِ (گھر میں بالکل کوئی آدمی نہیں) یہ لَا لائے نفی جنس کہلاتا ہے۔[۱]

جب 'لا' مکرر آئے تو لا کا مذکور عمل نہیں ہوتا۔مثلاً لَا زَیْدٌ" فِی الْبَیْتِ وَلَا عَمْرٌ"و (گھر میں نہ زید ہے اور نہ عمرو) لَا بَیْعٌ" فِیْهِ وَلَا خُلَّةٌ" (نہ اس میں سودا بازی ہوگی نہ دوستی چلے گی)

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

لَا حَرَجَ فِی اللَّعِبِ بَعْدَ الْفَرَاغَةِ. لَا جَارِیَاتِ لِزَیْدٍ. لَا شَاهِدَیْنِ لِلدَّعْوٰی. لَا مَاءَ عَذْبَ فِی الْبَحْرِ. لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ". لَا حَاجَةَ لِیْ اِلَیْهِ. ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْهِ. لَا حُسْنَ کَحُسْنِ الْخُلُقِ. لَا اَبٌ" لِّفَرِیْدٍ وَلَا اُمٌّ". لَا اَخٌ" لِّوَحِیْدٍ وَّلَا اُخْتٌ". اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ.

---

[۱] ۔مبتدا منصوب کے ساتھ اگر صفت بھی آئی ہو تو وہ مرفوع بھی ہو سکتی ہے اور منصوب بھی۔مثلاً لَا مَرْءَ فِیْهِمْ هَرِمٌ" (یاهَرِماً)

خبر منصوب:۔

جملہ اسمیہ میں جب مبتدا سے پہلے افعال ناقصہ میں سے کوئی فعل یا مــا یا لا آ جائے تو وہ خبر کو منصوب کر دیتا ہے۔ فی الحقیقت ان الفاظ کے اندر جو معنی ہیں، جملے کی خبر ان کا مفعول ہوا کرتی ہے، اس لیے وہ منصوب آتی ہے۔ افعال ناقصہ کی تفصیل آگے فعل کے بیان میں آ گے گی۔ مــا اور لا کے استعمال کو یہاں بیان کیا جاتا ہے۔

ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے جبکہ لا ہمیشہ نکرہ پر آتا ہے۔

جب ما کی خبر پر بِ یا اِلاّ کا لفظ آ جائے تو پھر ما کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ مندرجہ مثالوں پر غور کیجئے:

مَـا زَيْـد" قَـائِـمًـا. مَـا رَجُل" مُنْطَلِقًا. مَا هٰذَا الْوَلَدُ شَرِيْرًا. مَا هٰذَا الْوَقْتَ وَقْـتَ الـلَّـعِـبِ. لَا رَجُـل" خَيْـراً مِنْكَ. لَا تِلْمِيْذ" اَعْلَمَ مِنْ تَلَامِيْذِ هٰذِهِ الْـمَـدْرَسَةِ. مَـا رَبُّكَ بِـغَـافِلٍ. مَـا مُـحَمَّد" اِلَّا رَسُوْل". مَا هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ.

مستثنیٰ منصوب:۔

''زید کے سوا دوسرے لوگ حاضر ہیں'' میں ''سوا'' کا لفظ زید کو دوسرے افراد کے حکم سے الگ کر رہا ہے۔ یہ لفظ حرف استثنا کہلاتا ہے۔ زید مستثنیٰ ہے اور لوگ اس کا مستثنیٰ منہ۔ عربی میں مستثنیٰ منصوب آتا ہے کیونکہ یہ اِلَّا کا مفعول ہوتا ہے۔ اوپر کے فقرے کا ترجمہ یوں ہوگا۔ اَلْـقَوْمُ حَاضِرُوْنَ اِلَّا زَيْدًا.

بعض مواقع پر مستثنیٰ کا تعلق اِلَّا کے سوا کسی اور لفظ سے ہوتا ہے ایسے مواقع میں اس پر الا کا اثر نہیں ہوتا، یہ صورت عموماً منفی جملوں میں پیش آتی ہے۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:

اَلـنَّـاسُ مَشْـغُـوْلُـونَ اِلَّا زُبَيْـرًا. فِـی الْـمَـدْرَسَةِ كُـلُّ شَیْءٍ اِلَّا التَّصْوِيْرَ. فِی الْـخَـطِيْـبِ كُـلُّ فَـضِيْلَةٍ اِلَّا الْفَصَاحَةَ. اَنَا قَارِئ" كِتَابًا اِلَّا صَفْحَتَيْنِ. مَا فِی جَوَارِنَا اِلَّا حَامِد" وَسَعِيْد". لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

منادی:۔

حرف ندا کے بعد آنے والا اسم منادی کہلاتا ہے۔ جیسے یَا زَیْد میں یا حرف ندا ہے اور زید منادی۔

جب منادی مفرد اور خاص ہو تو وہ خفیف ضمہ یا علامت رفع پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً یَا زَیْدُ یَا اَللّٰهُ۔ جب اس سے پہلے لام تعریف ہو تو محض اس لیے کہ یا کی آواز گم نہ ہو جائے اس کے ساتھ مذکر کے لیے اَیُّهَا اور مونث کے لیے اَیَّتُهَا بڑھا دیتے ہیں۔ مثلاً یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ۔ یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ۔

استعمال میں بسا اوقات حرف ندا کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً رَبَّنَا اَنْتَ مَوْلَانَا۔

کبھی منادی کے آخر کا حرف تخفیف کے لیے گرا دیتے ہیں۔ یہ عمل ترخیم کہلاتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

مرخم	اصل	مرخم	اصل
یَا عَبَّ	یَا عَبَّاسُ	یَا حَارِ	یَا حَارِثُ
یَا مَرْوَ	یَا مَرْوَانُ	یَا مَنْصُ	یَا مَنْصُوْرُ
یَا صَاحِ	یَا صَاحِبِیْ	یَا رَبِّ	یَا رَبِّیْ

فریاد کرنے کے موقع پر منادی پر 'لِ' کا اضافہ کرتے ہیں اور منادی مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً یَا لَلْاَمِیْرِ (اے امیر) یَا لَاَصْحَابِنَا (اے ہمارے ساتھیو)۔

بسا اوقات منادی کے آخر میں الف یا ۔اهُ بڑھا کر فریاد اور استغاثہ کا فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً یَا زَیْدَا۔ یَا زَیْدَاهُ

مصیبت کے وقت یا کسی مردے کو رونے کے لیے بھی یہی اسلوب استعمال ہوتا ہے لیکن عموماً یا کے بجائے وا بطور حرف ندا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً وَا زَیْدَاهُ (ہائے زید) وَا مُطْعِمَ الْمَسَاکِیْنَاهُ (ہائے مسکینوں کے کھلانے والے) وَا مُصِیْبَتَاهُ (ہائے مصیبت) منادی کی یہ شکل مندوب کہلاتی ہے۔

مشق نمبر۱۲

(۱) بے شک سلیم عقل مند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ (۲) بیشک صفائی ضروری ہے۔ (۳) گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ (۴) کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ (۵) بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے لیکن وہ مفید ہے۔ (۶) شائد سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ (۷) شائد مدرسہ میں بہت سے لڑکے ہیں۔ (۸) درخت پر کوئی پھل نہیں۔ (۹) زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن نہیں۔ (۱۰) تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ (۱۱) زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ (۱۲) زبیر کا کوئی گھوڑا تیز نہیں میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ (۱۳) اس کے پاس علم ہے نہ عقل۔ (۱۴) علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ (۱۵) دو مردوں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔ (۱۶) پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ (۱۷) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (۱۸) رسول پر بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔ (۱۹) اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ (۲۰) اے لڑکے، علم کی آفت بھولنا ہے۔ (۲۱) اے ظالم، بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ (۲۲) اے صلاح الدین، کمرے میں کوئی کتاب نہیں۔ (۲۳) دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی مالک نہیں۔ (۲۴) ہائے صلاح الدین! ہم آج تیرے جیسے مرد کے منتظر ہیں۔

استثنائی صورتیں

معربات اور مبنیات کی مذکورہ تقسیم کے بعد کچھ استثنائی صورتیں باقی رہ جاتی ہیں، جن کو سمجھ لینا ضروری ہے۔ ان میں ایک تو غیر منصرف اسم ہیں جن پر رفع کی حالت میں خفیف ضمہ اور نصب وجر کی حالت میں خفیف فتحہ آتی ہے اور دوسرے مبدل الاعراب ہیں کہ جن کو بعض اسباب کی بنا پر صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ کچھ بحثیں الگ تفصیل چاہتی ہیں۔ اب ہم ان کو بیان کرتے ہیں:

غیر منصرف:۔

بعض اسباب ایسے ہیں جو اسم کو کسی قدر ثقیل کر دیتے ہیں۔ ان کی وجہ سے اس پر ہلکا اعراب لگتا ہے۔ ایسے اسموں کو غیر منصرف کہتے ہیں۔ اسم کے غیر منصرف ہونے کے اسباب (اسباب منع صرف) پانچ ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک سبب بھی کسی اسم میں پایا جائے تو وغیر منصرف ہو جاتا ہے۔ اسباب منع صرف حسب ذیل ہیں:

ا۔ علیت یعنی نام ہونا کسی شخص، قوم، جگہ یا چیز کا، بشرطیکہ:

ا۔ عجمی یعنی عربی کے سوا کسی غیر زبان کا ہو، مثلاً اِبْرَاهِيمُ، اِسْمَاعِيلُ، اِسْحَاقُ، ثَمُوْدُ، اِنْكِلِيْسُ، (انگریز) اَلْمَانُ (جرمن) مِصْرُ، شِيْرَازُ، لَاهُوْرُ وغیرہ۔

ب۔ یا اس کے آخر میں ۃ ہو مثلاً حَمْزَةُ، طَلْحَةُ، عُبَيْدَةُ، مُعَاوِيَةُ عَائِشَةُ.

ج۔ یا مونث ہو مثلاً زَيْنَبُ، سُعَادُ، سَقَرُ (جہنم کا نام)

د۔ یا جس کے آخر میں ان زائد ہو مثلاً عُثْمَانُ، عَدْنَانُ، رَمَضَانُ

ہ۔ یا فُعَلُ کے وزن ہو مثلاً عُمَرُ، زُفَرُ، قُثَمُ، رُحَلُ

و۔ یا وہ دراصل فعل کا وزن ہو بشرطیکہ اس کے آخر میں ۃ نہ آتی ہو مثلاً شَمَّرُ، يَشْكُرُ، يَزِيْدُ، تَغْلِبُ

ز۔ یا دو ایسے اسموں سے مرکب ہو جن میں کوئی اضافی یا وصفی ربط نہ ہو۔ مثلاً حَضَرَ مَوْتُ،

مَعْدِیْ کَرِب، بَعْلَبَکّ.

۲۔صفت ہونا، بشرطیکہ

ا۔اس کا وزن فَعْلَانَ اوراس کا مونث بروزن فَعْلٰی ہو، مثلاً عَطْشَان، سَکْرَان، جَوْعَان، شَبْعَان.

ب۔اس کا وزن اَفْعَل ہواوراس کے آخر میں ۃ نہ آتی ہو، مثلاً اَحْمَد اَسْوَد، اَبْیَض، اَفْضَل، اَشْرَف.

اَرْبَع'' غیر منصرف نہ ہوگا کیونکہ وہ اَرْبَعَۃ'' بھی آتا ہے۔

۳۔جمع ہونا فَعَالِل یا فَعَالِیْل کے وزن پر، بشرطیکہ آخر میں ۃ نہ ہو، مثلاً مَسَاجِد، مَدَارِس، عَسَاکِر، مَکَاتِیب، مَصَابِیح، قَوَارِیر.

تَلَامِذَۃ''، اَسَاتِذَۃ'' غیر منصرف نہ ہوں گے۔جمع کے مذکورہ وزن منتہی الجموع کے وزن کہلاتے ہیں۔

۴۔اسم کے آخر میں الف زائد بغرض تانیث یا جمع ہونا۔مثلاً صَحْرَاء، حَمْرَاء (سرخ)، کِبْرِیَاء (بڑائی)، عُلَمَاءُ، اَغْنِیَاءُ، اَصْدِقَاء.

بعض الفاظ میں الف موجود ہوتا ہے لیکن وہ زائد نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق لفظ کے مادے سے ہوتا ہے، ایسے الفاظ غیر منصرف نہ ہوں گے۔مثلاً عَطَاء''، اِیْمَاء'' وغیرہ۔

۵۔معدول ہونا۔بعض الفاظ کثرت استعمال کی وجہ سے اپنی اصلی وضع پر باقی نہیں رہے۔یہ معدول کہلاتے ہیں۔گنتی کے چند الفاظ ہیں مثلاً

اُخَرُ (یہ دراصل اٰخَرُ من تھا) سَحَرُ، اَمْسُ (یہ دراصل اَلسَّحَر اور اَلْاَمْس تھے) اُحَاد یا مَوْحِد (یہ دراصل وَاحِد'' وَاحِد'' تھے) ثُنَاءُ یا مَثْنٰی (یہ دراصل اِثْنَانِ اِثْنَانِ تھے) علی ھذالقیاس، یہ الفاظ دس تک ہیں اور سب کے یہی دونوں وزن آتے ہیں۔مثلاً عُشَار، مَعْشَر، (عَشَرَۃ'' عَشَرَۃ'')

غیر منصرف، منصرف ہوجاتا ہے جب مندرجہ ذیل میں سے کوئی شرط پائی جائے:

ا۔اس پر لام تعریف آجائے، مثلاً رَبُّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ

۲۔یہ مضاف ہو، مثلاً فِی عُلَمَاءِ الْهِنْدِ

۳۔ یہ تین حرفوں کا اسم ہو جن کا درمیانی حرف ساکن ہو مگر عجمیت اور تانیث دونوں باتیں اس میں جمع نہ ہو گئی ہوں۔ مثلاً نُوح"، لُوط"، وَعد" منصرف ہوں گے، لیکن مَاہ، جُوْر، کہ عجمی شہروں کے نام ہیں اور مونث ہیں، غیر منصرف رہیں گے۔

۴۔ یہ علم بطور نکرہ استعمال کیا گیا ہو۔ مثلاً فِی الْبَیْتِ طَلْحَة" اٰخَرُ (گھر میں ایک اور طلحہ ہے)

۵۔ ضرورت شعری یا قافیے کے لحاظ سے کچھ تبدیلی ضروری ہو، مثلاً عمرو بن کلثوم کہتا ہے:

وَ کَأْسٍ قَدْ شَرِبْتُ بِبَعْلَبَکٍّ.

اور امرء القیس کا شعر ہے:

عُقَاب" تَدَلَّتْ مِنْ شَمَارِیْخِ تَهْلَانٖ

قرآن پاک میں فواصل آیات بعض جگہ اسی قاعدے سے پڑھے جاتے ہیں، مثلاً کَانَتْ قَوَارِیْرَا. قَوَارِیْرَ مِنْ فِضَّةٍ.

مشق نمبر ۱۳

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجئے:

(۱) اِسْحَاقُ مُسَافِر". (۲) یَعْقُوْبُ مُقِیْم". (۳) اِبْرَاهِیْمُ سَاکِن" بَعْلَبَکَّ. (۴) رَابِعَةُ مُقِیْمَة" فِی بَصْرَةَ. (۵) عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیّ" وَ مُعَاوِیَةُ وَیَزِیْدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ. (۶) اَللّٰهُ اَکْبَرُ. (۷) اَلرَّجُلُ عَطْشَانُ. (۸) اَلْاَزْهَارُ حَمْرَاءُ، (۹) رَشِیْد" وَ اَحْمَدُ رَاجِعَانِ اِلٰی بَیْتِهِمَا غَضْبَانَ. (۱۰) سَلْمَانُ شَاکِر" لِاَنْعِمُ اللّٰهِ. (۱۱) اَلْمُسْلِمُ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا. (۱۲) هٰذِهٖ عَصَافِیْرُ. (۱۳) اَلْاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثُلَاثَ. (۱۴) زُحَلُ اسْمُ کَوْکَبٍ مِنْ کَوَاکِبِ السَّمَاءِ.

مبدل الاعراب:

مبدل الاعراب وہ اسم ہیں جن کے آخر میں و یا ی کے واقع ہونے کی وجہ سے ان کے اعراب کی صورت بدل جاتی ہے اوران کو معربات کے اصولوں کے مطابق پڑھنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔جس معرب باحرکتہ کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً کِتَابِي، رِجَالِي

ب۔وہ جمع سالم مذکر جس کے آخر میں متکلم کی ی لگ جائے مثلاً بَنِيَّ، مُسْلِمِيَّ

ج۔وہ اسم جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو مثلاً عِيسىٰ، مُوسىٰ، يَحْيىٰ

د۔وہ واحد جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو مثلاً عَصَا (جو دراصل عَصَوٌ تھا) اور هُدًى (جو دراصل هُدَی" تھا)

۲۔جس واحد کے آخر میں و یا ی بعد کسرہ ہو مثلاً قَاضِي، وَالِي وغیرہ تو وہ رفع وجر کی حالت میں قَاضٍ، وَالٍ ہو جائے گا اور حالت نصب میں اپنی اصلی حالت پر رہے گا۔ جیسے قَاضِياً، وَالِياً۔

۳۔ایسے واحد کی جمع سالم مذکر جس کے آخر میں و یا ی بعد فتحہ ہو، رفع کی حالت میں اَعْلَوْنَ، مُصْطَفَوْنَ کے طرز پر اور نصب وجر کی حالت میں اَعْلَيْنَ اور مُصْطَفَيْنَ کے طرز پر ہوگی۔

۴۔اسمائے ستہ مکبرہ۔ یہ گنتی کے چھ لفظ ہیں۔ اَب"، اَخ"، حَم"، فَم"، هَن"، ذُوْ. مضاف ہونے کی صورت میں ان کا رفع کا اعراب و لگا کر، نصب کا الف لگا کر اور جر کا ی لگا کر ظاہر کیا جاتا ہے جیسے اَبُو، اَبَا، اَبِي. اَخُو، اَخَا، اَخِي. حَمُو، حَمَا، حَمِي. فُوْ، فَا، فِي. هَنُو، هَنَا، هَنِي. ذُو، ذَا، ذِيْ.

فَمٌ" کی میم نہ گرائی جائے تو فَمُ، فَمَ، فَمِ ہی استعمال ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل پر غور کیجئے:

(۱)اَبُو بَكْرٍ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ. (۲)اَبُوْ زَيْدٍ حَاضِر" لٰكِنَّ اَخَا سَعِيْدٍ غَائِب". (۳)سَعِيْد" ذَاهِب" اِلٰى اَبِيْ خَالِدٍ. (۴)اِنَّ اَخَا سَعِيْدٍ قَاضٍ. (۵)اِنَّ ذَا الْعِلْمِ عَزِيْز" وَلِذِى الْجَهْلِ ذِلَّة". (۶)اَلْوَلَدُ ذَاهِب" بَاكِيًا. (۷)

فِی فِی الْکَلْبِ قِطْعَةُ لَحْمٍ. (۸)حَمُوْ زَیْدٍ ذُوالْمَالِ. (۹) کِتَابِیُ عَلٰی مِنْضَدَتِیُ. (۱۰)اَحْمَدُ قَارِی" کِتَابِیُ. (۱۱)عِیسیٰ وَ مُوسیٰ رَسُولاَنِ. (۱۲)اِنَّ یَحْیٰ صَاحِبُ عِیسیٰ.

اعداد

اعداد کی ترکیب کے قواعد پیچیدہ ہیں۔ عدد کے ساتھ عموماً اس چیز کا بھی ذکر آتا ہے۔ جو شمار کی جاتی ہے۔ اسے معدود کہتے ہیں۔

جب معدود ایک یا دو ہوں تو عدد کا ذکر ضروری نہیں ہوتا۔ صرف معدود کو واحد یا مثنیٰ لانا کافی ہوتا ہے۔ مثلاً رَجلُ" (ایک آدمی) رَجُلَانِ (دو آدمی)

تین سے لے کر دس تک کا معدود جمع اور اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةُ رِجَالٍ

گیارہ سے ننانوے تک کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً عِشْرُوْنَ رَجُلًا

سو اور ہزار کے اعداد کا معدود واحد اور مجرور ہوتا ہے۔ مثلاً مَائَةُ رَجُلٍ

تین سے دس تک کا عدد مذکر معدود کے ساتھ مونث اور مونث معدود کے ساتھ مذکر آتا ہے۔ مثلاً سَبْعُ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ.

گیارہ اور بارہ کے عدد کے لیے مرکب کے دونوں جز معدود کے مطابق مذکر یا مونث ہوں گے۔ مثلاً اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا. اِثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا.

تیرہ سے انیس تک دوسرا جز معدود کے مطابق مذکر و مؤنث ہوتا ہے اور پہلا جز اس کے برعکس ہوتا ہے۔ مثلاً خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلاً وَسِتَّ عَشَرَةَ بِنْتاً.

دہائیوں، سو اور ہزاروں کے اعداد مذکر و مونث دونوں کے لیے یکساں رہتے ہیں۔ بیس اور دوسرے دہائیوں کے ساتھ جب اکائیاں ملائی جائیں تو ایک اور دو کے اعداد تذکیر و تانیث میں معدود کے موافق ہوتے ہیں اور تین سے نو کے اعداد اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ مثلاً اَحَدٰی و عِشْرُوْنَ بِنْتاً وَاثْنَانِ وَثَلٰثُوْنَ طِفْلاً. خَمْسَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ دِيْنَاراً وَسَبْعٌ وَ سَبْعُوْنَ رُوْبِيَةً.

اعداد یوں ہیں:

وَاحِدٌ، اِثْنَانِ، ثَلٰثَةٌ، اَرْبَعَةٌ، خَمْسَةٌ، سِتَّةٌ، سَبْعَةٌ، ثَمَانِيَةٌ، تِسْعَةٌ، عَشَرَةٌ، اَحَدَ عَشَرَ، اِثْنَا عَشَرَ، ثَلٰثَةَ عَشَرَ.......... تِسْعَةَ عَشَرَ، عِشْرُوْنَ، وَاحِدٌ وَ عِشْرُوْنَ، اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ، ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ.......... تِسْعَةٌ

وَعِشْـرُوْنَ، ثَلاثُـوْنَ ...... اَرْبَـعُـوْنَ...... خَمْسُوْنَ......تِسْعُوْنَ......مِائَة"......
مِئَتَـانِ ...... ثَلٰثُمِـائَةِ ......اَرْبَعَ مِـائَةِ......تِسْـعَ مِـائَةِ......اَلْف"......مِـائَةُ
اَلْفِ......اَلْفُ اَلْفِ (مِلْيُوْنَ)

مندرجہ ذیل پر غور کیجیے:

(۱) لِزَيْدٍ فَرَس" وَاحِد" وَاثْنَانِ مِنْ الْغِلْمَانِ.
(۲) لِسَعِيْدٍ ثَلٰثُ بِغَالٍ وَاَرْبَعَة" اَفْرَاسٍ.
(۳) عِنْدِی خَمْسُ رُوْبِيَّاتٍ وَسِتَّةُ دَرَاهِمَ.
(۴) عِلَى الطَّاوِلَةِ تِسْعُ رِسَالَاتٍ وَعَشَرَةَ كُتُبٍ.
(۵) لِرَشِيْدٍ اَحَدَ عَشَرَ فَرَسًا وَاِحْدٰی عَشَرَةَ نَاقَةً.
(۶) فِی الدُّكَّانِ اثْنَا عَشَرَ كُرسِيًّا وَاثْنَتَا عَشَرَةَ طَاوِلَةً.
(۷) فِی جَمَاعَتِنَا خَمْسَةَ عَشَرَ طِفْلًا وَسِتَّ عَشَرَةَ بِنْتًا.
(۸) فِی الْمَدْرَسَةِ عِشْرُونَ غُرْفَةً وَاَرْبَع" وَثَلاثُونَ مِنْضَدَةً.
(۹) فِی الْكَلِّيَّةِ مِائَةُ تِلْمِيْذٍ فِی هٰذِهِ الْمَدْرَسَةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ.
(۱۰) هٰذِهِ السَّنَةُ سَنَةُ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِيْنَ وَثَلٰثِ مِائَةٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْهِجْرَةِ.

اوزان جمع مکسر

جمع سالم کا بیان اوپر گزر چکا ہے۔ جمع مکسر کے لیے متعدد اوزان مقرر ہیں۔ ان کے احاطہ میں غیر ضروری طوالت ہے۔ یہاں ہم ان میں سے زیادہ مستعمل ہونے والے اوزان بمعہ امثلہ لکھ رہے ہیں:

اوزان	مثال				
فِعَال	واحد	عَبْد	رُقْبَة	قَائِم	صَغِیْر
	جمع	عِبَاد	رِقَاب	قِیَام	صِغَار
فُعَلَاءُ	واحد	شَاعِر	فَقِیْر	شَهِیْد	شُجَاع
	جمع	شُعَرَاءُ	فُقَرَاءُ	شُهَدَاءُ	شُجَعَاءُ
اَفْعَال	واحد	سَبَب	وِزْر	وَقْت	شَرِیْف
	جمع	اَسْبَاب	اَوْزَار	اَوْقَات	اَشْرَاف
اَفْعِلَاءُ	واحد	نَبِیّ	صَدِیْق	حَبِیْب	وَلِیّ
	جمع	اَنْبِیَاءُ	اَصْدِقَاءُ	اَحِبَّاءُ	اَوْلِیَاءُ
اَفْعِلَة	واحد	جَنَاح	وَادِ	هِلَال	وِعَاء
	جمع	اَجْنِحَة	اَوْدِیَة	اَهِلَّة	اَوْعِیَة
فُعُل	واحد	رَسُوْل	نَذِیْر	صَحِیْفَة	خَشَبَة
	جمع	رُسُل	نُذُر	صُحُف	خُشُب
فُعُوْل	واحد	نَجْم	جُنْد	ذَنْب	شَاهِد
	جمع	نُجُوْم	جُنُوْد	ذُنُوْب	شُهُوْد
فُعَل	واحد	صُوْرَة	ظِلَال	غُرْفَة	لِحْيَة

	جمع	صُوَر”	ظُلَل”	غُرَف”	لُحىٰ
فُعَّال”	واحد	حَاكِم”	كَافِر”	طَالِب”	زَائِر”
	جمع	حُكَّام”	كُفَّار”	طُلَّاب”	زُوَّار”
فَعَلَة”	واحد	سَاحِر”	فَاجِر”	كَافِر”	سَافِر”
	جمع	سَحَرَة”	فَجَرَة”	كَفَرَة”	سَفَرَة”
فُعَّل”	واحد	سَاجِد”	رَاكِع”	نَائِم”	جَائِع”
	جمع	سُجَّد”	رُكَّع”	نُوَّم”	جُوَّع”
فَعَالِلُ	واحد	مَنْزِل”	مَرْفِق”	كَافِرَة”	فَاكِهَة”
	جمع	مَنَازِلُ	مَرَافِقُ	كَوَافِرُ	فَوَاكِهُ
فَعَالِيْلُ	واحد	مِحْرَاب”	تِمْثَال”	قَارُوْرَة”	مِفْتَاح”
	جمع	مَحَارِيْبُ	تَمَاثِيْلُ	قَوَارِيْرُ	مَفَاتِيْحُ

فعل کا بیان

مادہ اور وزن

عربی کا ہر لفظ کچھ بنیادی حروف سے بنتا ہے جو اس لفظ کا مادہ ظاہر کرتے ہیں۔ انہی حروف میں حرکات کی تبدیلی یا زیادہ حروف لگنے سے مزید الفاظ بنتے چلے جاتے ہیں۔ ان تبدیلیوں سے الفاظ کے معانی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جوں جوں مادہ اس طرح مختلف شکلیں اختیار کرتا ہے، معانی میں تنوع پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً حُکْم''، حِکَم''، حِکْمَة''، حَاکِم''، حَکِیْم''، حُکَّام''، مَحْکَمَة''، مَحْکُوْم''، اَحْکَام''، مُحَاکَمَة''، اِسْتِحْکَام''۔ سب میں ح، ک، م اسی ترتیب کے ساتھ موجود ہیں لیکن ان پر حرکات بدلنے یا زائد حروف لگنے سے بہت سارے الفاظ وجود میں آ گئے ہیں۔ ح، ک، م ان سب الفاظ کا مادہ کہلاتا ہے۔ ایک ہی مادہ سے کئی الفاظ پھوٹنے کو اشتقاق کہتے ہیں جس کے لفظی معنی ''شاخ پھوٹنا'' ہے۔ جو الفاظ اس طرح سے وجود میں آتے ہیں ان کو اس مادہ کے مشتقات کہتے ہیں۔

جب کسی لفظ کی صورت بتانا مقصود ہو تو یوں بیان کرنا پڑے گا کہ اس کے پہلے حرف پر فلاں حرکت ہے، دوسرے پر فلاں، تیسرے پر فلاں وغیرہ۔ اس طول بیان سے بچنے کے لیے اس مادے کے حروف کی جگہ تین حروف ف، ع اور ل رکھ دیتے ہیں، اور ان کو وہی حرکات دیتے ہیں جو دراصل لفظ کے مادے کے حروف کی ہیں۔ نیز زائد حروف کا بھی اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ اس طرح جو لفظ بنتا ہے وہ پہلے لفظ کا وزن کہلاتا ہے۔ مثلاً لفظ کتاب کی صورت بتانا ہو تو اس کے مادے کے حروف ك، ت، ب کے بالمقابل ف ع ل کو رکھ کر کہیں گے کہ یہ لفظ فعال کے وزن پر ہے۔ اسی طرح کَاتِب''، فَاعِل'' کے وزن پر ہے۔ کَتَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ فِعَال''، فَاعِل''، فَعَلَ وزن اور کِتَاب'' کَاتِب''، کَتَبَ موزون کہلاتے ہیں۔

تمام الفاظ کا مادہ حروف ف، ع اور ل ہی کی نسبت سے بتایا جاتا ہے۔ اس لیے ہر لفظ کے مادہ کے حرف اول کو فاء کلمہ، حرف ثانی کو عین کلمہ اور حرف ثالث کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ مادہ عموماً تین

حرفوں کا ہوتا ہے۔ اگر اس سے زائد حروف ہوں تو آخر کے حروف کو بھی لام کلمہ ہی کہیں گے۔

مادہ میں الف کے سوا تمام حروف تہجی آ سکتے ہیں۔ جن الفاظ میں الف نظر آ تا ہے وہ درحقیقت واؤ یا ی کی بدلی ہوئی شکل ہوتی ہے[1]

مشتقات میں مادے کے علاوہ جو زائد حروف استعمال ہوتے ہیں وہ مخصوص ہیں۔ یعنی ع، ا، ت، س، ل، م، ن، و، ہ، ی۔ یہ دس حروف ایک ہی لفظ سَأَلْتُمُوْنِيْهَا اور اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا میں جمع ہیں۔[2]

جب دو مختلف مادے کے الفاظ کی صورتیں ایک جیسی ہوں تو وہ مادے کے معانی کے اظہار میں یکسانی کی دلیل ہوتی ہیں۔ مثلاً يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے) اور يَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) زمانہ حال میں فعل کے واقع ہونے کے مضمون میں مشترک ہیں۔

عربی کی لغات مادے کے حروف کی بنیاد پر مدون کی گئی ہیں۔ اس لیے کسی لفظ کے معانی لغت میں تلاش کرنے کے لیے اس کے مادے سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً مُحَاكَمَة" اپنے مادے کے حروف ح ك م کے تحت درج ہوگا۔ نئی لغات مادے کے فاء کلمہ کی فصل میں لفظ کو بیان کرتی ہیں لیکن بعض پرانی لغات لام کلمہ کی فصل میں لفظ کو لاتی ہیں۔ یعنی مُحَاكَمَة" کا لفظ نئی لغات میں ح کی فصل میں اور پرانی لغات میں م کی فصل میں بیان ہوتا ہے۔

---

[1] ہمزہ اور الف میں یہ فرق ہے کہ ہمزہ کے اوپر ہمیشہ کوئی حرکت ہوتی ہے جبکہ الف حرکت سے خالی ہوتا ہے۔ مثلاً سأل اور شأن میں ہمزہ ہے لیکن قال میں الف ہے۔

[2] حروف زوائد کے متعلق استاد و شاگرد کا ایک پر لطف مکالمہ بھی ہے جو یوں ہے:

شاگرد: حضرت! حروف زوائد کیا ہیں؟

استاد: سَأَلْتُمُوْنِيْهَا (تم لوگوں نے یہ مجھ سے پوچھے تھے۔)

شاگرد: حضرت! میں نے تو پہلے کبھی ان کے بابت نہیں پوچھا۔

استاد: اَلْيَوْمَ نَسِيْتَهَا (آج تو انہیں بھول گیا)

تقسیم فعل

باعتبار عدد حروف:۔

حروف مادہ کی تعداد کے لحاظ سے فعل کی تقسیم یوں کی گئی ہے:

۱۔ثلاثی یعنی سہ حرفی۔اس کی دو قسمیں ہیں:

(۔مجرد یعنی جس میں حروف مادہ کے ساتھ کوئی زائد حرف نہ ہو مثلاً فعل

ب۔مزید یعنی جس میں ایک یا زیادہ حروف زائد ہوں مثلاً افعل

۲۔رباعی یعنی چار حرفی،اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

(۔مجرد مثلاً فَعْلَلَ

ب۔مزید مثلاً تفَعْلَلَ

ان قسموں کے تحت فعل کی متعدد شکلیں پائی جاتی ہیں جن کو فعل کے ابواب کہا جاتا ہے۔گویا وہ شکلیں دروازے ہیں جن میں سے ہو کر فعل بنتا ہے۔ان ابواب کو ہم آگے بیان کریں گے۔ان ابواب کی شکلیں اختیار کرنے سے معنی میں جو تنوع پیدا ہوتا ہے اس کی طرف ہم خاصیات ابواب کے باب میں اشارہ کریں گے۔

باعتبار معنی:۔

ہر فعل (کام) کے لیے فاعل (کرنے والا) ضروری ہے۔بعض فعل کرنے والے ہی پر تمام ہو جاتے ہیں،ان کے لیے کسی ایسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی جس پر فعل واقع ہو۔ان کو فعل لازم کہتے ہیں۔مثلاً اٹھا،بیٹھا،سویا،جاگا وغیرہ۔مگر بعض فعل کے لیے مفعول (یعنی جس پر فعل واقع ہو) بھی ضروری ہوتا ہے۔ان کو متعدی کہتے ہیں مثلاً کھایا،پیا،پڑھا،لکھا وغیرہ۔

فعل لازم کے لیے چونکہ مفعول کی ضرورت ہی نہیں،اس لیے اس کی نسبت ہمیشہ فاعل ہی کی طرف ہوتی ہے۔لیکن فعل متعدی کی نسبت کبھی فاعل کی طرف کی جاتی ہے،مثلاً احمد نے لکھا اور کبھی مفعول کی طرف مثلاً خط لکھا گیا۔پہلے کو معروف کہتے ہیں،اور دوسرے کو مجہول۔

فعل کی طرح ذوالفعل (یعنی جس کے ساتھ فعل کی نسبت ہے) بھی معروف اور مجہول ہوتا ہے۔ مثلاً کاتب (لکھنے والا) اور مکتوب (وہ جو لکھا گیا) پہلے کو اسم فاعل یا ذوالفعل معروف اور دوسرے کو اسم مفعول یا ذوالفعل مجہول کہتے ہیں۔

مشتقات فعلیہ

ہر مادہ فعلیہ سے عموماً حسب ذیل پانچ مشتق نکلتے ہیں جو ثلاثی اور رباعی دونوں قسموں میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ماضی، جس میں فعل کے زمانہ گزشتہ میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔
مثلاً فَعَلَ (اس نے کیا)

۲۔ مضارع، جس میں فعل کے زمانہ حال یا مستقبل میں واقع ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔
مثلاً یَفْعَلُ (وہ کرتا ہے یا وہ کرے گا)

۳۔ امر، جس میں کسی فعل کے کرنے کا حکم دینے کے معنی ہوتے ہیں۔ مثلاً اِفْعَلْ (تو کر)

۴۔ ذوالفعل، جس کی فعل کے ساتھ نسبت ہوتی ہے۔ مثلاً فَاعِل" (کرنے والا)

۵۔ اسم الفعل یا مصدر مثلاً فِعْل" (کام)

ثلاثی مجرد میں ان مشتقات کے علاوہ پانچ اور مشتقات بھی ہیں، جو یہ ہیں:

۱۔ صفت: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی بطور مستقل صفت پائے جائیں۔ مثلاً فَعِیْل" (صاحب فعل)

۲۔ مفضّل: یعنی وہ اسم جو اس ذات کو بتائے جس میں مصدری معنی دوسروں سے زیادہ پائے جائیں۔ مثلاً اَفْعَلُ (دوسروں سے زیادہ کرنے والا)

۳۔ مبالغہ: جس میں مصدری معنیٰ کی مطلقاً زیادتی پائی جائے۔
مثلاً فَعَّال" (بڑا کرنے والا)

۴۔ ظرف: جو کام کرنے کے وقت یا جگہ کو بتائے۔

مثلاً مَفْعِل " (کام کرنے کی جگہ یا وقت)

۵۔ آلہ: جو کام کرنے کا ذریعہ بتائے۔

مثلاً مِفْعَل " (کرنے کا آلہ)

مذکورہ تمام مشتقات کے اوزان مخصوص ہیں اور ہمیشہ ایک ہی طرح آتے ہیں۔ فعل کے مباحث میں اصل کام ان اوزان ہی کو سمجھنے اور پہچاننے کا ہے۔

جملہ فعلیہ کے قواعد

اسم کے بیان میں تمام جملے مبتدا وخبر سے وجود میں آئے تھے۔ چونکہ ان کا آغاز اسم سے ہوتا ہے اس لیے یہ جملے اسمیہ کہلاتے ہیں۔ جب جملہ مبتدا کے کسی فعل کو بیان کرتا ہے، مثلاً زید گیا۔ ذَهَبَ زَيْدٌ " تو مبتدا فعل کے بعد آتا ہے۔ ایسے جملے جن کا آغاز فعل سے ہو فعلیہ کہلاتے ہیں اور مبتدا کو اس فعل کا فاعل کہتے ہیں۔ فاعل پر مبتدا ہی کا اعراب آتا ہے اور وہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

جملے میں فاعل اور فعل کے لیے کچھ قواعد ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ جب فاعل فعل کے بعد بیان ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا، البتہ تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہوگا۔ مثلاً ذَهَبَ الرَّجُلُ. ذَهَبَ الرَّجُلَانِ. ذَهَبَ الرِّجَالُ. ذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ. ذَهَبَتِ الْمَرْأَتَانِ. ذَهَبَتِ النِّسَاءُ.

۲۔ جب فاعل کا ذکر فعل سے پہلے ہو تو فعل اور فاعل عدد اور تذکیر و تانیث میں یکساں ہوں گے۔ مثلاً اَلرَّجُلُ ذَهَبَ. اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا. اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا. اَلْمَرْأَةُ ذَهَبَتْ......

۳۔ اگر فاعل مؤنث غیر حقیقی یا جمع مکسر ہو تو فعل کی تذکیر و تانیث اختیاری ہوتی ہے۔ مثلاً طَلَعَتِ الشَّمْسُ یا طَلَعَ الشَّمْسُ. قَالَ الْعُلَمَاءُ یا قَالَتِ الْعُلَمَاءُ. قَالَ نِسْوَةٌ" یا قَالَتْ نِسْوَةٌ".

۴۔ جب فعل اور فاعل کے درمیان فاصلہ ہو تو تذکیر و تانیث کی مطابقت ضروری نہیں ہوتی۔

مثلاً اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِيْبَةٌ. مَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ.

۵۔اگر جملہ فعلیہ میں مفعول بھی بیان ہوا ہو تو وہ فاعل کے بعد آئے گا۔مثلاً قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ. البتہ چند خاص صورتوں میں اسے پہلے لانا ضروری ہوتا ہے۔

ابواب ثلاثی مجرد

فعل کی نسبت ہمیشہ کسی ذات کی طرف ہوتی ہے۔ یہ ذات کبھی غائب ہوتی ہے، کبھی حاضر اور کبھی متکلم۔ اسی طرح یہ کبھی واحد ہوتی ہے، کبھی مثنیٰ اور کبھی جمع۔ یہ مذکر بھی ہوسکتی ہے اور مؤنث بھی۔ ذات کے تغیر سے فعل کی شکل بدلتی چلی جاتی ہے۔ فعل کی شکل میں اس تغیر کو گردان کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ تغیر تمام فعلوں میں یکساں ہوتا ہے۔ اس لیے ماضی اور مضارع کی گردانوں کا انداز ایک ہی جیسا رہتا ہے۔

فعلوں کی تقسیم جس طرح ثلاثی اور رباعی میں کی گئی ہے، اسی طرح ماضی اور مضارع کے مستعمل اوزان کی بنا پر بھی کی گئی ہے۔ ثلاثی مجرد میں ماضی معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے تین وزن ہیں: فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔ مثلاً فَتَحَ (اس مرد نے کھولا) سَمِعَ (اس مرد نے سنا) کَرُمَ (وہ مرد شریف ہے) اسی طرح مضارع معروف کے صیغہ واحد مذکر غائب کے بھی تین وزن ہیں: یَفعَلُ، یَفعِلُ، یَفعُلُ۔ مثلاً یَفتَحُ (وہ کھولتا ہے) یَضرِبُ (وہ مارتا ہے) یَنصُرُ (وہ مدد کرتا ہے) اہل زبان مختلف الفاظ کو جس طرح بولتے ہیں اس کے تتبع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ ماضی اور مضارع کے ان اوزان کی ترکیب مندرجہ ذیل چھ طریق پر ہوتی ہے جو فعل کے ابواب کہلاتے ہیں:

ا۔	فَعَلَ	یَفعَلُ	باب	فَتَحَ یَفتَحُ
۲۔	〃	یَفعِلُ	〃	ضَرَبَ یَضرِبُ
۳۔	〃	یَفعُلُ	〃	نَصَرَ یَنصُرُ
۴۔	فَعِلَ	یَفعَلُ	〃	سَمِعَ یَسمَعُ
۵۔	〃	یَفعِلُ	〃	حَسِبَ یَحسِبُ
۶۔	فَعُلَ	یَفعُلُ	〃	کَرُمَ یَکرُمُ

عربی میں تمام فعل کسی نہ کسی باب میں مستعمل ہیں۔ بعض فعل ایک سے زیادہ ابواب میں بھی

آتے ہیں۔

ابواب کے مذکورہ نام صرف یادداشت کی سہولت کے لیے رکھ لیے گئے ہیں، کیونکہ یہ مشہور افعال ان بابوں میں آتے ہیں۔

یہ یادر ہے کہ فَعِلَ ماضی کے ساتھ مضارع مضموم العین نہیں آتا جب کہ فَعُلَ ماضی کے ساتھ صرف مضموم العین مضارع ہی آتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مجرد

ا۔ ماضی

ماضی معروف کے تینوں اوزان۔فَعَلَ، فَعِلَ، فَعُلَ۔کی گردان ایک ہی طرز پر ہوتی ہے جس میں صرف عین کلمہ کی حرکت بدل کر آتی ہے۔فَعَلَ کی گردان حسب ذیل ہے۔اس میں جو وزن مختلف صیغوں میں مشترک ہیں وہ صرف ایک مرتبہ لکھے گئے ہیں:

صیغہ	غائب		حاضر		متکلم	
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک	
واحد	فَعَلَ	فَعَلَتْ	فَعَلْتَ	فَعَلْتِ	فَعَلْتُ	
مثنی	فَعَلَا	فَعَلَتَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمَا	فَعَلْنَا	
جمع	فَعَلُوا	فَعَلْنَ	فَعَلْتُم	فَعَلْتُنَّ		

فَعِلَ کی گردان میں عین کلمہ مکسور العین۔یعنی فَعِلَ، فَعِلَتْ، فَعِلْتَ...... اور فَعُلَ کی گردان میں مضموم العین یعنی فَعُلَ، فَعُلَتْ، فَعُلْت...... ہوتا ہے۔

ثلاثی مجرد میں ماضی مجہول کا صرف ایک وزن فُعِلَ ہے۔گردان کا انداز مختلف نہیں۔

مشق نمبر ۱۴

(۱)قَدِمَ الْمَلِكُ. (۲)زَيْد" وَبَكْر" جَمَعَا الْمَالَ. (۳)خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ. (۴)حَمَلَتْهُ اُمُّه' كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا. (۵)اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا. (۶) كَخَلْقِهِ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَه' مِنْ طِيْنٍ. (۷)اَلْبِنْتَانِ ضَحِكَتَا اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ. (۸)رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ اَبِيْكُمَا. (۹)عَطِشْتُنَّ. (۱۰)حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ. (۱۱) مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ. (۱۲)ضُرِبَتْ بِالْعَصَا. (۱۳)قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. (۱۴)رُزِقْتُ رِزْقًا حَسَنًا. (۱۵)خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ.

(۱)لڑکا گیا۔(۲)انہوں نے اپنے کپڑے دھوئے۔(۳)عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں۔(۴)تم دونوں نے خط لکھا۔(۵)تم سب عورتوں نے کھانا پکایا۔(۶)میں نے دو کتابیں پکڑیں۔(۷)تم نے مال جمع کیا۔(۸)ہم شہر میں اترے۔(۹)میں نے خطیب کو سنا۔(۱۰)وہ چھری سے ذبح کیا گیا۔(۱۱)لڑکی سے کاپی مانگی گئی۔(۱۲)کرسی لکڑی سے بنائی گئی۔(۱۳)تم دونوں کو پیٹا گیا۔(۱۴)دروازے کھولے گئے۔

استعمالات ماضی:۔

ماضی سے پہلے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جن سے ماضی کی صورت تو نہیں بدلتی مگر معنوی تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔ان کو مثالوں سے سمجھیے:

۱۔ماضی میں فعل کے منفی معنی کے لیے مَا، لَا، اِنْ یا مَا اِنْ کا اضافہ کرتے ہیں:
مثلاً مَا فَعَلَ، لَا فَعَلَ، اِنْ فَعَلَ، مَا اِنْ فَعَلَ۔ (اس نے نہیں کیا) مَا اور لَا کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ مَا تنہا آتا ہے اور لَا واسطے مکرر آنا ضروری ہے۔

۲۔ماضی قریب بنانے کے لیے قد کا اضافہ ہوتا ہے۔قَدْ فَعَلَ (اس نے کر دیا ہے یا کر دیا تھا)

۳۔ماضی بعید کے معنیٰ کے لیے کَانَ لگایا جاتا ہے۔
کَانَ کی گردان حسب ذیل ہے:

صیغہ	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	کَانَ	کَانَتْ	کُنْتَ	کُنْتِ	کُنْتُ
تثنیٰ	کَانَا	کَانَتَا	کُنْتُمَا	کُنْتُمَا	
جمع	کَانُوْا	کُنَّ	کُنْتُمْ	کُنْتُنَّ	کُنَّا

استعمال میں فعل کے صیغے کے مطابق کَانَ کا صیغہ بھی بدلا جاتا ہے۔مثلاً کَانَ فَعَلَ (اس نے کیا تھا)کَانَا فَعَلَا، کَانُوْا فَعَلُوْا......

۴۔ماضی سے پہلے لَوْ لگنے سے اس میں شرطیہ اور تمنائیہ معنیٰ پیدا ہو جاتے ہیں۔لَوْ فَعَلَ (اگر اس نے کیا ہوتا یا کاش اس نے کیا ہوتا) جب لَوْ شرطیہ ہوتا ہے تو اس کے جواب میں لَ آتا ہے۔مثلاً لَوْ صَبَرْتُمْ لَغَلَبْتُمْ (اگر تم نے صبر کیا ہوتا تو غالب ہوتے)

۵۔الفاظ شرط کے ساتھ:مثلاً مَنْ فَعَلَ (جو کرے یا کرے گا تو)الفاظ شرطیہ یہ ہیں:

اِنْ	اگر	مَا	جو چیز	مَنْ	جو شخص
اَیْنَ	جہاں	مَتٰی	جب	اَنّٰی	جہاں کہیں
اِذَا	جب	کَیْفَ	جس طرح	حَیْثُ	جس جگہ
اَیُّ	جو				

مشق نمبر ۱۵

(۱)مَا خَلَقَ اللّٰہُ ھٰذَا بَاطِلًا. (۲)مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ. (۳)مَا حَکَمْتَ بِالْعَدْلِ. (۴)لَا کَتَبَ وَلَا قَرَأَ. (۵)لَا اَکَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ. (۶)قَدْ

رَجَعَ اَبُوْہُ. (۷)قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ. (۸)قَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ. (۹)كَانَ حَفَرَ بِئْرًا. (۱۰)كَانُوْا قَبَضُوْا عَلَى اللِّصِّ. (۱۱)كُنْتُ رَكِبْتُ الْفَرَسَ. (۱۲)كُنْتُ حَسِبْتُهُ عَاقِلاً. (۱۳)كُنَّا ذَهَبْنَآ اِلَى السُّوْقِ. (۱۴)اِنْ صَبَرْتَ فَلَكَ الْاَجْرُ. (۱۵)لَوْسَأَلْتَنِيْ لَضَرَبْتُكَ. (۱۶)اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ. (۱۷)فَطَرَقَهَا. (۱۸)دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ. (۱۹)اِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ.

(۱)انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔(۲)چاند طلوع نہیں ہوا۔(۳)تو نے کتاب نہیں پڑھی۔(۴)ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔(۵)نماز کا وقت قریب آ چکا ہے۔(۶)بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔(۷)وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔(۸)انہوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ (۹)اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیٹوں گا۔(۱۰)کاش! خدا میری پکار سنتا۔(۱۱)جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے پاس بیٹھ گیا۔(۱۲)جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔

۲۔مضارع

مضارع معروف کے تین اوزان میں عین کلمہ کی حرکت ہی کا فرق ہے۔گردان کا انداز ایک جیسا ہے:

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	يَفْعَلُ	تَفْعَلُ	تَفْعَلُ	تَفْعَلِيْنَ	اَفْعَلُ
مثنیٰ	يَفْعَلاَنِ	تَفْعَلاَنِ	تَفْعَلاَنِ	تَفْعَلاَنِ	نَفْعَلُ
جمع	يَفْعَلُوْنَ	يَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوْنَ	تَفْعَلْنَ	نَفْعَلُ

مضارع کی گردان کے مختلف صیغوں کے آغاز میں ی، ت، ا، ن کے جو حروف آئے ہیں، یہ علامت مضارع کہلاتے ہیں۔ ان کی مدد سے مضارع کے صیغوں کی پہچان میں سہولت ہوتی ہے۔ مضارع مجہول کی گردان صرف ایک وزن -یُفْعَلُ- پر آتی ہے۔ گردان کا انداز معروف کی گردان ہی کا ہے، یعنی، یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تُفْعَلِیْنَ، ...... مضارع کی یہ شکل اصلی ہے، اس کے اوزان کے آخر میں بعض حالتوں میں چند ایک تغیرات ہوتے ہیں جن کے باعث مضارع کی پانچ شکلیں پیدا ہو گئی ہیں:

۱۔ مضارع اصلی یعنی یَفْعِلُ جس میں لام کلمہ پر پیش آئی ہے۔
۲۔ مضارع خفیف یعنی یَفْعِلَ جس میں لام کلمہ پر زبر آ گئی ہے۔
۳۔ مضارع اخف یعنی یَفْعَلْ جس میں لام کلمہ ساکن ہے۔
۴۔ مضارع اثقل یعنی یَفْعَلَنَّ جس کے آخر میں مشدد نون لگتا ہے۔
۵۔ مضارع ثقیل یعنی یَفْعَلَنْ جس کے آخر میں ساکن نون لگتا ہے۔

ان سب کا مجہول علامت مضارع پر پیش اور عین کلمہ پر زبر لانے سے بنتا ہے۔
مضارع اصلی کی گردان اوپر گزر چکی ہے۔ باقی گردانیں حسب ذیل ہیں:۔

گردان مضارع خفیف:۔

یہ مضارع منصوب بھی کہلاتا ہے اس میں جمع مونث کے صیغوں کے سوا باقی صیغوں کے آخر میں پائے جانے والے 'ن' بھی حذف ہو جاتے ہیں۔

صیغہ	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	یَفْعَلَ	تَفْعَلَ	تَفْعَلَ	تَفْعَلِیْ	اَفْعَلَ
مثنیٰ	یَفْعَلَا	تَفْعَلَا	تَفْعَلَا	تَفْعَلَا	نَفْعَلَ
جمع	یَفْعَلُوْا	یَفْعَلْنَ	تَفْعَلُوْا	تَفْعَلْنَ	نَفْعَلَ

گردان مضارع اخف:۔

مضارع خفیف اوراخف کی گردان میں صرف یہ فرق ہے کہ خفیف میں جہاں یَفْعَلَ، تَفْعَلَ وغیرہ کے لام پر زبر ہے، وہاں اخف میں جزم ہے یعنی یَفْعَلْ، تَفْعَلْ، اَفْعَلْ، نَفْعَلْ۔ باقی تمام صیغے خفیف ہی کی طرح ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

گردان مضارع اثقل:۔

یہ مضارع خفیف کے تمام صیغوں کے آخر میں نون ثقلیہ (مشدد) لگانے سے بنتا ہے۔اس میں واحد مونث حاضر کی 'ی' اور جمع مذکر کے صیغوں کی 'و' حذف ہو جاتی ہے اور یہ صیغے بالترتیب لام کلمہ کی زیر یا پیش سے پہچانے جاتے ہیں۔مکمل گردان حسب ذیل ہے:

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مونث	مذکر	مونث	مشترک
واحد	يَفْعَلَنَّ	تَفْعَلَنَّ	تَفْعَلَنَّ	تَفْعَلِنَّ	اَفْعَلَنَّ
تثنیٰ	يَفْعَلَانِّ	تَفْعَلَانِّ	تَفْعَلَانِّ	تَفْعَلَانِّ	نَفْعَلَنَّ
جمع	يَفْعَلُنَّ	يَفْعَلْنَانِّ	تَفْعَلُنَّ	تَفْعَلْنَانِّ	نَفْعَلَنَّ

گردان مضارع ثقیل:۔

اس گردان میں مضارع اثقل کے وہ صیغے نہیں آتے جن کے آخر میں ےانِّ آتا ہے۔باقی صیغوں میں نون مشدد کے بجائے نون خفیفہ لگتا ہے یعنی:

يَفْعَلَنْ، تَفْعَلَنْ،تَفْعَلِنْ، اَفْعَلَنْ......

استعمالات مضارع اصلی:۔

مضارع اصلی سے پہلے بعض حروف لگنے سے معنی کے تغیرات پیدا ہوتے ہیں۔سادہ مضارع

حال اور مستقبل دونوں کے معنی دیتا ہے لیکن لَ لگانے سے حال کے لیے اور سَ یا سَـــوْفَ لگانے سے مستقبل کے لیے خاص ہو جاتا ہے۔

لَيَفْعَلُ وہ کرتا ہے سَيَفْعَلُ وہ کرے گا سَوْفَ يَفْعَلُ وہ تھوڑی دیر میں کرے گا

قَدْ لگنے سے فعل کو کبھی کبھی کرنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

قَدْ يَفْعَلُ (وہ کبھی کبھی کرتا ہے یا کرے گا)

كَانَ لگانے سے ماضی استمراری کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔

كَانَ يَفْعَلُ (وہ کیا کرتا تھا)

مضارع منفی بنانے کے لیے لا یا ما کا اضافہ ہوتا ہے۔

لَا يَفْعَلُ (وہ نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا)

لَوْ يَفْعَلُ کے معنی ہوں گے "اگر وہ کرے"

مشق نمبر ۱۶

(۱) اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. (۲) هُوَ يَقْرَأُ الْكِتَابَ. (۳) اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّبَنَ. (۴) اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزاً تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ. (۵) اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ فِيْ سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ. (۶) يَعْرِفُوْنَهُ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ. (۷) اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ. (۸) لَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ. (۹) لَتَقْرَانِ الْقُرْآنَ. (۱۰) سَتَغْرِسَانِ الْاَشْجَارَ. (۱۱) سَيَطْلُبُكَ الْاَمِيْرُ لِلْخِدْمَةِ. (۱۲) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. (۱۳) سَوْفَ نَبْلُغُ مُرَادَنَا. (۱۴) سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ. (۱۵) قَدْ يَذْهَبُ الْاَمِيْرُ اِلَى الْقَرْيَةِ. (۱۶) قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِكُرَةِ الْقَدَمِ. (۱۷) قَدْ نَغْسِلُ لِيَـ[illegible] فِي الْبَيْتِ. (۱۸) كَانَ يَشْكُرُ اللّٰهَ. (۱۹) كَانَتِ السَّيِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا. (۲۰) كُنْتَ تَنْصُرُ صَدِيْقَكَ. (۲۱) كُنْتُمْ تَجْلِسُوْنَ فِيْ

الْحُجْرَةِ. (۲۲)لَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ. (۲۳)لَا تَكْتُمُوْنَ سِرَّكُمْ. (۲۴)اَلْمُؤْمِنُ لَا يَغْفُلُ عَنْ صَلَاتِهٖ. (۲۵)مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. (۲۶)لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ. (۲۷)يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ. (۲۸)يُحْمَدُ الْمَرْءُ لِكَرَمِهٖ. (۲۹)اَلنَّاسُ يُرْزَقُوْنَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (۳۰)اَلْقَاتِلَانِ يُقْتَلَانِ بِالْقِصَاصِ. (۳۱)عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ.

(۱)اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔(۲)ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں کرسی پر بیٹھیں گے۔(۳)وہاں لڑکے لکھتے اور پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔(۴)میرے دو دوست بستے اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔(۵)عنقریب میں جان لوں گا۔(۶)تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔(۷)لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی تھیں۔(۸)ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔(۹)کافر جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔(۱۰)عنقریب ہمیں بخشا جائے گا۔(۱۱)اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔(۱۲)وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔(۱۳)وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔(۱۴)تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔

استعمالات مضارع خفیف:۔

حسب ذیل چار حروف کے بعد مضارع خفیف شکل میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔اَنْ مثلاً اَنْ يَفْعَلَ (یہ کہ وہ کرے)

۲۔لَنْ مثلاً لَنْ يَفْعَلَ (وہ ہرگز نہ کرے گا) یہ مستقبل میں موکد نفی کے معنی دیتا ہے۔

۳۔كَيْ مثلاً كَيْ يَفْعَلَ (تاکہ وہ کرے)

۴۔اِذَنْ مثلاً اِذَنْ يَفْعَلَ (تب وہ کرے گا) اس حرف کو اِذًا بھی لکھا جاتا ہے۔

بسا اوقات جملے میں اَنْ موجود نہیں ہوتا لیکن اس کا مفہوم موجود ہوتا ہے۔اس موقع پر بھی مضارع خفیف ہی استعمال ہوتا ہے۔اسے 'اضمارِ اَنْ' کا موقع کہتے ہیں۔اس کے کچھ علامتی حروف یہ ہیں:

۱۔حَتّٰى جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ حَتّٰى اَفْهَمَ (میں پڑھوں گا یہاں تک کہ سمجھ

جاؤں) یہ اصل میں اَقْرَءُ حَتّٰی اَنْ اَفْهَمَ۔

۲۔لِ جب مستقبل پر داخل ہو مثلاً اَقْرَءُ لِاَ عْلَمَ۔ (میں پڑھتا ہوں تا کہ جان جاؤں)

۳۔اَوْ جب اِلَّا کے معنی رکھتا ہو

مثلاً اَلْکَافِرُ یَدْخُلُ النَّارَ اَوْ یَرْجِعَ عَنْ کُفْرِہٖ۔

۴۔ف جب ایک ایسے جملے کے دوسرے حصے پر آئے جس کے پہلے حصے میں امر، نہی، استفہام، تمنا، عرض وغیرہ کا مفہوم ہو۔ مثلاً اِذْهَبْ مَعَنَا فَنَلْعَبَ (ہمارے ساتھ چلوں کہ کھیلیں) لَا تَعْجَلْ فَتَسْلَمَ (عجلت نہ کر کہ تو محفوظ رہے) هَلْ لَکَ حَاجَةٌ اِلَیَّ فَاقْضِیَهَا (کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے کہ میں اسے کردوں) اَلَا تَخْرُجُ مَعَنَا نَلْعَبَ (آپ ہمارے ساتھ نکلیں گے نہیں کہ ہم کھیلیں) لَیْتَنِیْ صَبَرْتُ فَاَغْلِبَ (کاش میں صبر کرتا کہ غالب ہوتا)۔

۵۔وَ اس کا استعمال بھی انہیں مواقع میں ہوتا ہے جن میں ف کا استعمال بتایا گیا ہے یہ حرف معیت کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَتَکْذِبَ (سچ بولنے کا حکم نہ دے جب کہ تو جھوٹ بولتا ہو)۔

مشق نمبر ۱۷

(۱)اُمِرْتُ اَنْ اَکْتُبَ اِلَیْهِ. (۲)لَا اَقْدِرُ اَنْ اَجْلِسَ هٰهُنَا. (۳)هَلْ نَقْدِرُ اَنْ تَقْرَءَ هٰذَا الْکِتَابَ. (۴)اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. (۵)عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئًا وَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ. (۶)لَنْ نَصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَاحِدٍ. (۷)لَنْ یَنْقُضَ الْکَرِیْمُ الْعَهْدَ. (۸)لَنْ تَخْرُجِیْ مِنْ بَیْتِکِ بِاللَّیْلِ. (۹)لَنْ تَکْفُرُوْا بِاللّٰهِ. (۱۰)ضَرَبْتُهٗ کَیْ یَقْرَءَ. (۱۱)خَلَقَنَا اللّٰهُ کَیْ نَعْبُدَهٗ. (۱۲)اَنَا فَاعِلٌ هٰکَذَا اِذَنْ یَفْعَلَ اَحْمَدُ. (۱۳)اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ.

استعمالات مضارع اخف:۔

مضارع اخف حسب ذیل حروف کے بعد استعمال کیا جاتا ہے:

۱۔لَمْ مثلاً لَمْ يَفْعَلْ (اس نے نہیں کیا) اس سے ماضی میں فعل کے انکار کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔اس لیے اسے نفی جحد بَلَمْ بھی کہتے ہیں۔

۲۔لَمَّا مثلاً لَمَّا يَفْعَلْ (اس نے اب تک نہیں کیا)

۳۔لِ مثلاً لِيَفْعَلْ (وہ کرے یا اسے کرنا چاہیے) اس میں امر کے معنی ہوتے ہیں۔

۴۔لَا مثلاً لَا تَفْعَلْ (تو نہ کر) یہ نہی کے معنی دیتا ہے۔

۵۔الفاظ شرط مثلاً اِنْ يَفْعَلْ اَفْعَلْ (اگر وہ کرے تو میں کروں گا)

شرطیہ جملے کے دو حصے ہوتے ہیں، ایک شرط، دوسرا جواب شرط۔'اگر وہ کرے' شرط ہے اور 'تو میں کروں گا' اس کا جواب۔قاعدہ یہ ہے کہ شرط والے پہلے حصے کے علاوہ جواب شرط میں بھی مضارع اخف استعمال ہوتا ہے لیکن اگر اس سے پہلے 'ف' آ جائے تو مضارع اصلی استعمال ہوتا ہے۔مثلاً اِنْ يَفْعَلْ فَاَفْعَلُ۔

بسا اوقات جملے میں حرف شرط موجود نہیں ہوتا لیکن شرط کا مفہوم موجود ہوتا ہے اس صورت میں بھی جواب شرط میں مضارع اخف استعمال ہوگا۔شرط مفہوم ہونے کے مواقع پانچ ہیں:

۱۔بعد امر مثلاً اِرْحَمْ تُرْحَمْ (رحم کر تو تجھ پر رحم کیا جائے گا)

۲۔بعد نہی مثلاً لَا تَفْشَلْ تَغْلِبْ (بزدلی نہ کر تو تو غالب ہوگا)

۳۔بعد استفہام مثلاً اَيْنَ زَيْد" اَذْهَبْ اِلَيْهِ (زید کہاں ہے اگر معلوم ہو تو میں اس کے پاس جاؤں گا)

۴۔بعد تمنا مثلاً لَيْتَ زَيْدًا قَوِی" يَنْصُرْكَ (کاش زید قوی ہوتا تو تیری مدد کرتا)

۵۔بعد عرض مثلاً اَلَا تَنْزِلْ بِنَا نَفْرَحْ بِصُحْبَتِكَ (کیا آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائیں گے کہ ہم آپ کے ساتھ رہ کر خوش ہوں)

شرط مفہوم ہونے کی صورتوں میں اگر جواب شرط پر 'ف' آ جائے تو مضارع خفیف استعمال ہوگا اس کی مثالیں اوپر بیان ہو چکی ہیں۔

الفاظ شرط اوپر استعمالات ماضی کی فصل میں بیان ہو چکے ہیں (دیکھئے صفحہ ۶۰) ان الفاظ کے بعد کبھی ما بغرض تاکید لگا دیتے ہیں۔ مثلاً اَیْنَمَا، کَیْفَمَا، حَیْثُمَا وغیرہ۔ مَنْ اور اَنّٰی کے بعد مَا مؤکدہ نہیں لگتا۔ اِنْ مَا اور مَا مَا بدل کر اِمَّا اور مَهْمَا ہو جاتے ہیں۔ باقی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔

مشق نمبر ۱۸

(۱) لَمْ يَكْتُبْ اِلٰى اَخِيْهِ. (۲) هُمَا لَمْ يَدْخُلاَ دَارِى الْيَوْمَ. (۳) لَمْ تَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ. (۴) لَمْ تَذْهَبْنَ اِلَى الْبُسْتَانِ. (۵) لَمْ اَقْبِضْ عَلَى اللِّصِّ. (۶) لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ. (۷) لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِى قُلُوْبِكُمْ. (۸) لَمَّا يُحْصَدِ الزَّرْعُ. (۹) لَمَّا تَحْفَظِىْ دَرْسَكِ. (۱۰) لَمَّا تَسْمَعَا كَلَامَ اللّٰهِ. (۱۱) لِيَقْرَءَ اُدْرُوْسَهُمَا. (۱۲) لِنَرْحَمْ عَلَى الضُّعَفَاءِ. (۱۳) لِيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ. (۱۴) لِيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ لِيَجْلِسُوْا مَعَ اُسْتَاذِهِمْ. (۱۵) وَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً. (۱۶) لَا تَاْكُلْ وَاَنْتَ شَبْعَانُ. (۱۷) لَا تَشْرِبَا الْمَاءَ الْبَارِدَ. (۱۸) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ. (۱۹) لَا تَحْزَنِى. (۲۰) لَا تَضْرِبْنَ اَوْلَادَكُنَّ. (۲۱) اِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ. (۲۲) مَنْ يَتْعَبْ فِى صِغَرِهٖ يَفْرَحْ فِى كِبَرِهٖ. (۲۳) مَا تَفْعَلْ شَرّاً تَنْدَمْ عَلَيْهِ. (۲۴) اَيْنَ تَذْهَبْ اَصْحَبْكَ. (۲۵) اَنّٰى يَنْزِلْ ذُوالْعِلْمِ يُسْمَعْ.

استعمالاتِ مضارع ثقیل و اثقل:۔

مضارع کی یہ شکلیں فعل کے معنی میں تاکید پیدا کر دیتی ہیں۔ اثقل میں ثقیل کی نسبت زیادہ زور ہوتا ہے۔ مضارع کی ان شکلوں سے پہلے درج ذیل الفاظ میں سے کسی نہ کسی لفظ کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔لَ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (وہ ضرور کرے گا)

۲۔لاَ مثلاً لاَ يَفْعَلَنَّ (وہ ہرگز نہ کرے گا)

۳۔الفاظ استفہام مثلاً هَلْ تَذْهَبَنَّ (کیا تو ضرور جائے گا)

۴۔لَيْتَ زَيْداً مثلاً لَيْتَ يَفْعَلَنَّ (کاش وہ ضرور کرتا)

۵۔مَا جو عموماً الفاظ شرط کے بعد اور کبھی رُبَّ کے بعد بھی آتا ہے۔مثلاً اِمَّا تَذْهَبَنَّ اِلٰى زَيْدٍ (اگر تو کبھی زید کے ہاں جائے) اِمَّا اصل میں اِنْ مَا ہے۔

مذکورہ مثالوں میں مضارع اثقل استعمال کیا گیا ہے لیکن مضارع ثقیل کے استعمالات بھی یہی ہیں۔

مشق نمبر ۱۹

(۱) لَيَذْهَبَنَّ الْاَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. (۲) لَيَضْرِبَنْ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ. (۳) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. (۴) لَتُبْلَوُنَّ فِي اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. (۵) لاَ تَلْعَبِنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ. (۶) لاَ تَصْنَعَنَّ مَعْرُوْفًا فِي غَيْرِ اَهْلِهِ. (۷) هَلْ تَشْرَبَانِّ الْقَهْوَةَ. (۸) هَلْ تَسْأَلْنَانِّ عَنْ اَعْمَالِكُنَّ. (۹) لَيْتَكُمَا تَسْمَعَانِّ كَلَامِي. (۱۰) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا.

۳۔امر

سادہ امر مضارع اخف سے علامت مضارع ہٹا دینے سے بن جاتا ہے۔اس طرح بننے والا لفظ اگر ساکن الاول ہو تو اسے پڑھنے کے لیے پہلے ہمزہ وصل بڑھا دیتے ہیں۔جب امر مضموم العین ہو تو ہمزہ وصل مضموم ہوتا ہے۔ورنہ مکسور مثلاً يَضْرِبُ سے اِضْرِبْ، يَسْمَعُ سے اِسْمَعْ اور يَكْتُبُ سے اُكْتُبْ۔

تاکید کے معنی پیدا کرنے کے لیے مضارع ثقیل یا اثقل سے علامت مضارع ہٹا کر بھی امر بنا

لیا جاتا ہے۔مثلاً تَفْعَلَنَّ سے اِفْعَلَنَّ یا تَفْعَلَنْ سے اِفْعَلَنْ۔

امر میں صرف حاضر کا صیغہ ہوتا ہے۔غائب اور متکلم کے لیے امر کا مفہوم، مضارع اخف پر 'لِ' کے اضافہ سے پیدا کیا جاتا ہے، جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

امر کی گردانیں حسب ذیل ہیں:

گردان امر سادہ

	مذکر	مؤنث
واحد	اِفْعَلْ	اِفْعَلِي
تثنیٰ	اِفْعَلَا	اِفْعَلَا
جمع	اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ

گردان امر ثقیل

مذکر	مؤنث
اِفْعَلَنَّ	اِفْعَلِنَّ
اِفْعَلَانِّ	اِفْعَلَانِّ
اِفْعَلُنَّ	اِفْعَلْنَانِّ

مشق نمبر ۲۰

(۱)اُشْكُرْ لِلّٰهِ. (۲)رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا. (۳)يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا. (۴)اُعْبُدُوا اللّٰهَ. (۵)اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ. (۶)اِقْطِفْنَ الْاَزْهَارَ. (۷)اِحْفَظِيْ دَرْسَكِ. (۸)اِفْتَحَانُوَا فِذَالْحُجْرَةِ. (۹)اُخْرُجَنَّ اِلَى الْحُقُولِ اُكْتُبَنَّ رِسَالَةً اِلَى اُمِّكِ. (۱۰)اُنْصُرُنَّ الْمَظْلُوْمَ. (۱۱)اِصْبِرَانِّ عَلَى شَدَائِدِ السَّفَرِ. (۱۲)اُطْلُبَانِّ مَرْضَاةَ اللّٰهِ. (۱۳)اِشْرِبْنَانِّ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِي الصَّيْفِ.

(۱) کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔(۲) درس کے وقت کے بعد کھیل۔(۳) تم دونوں گھر کا دروازہ کھولو۔(۴) تم عورتیں میری یہ قمیض لے کر جاؤ۔(۵) اپنی لاٹھی سے پتھر کو مار۔(۶) اس گاؤں میں سکونت اختیار کرو۔(۷) زینب! میری بات سن اور بھلے کام کر۔(۸) فاطمہ! تو اپنی بہن کے ساتھ ضرور کھیل۔(۹) تم سب ضرور خدا کا شکر کرو۔(۱۰) تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔

۴۔ذو الفعل

اوپر تقسیم فعل کی فصل میں بیان ہو چکا ہے کہ ذوالفعل یعنی وہ ذات جس کی طرف فعل منسوب کیا جاتا ہے، معروف بھی ہوسکتا ہے اور مجہول بھی۔ ثلاثی مجرد میں تمام ابواب فعل کے لیے ذوالفعل کا ایک ہی وزن فَاعِل" ہے۔ جیسے ضَارِب" (مارنے والا) سَارِق" (چور) اٰکِل" (کھانے والا)۔ ذوالفعل مجہول مَفعُول" کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے مَضرُوب" (مارا ہوا) مَسرُوق" (چرایا ہوا) مَاْکُول" (کھایا ہوا)۔ عدد اور تذکیر و تانیث کے اعتبار سے ان اوزان کی شکلیں مندرجہ ذیل ہوں گی:

	ذوالفعل معروف		ذوالفعل مجہول	
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
واحد	فَاعِل"	فَاعِلَة"	مَفعُول"	مَفعُولَة"
مثنیٰ	فَاعِلَانِ	فَاعِلَتَانِ	مَفعُولَانِ	مَفعُولَتَانِ
جمع	فَاعِلُونَ	فَاعِلَات"	مَفعُولُونَ	مَفعُولَات"

اعراب کے اختلاف سے ان شکلوں میں جو تبدیلی ہوتی ہے وہ اسم کے مباحث میں بیان ہو چکی ہے۔

۵۔اسم الفعل (یا مصدر)

ثلاثی مجرد کے مصادر بہت سے ہیں اور تمام کے تمام سماعی ہیں۔ اس لیے ان کو کسی قاعدے کے تحت لانا مشکل ہے۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

ا۔ساکن العین:۔

فِعْل" مثلاً۔فَهم"، عِلم"، شُغل"

فِعْلَة" مثلاً رَحمَة"، خِدمَة"، قُدرَة"

فَعُلیٰ	مثلاً دَعویٰ، ذِکریٰ، بُشریٰ
فَعُلان"	مثلاً طَیرَان"، حِرمَان"

۲۔مفتوح العین:۔

فَعَل"	مثلاً طَلَب"، صِغر"، ھُدَیٰ
فُعَال"	مثلاً ذَھاب"، إبَاء"، سُؤال"
فَعَلَۃ"	مثلاً غَلَبَۃ"
فُعَالَۃ"	مثلاً رَوایَۃ"، دِرَایَۃ"، بُغَایَۃ"
فَعَلان	مثلاً خفقانِ

۳۔مکسورالعین:۔

فَعِل"	مثلاً کَذِب"
فَعِلَۃ"	مثلاً سَرِقۃ"
فَعِیل"	مثلاً زَنِیر"

۴۔مضموم العین:۔

فُعُل"	مثلاً سُخُط"
فُعُول"	مثلاً دُخُول"
فُعُولَۃ"	مثلاً صُعُوبَۃ"

فَعُوْل" مثلاًوَضُوْء"

۵۔مصدر میمی:۔

مَفْعَل مثلاًمَدْخَل، مَرْجِع

مَفْعِلَة" مثلاًمَسْغَبَة"، مَحْمِدَة"

بعض اوزان خاص معانی پر دلالت بھی کرتے ہیں۔مثلاً

۱۔فِعَالَة"۔ پیشے کے معنی دیتا ہے۔مثلاًتِجَارَة"، زِرَاعَة"، خِيَاطَة" (سینا)

۲۔فُعَال"۔ امراض کے معنی دیتا ہے۔زُکَام، صُدَاع (دردسر)رُعَاف (نکسیر)

۳۔فَعَلَان"۔ میں اضطراب کے معنی ہیں۔مثلاًخَفَقَان، جَوَلَان (دوڑنا)

۴۔فُعْلَة"۔ رنگوں کے لیے آتا ہے۔مثلاًحُمْرَة"، خُضْرَة"۔

۵۔فُعَال" اورفَعِيْل" آوازوں کے لیے آتے ہیں۔مثلاًنُبَاح (بھونکنا)خُوَار" (ڈکرانا)زَئِيْر" (دھاڑنا)هَدِيْر" (غڑغوں کرنا)۔

۶۔فَعْلَة"کسی کام کے ایک مرتبہ ہونے کوظاہر کرتا ہے۔مثلاًضَرْبَة" (ایک دفعہ مارنا) اسے اسم مرۃ بھی کہتے ہیں۔

۷۔فِعْلَة"کسی کام کے کرنے کی نوعیت کو بیان کرتا ہے۔مثلاًجِلْسَة (بیٹھنے کا طریقہ) اسے اسم نوع بھی کہتے ہیں۔

۸۔تَفْعَال" اورفِعِّيْلٰى مصدر میں مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔مثلاًتَجْوَال" (زیادہ دوڑنا)دِلِّيْلٰى (زیادہ رہنمائی کرنا)

کبھی اسم فاعل یا اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا ہے۔مثلاًبَاقِيَة (بقا)كَاذِبَة (جھوٹ)مَيْسُور (یسر)فعل کے ہر مادے سے مصدر کے اوزان عموماً ایک دو اور کبھی اس سے زیادہ بھی آتے ہیں لیکن سب اوزان کسی مادے سے نہیں آتے۔

۶۔ صفت

صفت (جسے کبھی صفت مشبہ بھی کہا جاتا ہے) کے اوزان بھی سماعی ہیں۔ مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

فَعُل" مثلاً صَعُب" مشکل صِفر" خالی
فَعِل" مثلاً حَسَن" اچھا فَرِح" خوش
فُعَال" مثلاً جَبَان" بزدل شُجَاع" دلیر
فَعِيْل" مثلاً كَرِيْم"

یہ وزن جب فاعل کے معنی میں ہو تو کبھی کبھی مونث کے لیے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعُوْل" مثلاً غَفُوْر" یہ وزن جب مفعول کے معنی میں ہو تو کبھی کبھی مونث کے لیے ۃ لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فَعْلَانُ مثلاً عَطْشَانُ (پیاسا) غَضْبَانُ (غصے میں) اس کی مونث فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے۔ یہ وزن عارضی صفتوں کے لیے آتا ہے۔

اَفْعَلُ یہ وزن رنگ، عیب یا حلیہ کے بیان کے لیے آتا ہے۔ اس کی مونث فَعْلَاء کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً اَسْوَدُ (کالا) اَعْرَجُ (لنگڑا) اَعْيَنُ (فراخ چشم) ان کی مونث علی الترتیب سَوْدَاء، عَرْجَاء اور عَيْنَاء ہوگی۔

۷۔ مفضل

اسے افعل التفضیل بھی کہتے ہیں۔ اس کا وزن مذکر میں اَفْعَلُ مثلاً اَكْبَرُ اَصْغَرُ وغیرہ اور مونث میں فُعْلٰی مثلاً كُبْرٰی، صُغْرٰی وغیرہ آتا ہے۔ مختلف شکلیں جب حسب ذیل ہیں:

صیغہ	مذکر	مونث
واحد	اَفْعَلُ	فُعْلٰی
مثنی	اَفْعَلَان	فُعْلَيَان

جمع	اَفْعَلُوْن	فُعْلَيَات"
	اَفَاعِلُ	فُعَل"

رنگ، عیب اور حلیے کے معنی والے مادے سے مفضل نہیں آتا۔ ایسے لفظوں سے اگر مفضل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو اَشَدَّ مِنْ یا اَکْثَرُ مِنْ لگا کر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً اَشَدُّ سَوَادًا مِنْ فُلَانٍ

۸۔ مبالغہ

مبالغہ کے مشہور اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔ فُعَّال — مثلاً عَلَّام، جَبَّار، قَهَّار، كُبَّار

۲۔ فَعَّالَة — مثلاً عَلَّامَة، فَهَّامَة

۳۔ فِعِّيل — مثلاً صِدِّيق، شِرِّير

۴۔ فَاعُوْل — مثلاً فَارُوْق، طَاغُوْت

۵۔ فُعَلَة — مثلاً ضُحَكَة، حُطَمَة

۶۔ مِفْعَل — مثلاً مِنْعَم، مِحْرَب

۷۔ مِفْعَال — مثلاً مِفْضَال، مِكْسَال

۸۔ مِفْعِيل — مثلاً مِسْكِيْن

۹۔ ظرف

ظرف مکان و زمان کے تین وزن ہیں:

۱۔ مَفْعَل" — مثلاً مَكْتَب"، مَسْمَع"

۲۔ مَفْعِل" — مثلاً مَسْجِد"، مَجْلِس"، مَنْزِل"

۳۔ مُفْعُل" — مثلاً مُكْحُل"

۴۔ مَفْعَلَة" — مثلاً مَدْرَسَة"، مَأْبَلَة (اونٹوں کی جگہ)

مَسْبَعَة" (درندوں کی جگہ)

۱۰۔آلہ

آلہ کے اوزان حسب ذیل ہیں:

۱۔مِفْعَل" مثلاً مِسْطَر"، مِخْيَط" (سوئی)

۲۔مِفْعَلَة" مثلاً مِرْوَحَة" (پنکھا) مِكْنَسَة" (جھاڑو)

۳۔مِفْعَال" مثلاً مِقْرَاض" (قینچی) مِفْتَاح" (چابی)

مشق نمبر ۲۱

(۱)سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. (۲)إِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَة". (۳)اَلْحِلْمُ سَجِيَّة" فَاضِلَة". (۴)اَلْإِنْسَانُ اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَاتِ. (۵)اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ. (۶)اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ. (۷)اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ. (۸)اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. (۹)اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ. (۱۰)اَللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. (۱۱)اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ. (۱۲)اَلدُّنْيَا دَارُ الْغُرُوْرِ. (۱۳)اَلصَّمْتُ زِيْنَةُ الْعَالِمِ وَسَتْرُ الْجَاهِلِ. (۱۴)صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْن". (۱۵)أُمُّكَ اَشْفَقُ النَّاسِ عَلَيْكَ. (۱۶)اَنَا عَطْشَانُ وَعَلَيَّ ثَوْب" خَشِن". (۱۷)اَلْجُنْدِيُّ شُجَاع" وَالْوَلَدُ شِرِّيْر". (۱۸)اَللّٰهُ قُدُّوْس" وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. (۱۹)مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاح". (۲۰)مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ نُقْطَة" فِي وَسْطِهَا. (۲۱)اَلطَّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ. (۲۲)لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. (۲۳)سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ.

ابواب ثلاثی مزید

ثلاثی مزید کے ابواب بارہ ہیں۔ان کا صیغہ ماضی ثلاثی مجرد کی ماضی کے ابتدا یا وسط میں ایک یا دو حرف زائد لگانے سے بنتا ہے۔ذیل میں ان کے صیغہ ماضی کی علامات اور ابواب کے نام دیتے ہوئے ہیں:

ا۔وہ ابواب جو متحرک الاول ہیں اور ایک حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں۔

۱۔اَفْعَلَ (باب اِفْعَال) اس کی علامت فا کلمہ ساکن اور اس سے قبل ہمزہ مفتوح ہے۔

۲۔فَعَّلَ (باب تَفْعِیْل) اس کی علامت عین کلمہ مشدد ہونا ہے۔

۳۔فَاعَلَ (باب مُفَاعَلَه) اس کی علامت فا کلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہے۔

ب۔وہ ابواب جو متحرک الاول ہیں اور دو حرف زائد بڑھانے سے بنتے ہیں۔

۱۔تَفَعَّلَ (بات تَفَعُّل) اس میں عین کلمہ مشدد اور فا کلمہ سے قبل ت ہوتی ہے۔

۲۔تَفَاعَلَ (باب تَفَاعُل) اس میں فا کلمہ سے قبل ت اور فا کلمہ اور عین کلمہ کے درمیان الف ہوتا ہے۔

ج۔وہ ابواب جو ساکن الاول[۱] ہیں اور ان میں ایک حرف زائد ہے:

۱۔اِنْفَعَلَ (باب اِنْفِعَال) اس کی علامت فا کلمہ سے قبل نون ساکن ہے۔

۲۔اِفْتَعَلَ (باب اِفْتِعَال) اس کی علامت فا کلمہ ساکن اور عین کلمہ سے قبل ت ہے۔

۳۔اِفْعَلَّ (باب اِفْعِلَال) اس میں فا کلمہ ساکن اور لام کلمہ مشدد ہوتا ہے۔

د۔وہ ابواب جو ساکن الاول ہیں اور ان میں دو حرف زائد ہیں:

۱۔اِسْتَفْعَلَ (باب اِسْتِفْعَال) اس میں فا کلمہ سے قبل س ساکن اور ت لگتی ہے۔

۲۔اِفْعَوْعَلَ (باب اِفْعِیْعَال) اس میں عین کلمہ کے بعد واؤ اور عین کلمہ آتا ہے۔

---

۱ مثالوں میں الفاظ کے شروع میں ہمزہ وصل لگایا گیا ہے۔استعمال میں اس کو پڑھنے کی نوبت کم ہی آتی ہے۔

۳۔ اِفْعَوَّلَ (باب اِفْعِوَّال) اس میں عین کلمہ کے بعد واوٗ مشدد ہے۔

۴۔ اِفْعَالَّ (باب اِفْعِیْلَال) اس میں لام کلمہ مشدد اور اس سے قبل الف ہے۔

ان بارہ ابواب میں سے پہلے نو ابواب کثرت سے استعمال ہوتے ہیں۔ آخری تین ابواب کے الفاظ سے بہت کم واسطہ پڑتا ہے۔

مشتقات ثلاثی مزید

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ ثلاثی مزید کے پانچ مشتقات ہیں یعنی ماضی، مضارع، امر، ذوالفعل اور اسم الفعل۔ ان کے بنانے کے قواعد اور اوزان حسب ذیل ہیں:

ماضی:۔

تمام ابواب کا ماضی معروف کا پہلا صیغہ اوپر کی فصل میں لکھ دیا گیا ہے۔ گردان کا اسلوب وہی ہے جو ثلاثی مجرد میں گزر چکا ہے، البتہ باب کی علامت کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اَفْعَلَ، اَفْعَلَتْ، اَفْعَلْتَ، اَفْعَلْتِ، اَفْعَلْتُ، اَفْعَلَا، اَفْعَلَتَا...... کے وزن پر۔ فَعَّلَ سے فَعَّلَ، فَعَّلَتْ، فَعَّلْتَ، فَعَّلْتِ، فَعَّلْتُ...... اور تَفَاعَلَ سے تَفَاعَلَ، تَفَاعَلَتْ، تَفَاعَلْتَ، تَفَاعَلْتِ، تَفَاعَلْتُ کے وزن پر گردان ہوگی۔ علیٰ ہذا القیاس۔

مجہول بنانے کے لیے ماضی معروف کے پہلے صیغے میں ماقبل آخر کو زیر اور پھر اس کے ماقبل کی ہر حرکت کو پیش دیتے ہیں۔ مثلاً اَفْعَلَ سے اُفْعِلَ، تَفَعَّلَ سے تُفُعِّلَ، فَاعَلَ سے فُوْعِلَ وغیرہ۔

ماضی کے استعمالات وہی ہیں جو اوپر ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکے۔

مضارع:۔

ماضی معروف کے پہلے صیغے سے قبل علامت مضارع لگا کر اسے پہلے تین ابواب میں ضمہ دیتے ہیں اور باقی ابواب میں فتحہ، نیز عین کلمہ کو بات تفعل اور تفاعل میں فتحہ دیتے ہیں اور باقی

ابواب میں کسرہ۔ مثلاً اَفْعَلَ سے یُاَفْعِلُ (جو بدل کر یُفْعِلُ ہو جاتا ہے) فَعَّلَ سے یُفَعِّلُ، تَفَعَّلَ سے یَتَفَعَّلُ، تَفَاعَلَ سے یَتَفَاعَلُ، اِنْفَعَلَ سے یَنْفَعِلُ وغیرہ۔

مضارع مجہول بنانے کے لیے علامت مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کی ہر حرکت کو فتحہ کر دیتے ہیں مثلاً یُفْعِلُ سے یُفْعَلُ، یُفَعِّلُ سے یُفَعَّلُ، یَتَفَعَّلُ سے یُتَفَعَّلُ وغیرہ۔

مضارع کی قسمیں خفیف، اخف، ثقیل اور اثقل اسی طرح ہوتی ہیں جیسے اوپر بیان ہوئیں۔ استعمالات مضارع میں بھی کوئی فرق نہیں۔ گردانوں کا انداز وہی ہے جو ثلاثی مجرد کے تحت بیان ہو چکا۔ مثلاً یُفْعِلُ، تُفْعِلُ، تُفْعِلِیْنَ، اُفْعِلُ...... یُفَعِّلُ، تُفَعِّلُ، تُفَعِّلِیْنَ، اُفَعِّلُ...... یُفَاعِلُ، تُفَاعِلُ، تُفَاعِلِیْنَ، اُفَاعِلُ وغیرہ۔

امر:۔

امر حسب سابق مضارع اخف کے حاضر کے صیغوں سے علامت مضارع دور کرنے سے بنتا ہے۔ مثلاً تُافْعِلُ (تُفْعِلُ) سے اَفْعِلْ، تُفَعِّلُ سے فَعِّلْ، تُفَاعِلُ سے فَاعِلْ وغیرہ۔

ذوالفعل:۔

مضارع کے پہلے صیغے میں علامت مضارع کو ہٹا کر میم مضموم (مُ) لگائی جاتی ہے۔ پھر ماقبل آخر کو ذوالفعل معروف کے لیے کسرہ اور مجہول کے لیے فتحہ دیتے ہیں۔ مثلاً یُفْعِلُ سے مُفْعِل" معروف اور مُفْعَل" مجہول ہے۔ یُفَعِّلُ سے مُفَعِّل" معروف اور مُفَعَّل" مجہول ہے۔

اسم الفعل:۔

اوپر ابواب کے جو نام بیان ہوتے ہیں، وہی ان کے اسم الفعل کے اوزان ہیں۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ باب تفعیل کا اسم الفعل تَفْعِیْل" کے وزن پر بھی آتا ہے اور تَفْعِلَة" کے وزن پر بھی۔ نیز باب مفاعلہ کے اسم الفعل کے وزن بھی دو ہیں مُفَاعَلَة" اور فِعَال"۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے، ثلاثی مجرد اور مزید کی گردانوں کے اسلوب میں کوئی فرق نہیں۔ صرف مزید کے ابواب کی علامات کا لحاظ رکھتے ہوئے گردان مجرد کے طریق پر کی جا سکتی

ہے۔اس لیے یہاں ان سب ابواب کی تفصیلی گردانیں لکھنے کی ضرورت نہیں۔صرف ماضی، مضارع اور امر کے پہلے صیغہ اور ذوالفعل اور اسم الفعل پر مشتمل ایک مختصر گردان یاد کر لینی چاہیے اور بوقت ضرورت اس سے مکمل گردانیں وضع کر لی جائیں۔جو ابواب صرف لازم آتے ہیں، ان کے مجہول نہیں دیئے گئے:

	معروف			مجہول				
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
افعال	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	مُفْعِلٌ	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ
تفعیل	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ، تَفْعِلَةٌ
مفاعلہ	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعِلٌ	فُوعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	فِعَالٌ، مُفَاعَلَةٌ
تفعّل	تَفَعَّلَ	يَنْفَعَلُ	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ
تفاعل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ
انفعال	إِنْفَعَلَ	يَتَفَعَّلُ	مُنْفَعِلٌ	-	-	-	إِنْفَعِلْ	إِنْفِعَالٌ
افتعال	إِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	مُفْتَعِلٌ	أُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	إِفْتَعِلْ	إِفْتِعَالٌ
افعلال	إِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	مُفْعَلٌّ	-	-	-	إِفْعَلِلْ	إِفْعِلَالٌ
استفعال	إِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	مُسْتَفْعِلٌ	أُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	إِسْتَفْعِلْ	إِسْتِفْعَالٌ
افعیعال	إِفْعَوْعَلَ	يَفْعَوْعِلُ	مُفْعَوْعِلٌ	-	-	-	إِفْعَوْعَلْ	إِفْعِيْعَالٌ
افعوّال	إِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	مُفْعَوِّلٌ	-	-	-	إِفْعَوِّلْ	إِفْعِوَّالٌ
افعیلال	إِفْعَالَّ	يَفْعَالُّ	مُفْعَالٌّ	-	-	-	إِفْعَالِلْ	إِفْعِيْلَالٌ

مشق نمبر ۲۲

(۱)هُوَالَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَه' بِالْهُدیٰ. (۲)اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ. (۳)لَاتُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذیٰ. (۴)لَایُلْدَغُ الْمُوْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ. (۵)اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ.

(۶)اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ.

(۷)اِنِّی مُرْسِلَةٌ بِهَدِیَّةٍ فَنَاظِرَةٌ' بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ.

(۸)اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ. (۹)یُسَبِّحُ لَه' السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ.

(۱۰)رَبِّ یَسِّرْ، وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ. (۱۱)لَا اُكَلِّمُ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا. (۱۲)لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِی اٰدَمَ وَ فَضَّلْنَا هُمْ عَلیٰ كَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلاً. (۱۳)لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ. (۱۴)اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.

(۱۵)جَادِلْهُمْ بِالَّتِی هِیَ اَحْسَنُ. (۱۶)حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ.

(۱۷)قِتَال" فِیْهِ كَبِیْر". (۱۸)لَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.

(۱۹)لَیْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَایَنَةِ. (۲۰)اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ یُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ. (۲۱)سَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْراً. (۲۲)اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ.

(۲۳)تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ. (۲۴) تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ.

(۲۵)اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ. (۲۶)تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ. (۲۷)اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ. (۲۸)اِعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ. (۲۹)اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا. (۳۰)هٰذَا فَوْج" مُقْتَحِم" مَعَكُمْ.

(۳۱)اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ یَتَغَامَزُوْنَ. (۳۲)اِنِّی مَغْلُوْب" فَانْتَصِرْ.

(۳۳)تَبَارَکَ اسْمُ رَبِّکَ. (۳۴)یَتَنَازَعُوْنَ فِیْهَا کَأْساً. (۳۵)اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَالْکَوَاکِبُ انْتَثَرَتْ. (۳۶)اِنْبَعَثَ اَشْقٰهَا.
(۳۷)فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ. (۳۸)سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَنْقَلِبُوْنَ. (۳۹)یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.
(۴۰)تُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً.
(۴۱)هُمُ الْیَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ. (۴۲)اِنْطَلَقَا حَتّٰی اِذَا اَتَیَا اَهْلَ قَرْیَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا. (۴۳)اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لاَ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ. (۴۴)اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ کُمُ الْفَتْحُ. (۴۵)لِیَسْتَعْفِفِ الَّذِیْنَ لاَ یَجِدُوْنَ نِکَاحاً. (۴۶)لَمَّا رَاَوْهُ عَارِضاً مُسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا. (۴۷)لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِکَ.
(۴۸)سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَیْثُ لاَ یَعْلَمُوْنَ.
(۴۹)اِخْشَوْشَنَ الثَّوْبُ. (۵۰)سَوْفَ تَحْدَوْدِبُ هٰذِهِ الْعَجُوْزُ.
(۵۱)اِجْلَوَّذَ الرَّجُلُ. (۵۲)اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرُ. (۵۳)اِبْهَارَّ اللَّیْلُ.
(۵۴)هُوَ یَحْمَارُّ تَارَةً وَیَصْفَارُّ اُخْرٰی فِیْهَا جَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ.

مشتقات رباعی مجرد و مزید

رباعی مجرد و مزید کے مشتقات وہی ہیں جو ثلاثی مزید کے ہیں۔ان کے بنانے کا طریقہ بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔اس لیے یہاں صرف ان کی مختصر گردان لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔رباعی مزید کے تینوں ابواب صرف لازم آتے ہیں، اس لیے ان کا مجہول نہیں۔

	معروف			مجہول				
باب	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	اسم الفعل
فعلال	فَعْلَلَ	يُفَعْلِلُ	مُفَعْلِلٌ	فُعْلِلَ	يُفَعْلَلُ	مُفَعْلَلٌ	فَعْلِلْ	فَعْلَلَةٌ، فِعْلَالٌ
تفعلل	تَفَعْلَلَ	يَتَفَعْلَلُ	مُتَفَعْلِلٌ	-	-	-	تَفَعْلَلْ	تَفَعْلُلٌ
افعنلال	اِفْعَنْلَلَ	يَفْعَنْلِلُ	مُفْعَنْلِلٌ	-	-	-	اِفْعَنْلِلْ	اِفْعِنْلَالٌ
افعلال	اِفْعَلَلَّ	يَفْعَلِلُّ	مُفْعَلِلٌّ	-	-	-	اِفْعَلْلِلْ	اِفْعِلْلَالٌ

مشق نمبر ۲۳

(۱)وَالَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ. (۲)اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ. (۳)اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا. (۴)نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُه‘. (۵)مَاهُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ. (۶)وَحْرَجْتُه‘ فَتَدَحْرَجَ. (۷)تَبَرْقَعَ زَيْد‘‘. (۸)اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (۹)تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. (۱۰)اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. (۱۱)اِعْرَنْكَسَ الشَّعْرُ. (۱۲)اِسْحَنْفَرَ الْخَطِيْبُ.

مبدلاتِ فعل

مشتقات فعلیہ کے اصل اوزان اور ان کی گردانوں کا بیان ہو چکا۔ عام حالات میں فعل انہی صورتوں میں آتا ہے جن کا تقاضا اصل اوزان کرتے ہیں لیکن جب کسی لفظ میں بعض حرف یا حرکت یا سکون اس طرح پر آجاتے ہیں کہ ان کا اصلی وزن ناگوار ہو جاتا ہے تو اصلی وزن میں ذرا تبدیلی کر کے لفظ کو خفیف کر لیا جاتا ہے۔ ایسے الفاظ مبدل کہلاتے ہیں۔

اصول تخفیف:۔

اصل وزن کی ثقالت کے اسباب چونکہ متنوع ہو سکتے ہیں اس لیے مبدلات کے اوزان مخصوص نہیں کیے جا سکتے۔ البتہ الفاظ کی تبدیلیوں پر غور کر کے جن اصول تخفیف کی طرف رہنمائی ملتی ہے وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ فتحہ سب سے خفیف حرکت ہے اور ضمہ سب سے ثقیل۔ فتحہ کی ادائیگی دوسری حرکتوں کی نسبت آسان ہے۔

۲۔ الف، ی، و بالترتیب فتحہ، کسرہ، ضمہ کے موافق ہیں۔ یہ اپنے اوپر حرکت گوارا نہیں کرتے

بلکہ اپنے ماقبل کی حرکت کو موافق چاہتے ہیں۔اس غرض سے کبھی یہ خود متحرک ہونے کے بجائے اپنی حرکت بھی ماقبل کو دے دیتے ہیں۔اس اصول کے تحت ماضی قَوَلَ بدل کر قَالَ اور مضارع یَقْوُلُ بدل کر یَقُوْلُ ہو جاتا ہے۔

۳۔حرف علت۔الف، ی، و۔غیر موافق حرکات کی صورت میں ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔جس کے نتیجے میں دوسرے حروف کی حرکتیں بھی متاثر ہوتی ہیں۔مثلاً ماضی مجہول قُوِلَ بدل کر قِیْلَ اور مضارع یَخْوَفُ بدل کر یَخَافُ ہو جاتا ہے۔

۴۔لفظ کو ثقیل بنانے میں ہمزہ بھی حروف علت کے مشابہ ہے۔

۵۔دو ساکن حروف جمع نہیں ہو سکتے۔اگر حرف علت کے ساتھ کوئی حرف ساکن ہو تو حرف علت کو لفظ سے خارج کر دیا جاتا ہے۔مثلاً یَقُوْلُ سے مضارع اخف یَقُوْلْ آنا چاہیے لیکن اجتماع ساکنین کی وجہ سے یہ بدل کر یَقُلْ ہو جاتا ہے۔

۶۔ایک ہی حرف اگر مکرر آ جائے اور دونوں متحرک ہوں تو لفظ ثقیل ہو جاتا ہے۔یہ ثقالت مکرر ہمزہ کے آنے سے بھی پیدا ہوتی ہے جب ان میں ایک متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔پہلی صورت میں ایک حرکت کو ساکن کر دیتے ہیں مثلاً مَدَدَ سے مَدَّ (مَدْدَ) اور دوسری صورت میں حرکت کو طویل کر دیتے ہیں۔مثلاً أَءْ مَنُ سے آمَنُ۔

اقسام مبدلات:۔

چونکہ تخفیف کی ضرورت حروف علت، ہمزہ اور مکرر حروف کے آنے کے مواقع پر ہوتی ہے اس لیے لفظ کے مادے میں ان اسباب کے پائے جانے کی بنا پر مبدلات کی مندرجہ ذیل قسمیں بن گئی ہیں:

۱۔مثال: اگر مادہ میں فا کلمہ و یا ی ہو مثلاً وصف، یسر۔ پہلا مثال واوی ہے، دوسرا مثال یائی۔

۲۔اجوف: اگر مادہ میں عین کلمہ و یا ی ہو مثلاً قول، بیع۔ پہلا اجوف واوی اور دوسرا اجوب یائی ہے۔

۳۔ناقص: اگر مادہ میں لام کلمہ و یا ی ہو مثلاً لھو، رمی۔ یہ بالترتیب ناقص واوی اور

ناقص یائی کہلاتے ہیں۔

۴۔مہموز: اگر مادہ میں کہیں ہمزہ واقع ہو۔مثلاً أکل، سأل، قرء۔ یہ بالترتیب مہموز الفاء، مہموز العین اور مہموز اللام کہلاتے ہیں۔

۵۔مضاعف: اگر مادہ میں حرف مکرر یا مشابہ یکجا ہو جائیں۔مثلاً مدد، مرر۔ جس لفظ کے مادہ میں کوئی حرف علت پایا جائے اسے مُعْتَل بھی کہتے ہیں۔

مبدلات کی مذکورہ قسمیں کبھی باہم مرکب ہو کر بھی آ جاتی ہیں۔مثلاً وتی مثال بھی ہے اور ناقص بھی اور طوی اجوف ناقص ہے۔اجوف ناقص کبھی مضاعف بھی ہوتا ہے۔مثلاً حتی۔ اسی طرح اور بھی کئی ترکیبیں ممکن ہو سکتی ہیں، مگر تبدیلیوں کے لحاظ سے جو اقسام قابل لحاظ ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔مثال ناقص مثلاً وقی۔ اسے لفیف مفروق بھی کہتے ہیں۔

۲۔اجوف ناقص مثلاً روی۔ اسے لفیف مقرون بھی کہتے ہیں۔

۳۔اجوف ناقص مضاعف مثلاً حیّ، عیّ۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ مبدلات کی بکثرت تبدیلیوں کی وجہ سے گردانوں کا کوئی مخصوص وزن مقرر کرنا ممکن نہیں۔اس وجہ سے یہ بات زیادہ سہل ہے کہ مبدلات کی مذکورہ قسموں میں سے ہر ایک کی نمونے کی گردانیں ذہن نشین کر لی جائیں اور ایک لفظ میں جو سبب ثقالت پایا جائے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے متعلقہ نمونے کی گردان پر اس لفظ کی گردان کو ڈھال لیا جائے۔

مبدلات ثلاثی مجرد

ا۔ مثال

مثال میں ماضی اور مضارع مضموم العین کی گردان اصل وزن پر ہو جاتی ہے، جیسے وَصَفَ، وَصَفَتْ، وَصَفْتِ...... اور یَیْقُظُ، تَیْقُظُ، تَیْقُظِیْنَ، اَیْقُظُ......۔

مثال واوی میں مضارع میں مضارع معروف مکسور العین مبدل ہے اور مضارع مفتوح العین کے وہ الفاظ بھی مبدل ہیں جن کے مادے میں لام کلمہ یا عین کلمہ حروف حلقیہ (یعنی ح، خ، ع، غ، ء، ہ) میں سے کوئی حرف ہوتا ہے۔ مبدل مضارع کی گردان یوں ہو گی۔

	غائب		حاضر		متکلم
	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مشترک
واحد	یَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفُ	تَصِفِیْنَ	اَصِفُ
مثنیٰ	یَصِفَانِ	تَصِفَانِ	تَصِفَانِ	تَصِفَانِ	نَصِفُ
جمع	یَصِفُوْنَ	یَصِفْنَ	تَصِفُوْنَ	تَصِفْنَ	

مضارع خفیف یَصِفَ، تَصِفَ... .. اور مضارع اخف یَصِفْ، تَصِفْ...... اور امر صِفْ، صِفِی ہو گا۔ مفتوح العین میں یہ گردان یَھَبُ، تَھَبُ، تَھَبِیْنَ...... ہو گی۔

مضارع مجہول مبدل نہیں۔ اس کی گردان اصل وزن پر ہوتی ہے۔ مثلاً یُوْصَفُ، تُوْصَفُ......

مثال واوی میں اسم الفعل کے دو وزن ہیں: وَصْفٌ" اور صِفَةٌ"، وَعْدٌ" اور عِدَةٌ" وغیرہ۔

اسم آلہ مِیْعَال" کے وزن پر آتا ہے جیسے وَقْت" سے مِیْقَات"، وَزْن" سے مِیْزَان"۔ مثال یائی مبدل نہیں۔

مشق نمبر ۲۴

(۱)اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ. (۲)اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً. (۳)وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ اَسْلَافِنَا. (۴)رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. (۵)اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. (۶)سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. (۷)زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. (۸)وَضَعَ الْمِيْزَانَ. (۹)ذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِيْنَ. (۱۰)اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى. (۱۱)مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ. (۱۲)لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ.

۲۔اجوف

ماضی:۔

اجوف میں ماضی معروف کی ایک ہی گردان ہے جس کے بعض صیغوں میں فاکلمہ کی ضمہ یا کسرہ کا فرق ہو جاتا ہے:

واحد:	قَالَ	قَالَتْ	قُلْتَ قُلْتِ	قُلْتُ
تثنیہ:	قَالَا	قَالَتَا	قُلْتُمَا قُلْتُمَا	
جمع:	قَالُوْا	قُلْنَ	قُلْتُمْ قُلْتُنَّ	قُلْنَا

جب عین کلمہ ی یا و مکسور ہو جیسے بَيِعَ اور خَوِفَ، تو گردان کے مونث جمع غائب، حاضر اور متکلم کے صیغوں میں فا مکسور ہوتی ہے یعنی بَاعَ بَاعَتْ بِعْتُ...... اور خَافَ خَافَتْ خِفْتَ...... عین کلمہ کے واو مفتوح یا مضموم ہونے کی شکل میں فاکلمہ مضموم ہوتا ہے۔ جیسے قَوَلَ اور طَوُلَ سے قَالَ قَالَتْ قُلْتَ...... اور طَالَ طَالَتْ طُلْتَ......۔

ماضی مجہول میں الف، ی سے بدل جاتا ہے اور گردان صرف ایک ہی وزن پر آتی ہے۔

فِيْلَ فِيْلَتْ فُلْتِ

مضارع وامر:۔

عین کلمہ کی حرکتوں کے لحاظ سے معروف میں تین گردانیں ہو جاتی ہیں۔ ع مفتوح الف سے، ع مکسور ی سے اور ع مضموم و سے بدل جاتا ہے۔ اخف کی گردان میں یہ ا، و، ی اجتماع ساکنین کے باعث ساقط ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ تین گردانوں کے پہلے صیغے یہ ہیں:

عین مفتوح کے لیے۔یَفَالُ (مثلاً یَخَافُ) خفیف یَفَالَ، اخف یَفَلْ، امر فَلْ

عین مکسور کے لیے۔یَفِیْلُ (مثلاً یَبِیْعُ) خفیف یَفِیْلَ، اخف یَفِلْ، امر فِلْ

عین مضموم کے لیے۔یَقُوْلُ (مثلاً یَقُوْلُ) خفیف یَفُوْلَ، اخف یَفُلْ، امر فُلْ

مضارع مجہول کا صرف ایک وزن ہے۔یُفَالُ (مثلاً یُبَاعُ، یُقَالُ) خفیف یُفَالَ، اخف یُفَلْ۔ نمونے کی گردانیں حسب ذیل ہیں:

گردان بروزن یَفَالُ

واحد:	یَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافُ	تَخَافِیْنَ	اَخَافُ
مثنیٰ:	یَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	تَخَافَانِ	
جمع:	یَخَافُوْنَ	یَخَفْنَ	تَخَافُوْنَ	تَخَفْنَ	نَخَافُ

گردان بشکل اخف

واحد:	یَخَفْ	تَخَفْ	تَخَفْ	تَخَافِی	اَخَفْ
مثنیٰ:	یَخَافَا	تَخَافَا	تَخَافَا	تَخَافَا	نَخَفْ
جمع:	یَخَافُوْا	یَخَفْنَ	تَخَافُوْا	تَخَفْنَ	

مضارع اثقل وثقیل کی گردان میں مزید کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً یَخَافَنَّ تَخَافَنَّ تَخَافِنَّ......

امر کی گردان یوں ہے: خَفْ، خَافِيْ، خَافَا، خَافُوْا، خَفْنَ

گردان بروزن يَفِيْلُ

واحد:	يَبِيْعُ	تَبِيْعُ	تَبِيْعُ	تَبِيْعِيْنَ	اَبِيْعُ
تثنیٰ:	يَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ	تَبِيْعَانِ	نَبِيْعُ
جمع:	يَبِيْعُوْنَ	يَبِعْنَ	تَبِيْعُوْنَ	تَبِعْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	يَبِعُ	تَبِعُ	تَبِعُ	تَبِيْعِي	اَبِعُ
تثنیٰ:	يَبِيْعَا	تَبِيْعَا	تَبِيْعَا	تَبِيْعَا	نَبِعُ
جمع:	يَبِيْعُوْا	يَبِعْنَ	تَبِيْعُوْا	تَبِعْنَ	

گردان بروزن يفول

واحد:	يَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلُ	تَقُوْلِيْنَ	اَقُوْلُ
تثنیٰ:	يَقُوْلَانِ	تَقُوْلَان	تَقُوْلَان	تَقُوْلَان	نَقُوْلُ
جمع:	يَقُوْلُوْنَ	يَقُلْنَ	تَقُوْلُوْنَ	تَقُلْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	يَقُلْ	تَقُلْ	تَقُلْ	تَقُوْلِيْ	اَقُلْ
تثنیہ:	يَقُوْلَا	تَقُوْلَا	تَقُوْلَا	تَقُوْلَا	نَقُلْ
جمع:	يَقُوْلُوْا	يَقُلْنَ	تَقُوْلُوْا	تَقُلْنَ	

امر کی گردان یوں ہے: قُلْ، قُوْلِيْ، قُوْلَا، قُوْلُوْا، قُلْنَ

مشتقات اسمیہ:۔

اجوف کے مشتقات میں سے جو مبدل زیادہ اہم ہیں وہ یہ ہیں:

ا۔ ذوالفعل معروف کا وزن فَاعِل "اجوف واوی اور یائی دونوں میں فَائِل" ہوجاتا ہے۔ جیسے خَائِف "، بَائِع"

۲۔ ذوالفعل مجہول کا وزن مَفْعُوْل "واوی میں مَفُوْل" اور یائی میں مَفِيْل" ہوجاتا ہے۔ جیسے مَخُوْف "، مَبِيْع" لیکن یائی میں وزن صحیح بھی مستعمل ہے۔ مثلاً مَدْيُوْن، مَعْيُوْب

۳۔ ظرف کے اوزان میں مَفْعَل" بدل کر مَفَال" اور مَفْعِل" بدل کر مَفِيْل" ہو جاتا ہے۔ جیسے مَزَار" اور مَقِيْل"

۴۔ دیگر کم اہم اوزان یوں بدلیں گے:

فُعْل" یائی میں فِيْل" ہوگا جیسے بِيْض" لیکن واوی میں نہیں بدلے گا مثلاً جُوْف"

فُعْلٰى یائی میں صفت ہونے پر فِيْلٰى میں اور اسم ہونے پر فُوْلٰى میں بدلے گا مثلاً ضِيْزٰى اور طُوْبٰى۔

فِعْلَة" واوی میں فِيْلَة" ہوجائے گا جیسے قِيْمَة"۔

فِعَال" واوی میں فِیَال" ہوگا جیسے قِیَام"، صِیَام"
فَیْعِل" واوی میں فَیِّل" ہوگا جیسے سَیِّد"
اجوف کے چند اوزان مثلاً اَفْعَلُ، مِفْعَل"، مِفْعَال"، فِعَلَة" نہیں بدلتے مثلاً
اَهْوَنُ، اَمْیَلُ، مِقْوَل"، مِعْیَار"، عِوَدَة"۔

مشق نمبر ۲۵

(۱)مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّه‘ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا. (۲)قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ. (۳)كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ. (۴)لاَ يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لاَئِمٍ. (۵)سِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَراً. (۶)اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ. (۷)سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّاماً اٰمِنِيْنَ. (۸)مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْه‘. (۹)لاَ يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلاَ يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلاً اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَل" صَالِح". (۱۰)اٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا. (۱۱)قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِىْ لُمْتُنَّنِىْ فِيْهِ. (۱۲)لاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ. (۱۳)يَا لَيْتَنِىْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا. (۱۴)لاَ تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ. (۱۵)مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ.

۳۔ناقص

ماضی:۔

ناقص میں ماضی معروف کی دو گردانیں ہیں۔ایک وزن فَعَلَ کے لیے اور دوسری اوزان فَعِلَ کے لیے۔
فَعَلَ میں حرف علت الف سے بدل جاتا ہے۔واوی میں الف کو لکھا جاتا ہے لیکن یائی میں

ایسانہیں ہوتا۔دَعَوَ ماضی کی گردان حسب ذیل ہے۔

واحد:	دَعَا	دَعَتْ	دَعَوْتَ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُ
تثنیٰ:	دَعَوَا	دَعَتَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمَا	دَعَوْنَا
جمع:	دَعَوْا	دَعَوْنَ	دَعَوْتُمْ		

یائی میں هَدَیَ ماضی کی گردان اسی انداز سے ہوگی یعنی هَدٰی هَدَتْ هَدَیْتَ هَدَیْتُ هَدَیَا......

دَعَا کی گردان میں جہاں و آتا ہے اس گردان میں وہاں ی آئے گا۔

فَعُلَ اور فَعِلَ ماضی کے اوزان کی گردان اپنے اصل وزن پر ہو جاتی ہے، مثلاً خَشِیَ، خَشِیَتْ، خَشِیْتَ...... یا رَخُوَ، رَخُوَتْ، رَخُوْتَ...... صرف جمع مذکر غائب کا صیغہ مبدل ہے جس میں خَشِیُوْا اور رَخُوُوْا کو خَشُوْا اور رَخُوْا میں بدل دیا جاتا ہے۔

ماضی مجہول فُعِلَ کی گردان خَشِیَ کی طرز پر ہوتی ہے اور واوی کو یائی میں بدل دیا جاتا ہے۔مثلاً دَعَوَ سے دُعِیَ مجہول ہے۔گردان دُعِیَ، دُعِیَتْ، دُعِیْتَ...... کی مانند ہوگی۔

مضارع وامر:۔

اجوف کی طرح ناقص کی بھی تین گردانیں ہیں۔ان کے پہلے صیغے یہ ہیں:

عین مفتوح کے لیے: یَفْعٰی (مثلاً یَخْشٰی) خفیف یَفْعٰی اخف یَفْعَ امر اِفْعَ

عین مکسور کے لیے: یَفْعِیْ (مثلاً یَهْدِیْ) خفیف یَفْعِیْ اخف یَفْعِ امر اِفْعِ

عین مضموم کے لیے: یَفْعُوْ (مثلاً یَدْعُوْ) خفیف یَفْعُوْا اخف یَفْعُ امر اُفْعُ

مضارع مجہول کا صرف ایک ہی وزن ہے۔یُفْعٰی (مثلاً یُهْدٰی، یُدْعٰی) خفیف یُفْعٰی، اخف یُفْعَ

نمونے کی گردانیں ملاحظہ فرمائیں:

گردان بروزن یَفْعٰی

واحد:	یَخْشٰی	تَخْشٰی	تَخْشٰی	تَخْشَیْنَ	اَخْشٰی
مثنیٰ:	یَخْشَیَانِ	تَخْشَیَانِ	تَخْشَیَانِ	تَخْشَیَانِ	نَخْشٰی
جمع:	یَخْشَوْنَ	یَخْشَیْنَ	تَخْشَوْنَ	تَخْشَیْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	یَخْشَ	تَخْشَ	تَخْشَ	تَخْشَیْ	اَخْشَ
مثنیٰ:	یَخْشَیَا	تَخْشَیَا	تَخْشَیَا	تَخْشَیَا	نَخْشَ
جمع:	یَخْشَوْا	یَخْشَیْنَ	تَخْشَوْا	تَخْشَیْنَ	

مضارع اثقل وثقیل میں خاص تبدیلی نہیں ہوتی مثلاً یَخْشَیَنَّ، تَخْشَیَنَّ، تَخْشَیِنَّ......
امر کی گردان یوں ہے: اِخْشَ، اِخْشَیْ، اِخْشَیَا، اِخْشَوْا، اِخْشَیْنَ

گردان بروزن یَفْعِیُ

واحد:	یَهْدِیُ	تَهْدِیُ	تَهْدِیُ	تَهْدِیْنَ	اَهْدِیُ
مثنیٰ:	یَهْدِیَانِ	تَهْدِیَانِ	تَهْدِیَانِ	تَهْدِیَانِ	نَهْدِیُ
جمع:	یَهْدُوْنَ	یَهْدِیْنَ	تَهْدُوْنَ	تَهْدِیْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	یَهْدِ	تَهْدِ	تَهْدِی	تَهْدِی	اَهْدِ

مثنیٰ:	یَهْدِيَا	تَهْدِيَا	تَهْدِيَا	تَهْدِيَا	نَهْدِ
جمع:	يَهْدُوْا	يَهْدِيْنَ	تَهْدُوْ	تَهْدِيْنَ	

اثقل کا وزن یہ ہوگا۔ تَهْدِيَنَّ تَهْدِنَّ اَهْدَيَنَّ

جمع مذکر کے صیغے یَهْدُنَّ، تَهْدُنَّ اور واحد مونث حاضر تَهْدِنَّ ہوں گے اور بقیہ صیغے علی حالہٖ رہیں گے۔

امر کی گردان یہ ہے: اِهْدِ، اِهْدِیْ، اِهْدِيَا، اُهْدُوْا، اِهْدِيْنَ۔

گردان بر وزن یعفو

واحد:	يَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعُوْ	تَدْعِيْنَ	اَدْعُوْ
مثنیٰ:	يَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوَانِ	تَدْعُوْ
جمع:	يَدْعُوْنَ	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	تَدْعُوْنَ	

گردان بشکل اخف

واحد:	يَدْعُ	تَدْعُ	تَدْعُ	تَدْعِیْ	اَدْعُ
مثنیٰ:	يَدْعُوَا	تَدْعُوَا	تَدْعُوَا	تَدْعُوَا	نَدْعُ
جمع:	يَدْعُوْا	يَدْعُوْنَ	تَدْعُوْا	تَدْعُوْنَ	

مضارع اثقل کی گردان میں زیادہ تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً یَدْعُوْنَّ، تَدْعُوْنَّ، تَدْعِنَّ، اَدْعُوَنَّ البتہ جمع مذکر یَدْعُنَّ، تَدْعُنَّ اور واحد مونث حاضر تَدْعِنَّ ہو جائیں گے۔

مضارع مجہول میں چونکہ عین کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اس لیے اس کی صرف ایک گردان یُفْعٰی کے وزن سے یُخْشٰی کے طرز پر ہوتی ہے مثلاً

واحد:	يُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعٰی	تُدْعَيْنَ	اُدْعٰی
مثنیٰ:	يُدْعَيَانِ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيَانِ	تُدْعَيَانِ	نُدْعٰی
جمع:	يُدْعَوْنَ	يُدْعَيْنَ	تُدْعَوْنَ	تُدْعَيْنَ	

امر کی گردان حسب ذیل ہے: اُدْعُ، اُدْعِیْ، اُدْعُوَا، اُدْعُوْا، اُدْعُوْنَ

مشتقات اسمیہ:

۱۔ ناقص واوی و یائی دونوں کا اسم فاعل رفع و جر میں فَاعٍ اور نصب میں فَاعِيًا ہوتا ہے۔ خفیف اعراب کے موقع پر یہ رفع و جر میں فَاعِی" ہوجائے گا۔ مثلاً دَاعٍ، هَادٍ، دَاعِياً، هَادِياً، دَاعِی"، هَادِی"۔

۲۔ اسم مفعول کا وزن واوی میں مَفْعُوّ" اور یائی میں مَفْعِیّ" ہوتا ہے۔ مثلاً مَخْشِیّ"، مَهْدِیّ" اور مَرْجُوّ"، مَدْعُوّ"

۳۔ اَفْعَلُ کا وزن اَفْعٰی میں بدلے گا جیسے اَهْدیٰ، اَبْقیٰ

۴۔ اسم ظرف مَفْعَل" بدل کر مَفْعًی ہوگا مثلاً مَلْهًی، مَرْمًی

۵۔ مَفْعَلَة" بدل کر مَفْعَاةُ ہوگا جیسے مَرْضَاة"

۶۔ اسم آلہ مِفْعَل"، مِفْعَلَة" بدل کر مِفْعًی اور مِفْعَاةٌ ہو جائیں گے۔

مشق نمبر ۲۶

(۱) قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ. (۲) لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْراً. (۳) لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ. (۴) تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ لَهُمْ غُرَفٌ" مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ" مَبْنِيَّةٌ". (۵) فِيْهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ. (۶) لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ. (۷) اِنَّ اَبِيْ يَدْعُوْكَ

لِيَجْزِيَکَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا. (٨)يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ. (٩)لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي. (١٠)لَايَأْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَادُعُوْا. (١١)اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ. (١٢)قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا. (١٣)اِرْجِعِيْ اِلٰى رَبِّکِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً. (١٤)مَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ. (١٥)كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا اِذِ انْبَعَثَ اَشْقٰهَا. (١٦)اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى. (١٧)اِقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا. (١٨)كَفٰى بِرَبِّکَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا.

لفیف

لفیف مفروق میں مثال اور ناقص دونوں کے لحاظ سے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔مثلاً وقــــــی (باب ضـرب یضرب) کو لیجئے۔اس کا ماضی کا صیغہ وقی ہے اس کی گردان ھَدیٰ کے وزن پر یوں ہوگی۔وَقٰــی، وَقَــتْ، وَقَیْــتُ...... مضارع چونکہ مکسورالعین ہے اور یہ مثال واوی ہے اس لیے مضارع میں و حذف ہوجائے گی (دیکھئے بحث مثال صفحہ ۸۸)لہٰذا مضارع کی گردان یَوْقِیُ کے بجائے یَقِیُ سے یَهْدِیُ کے طرز پر ہوگی۔یعنی یَـقِیُ، تَقِیُ، تَقِیْنَ، اَقِــیُ، یَـقِیَانِ...... مضارع اخف یَـقِ، تَـقِ، تَقِیُ، اَقِ...... اورامـرقِ، قِـی، قِیَا، قُــوْا، قِیْنَ، ہوگا۔اسی پر دوسرے تبدیل یافتہ اوزان کو قیاس کر لیجئے۔وقی اور ولی مادوں سے مختصر گردانیں حسب ذیل ہوں گی۔وَقٰـی، یَقِیُ، وَاقٍ، وُقِیَ، یُوْقٰی، مُوْقِیّ‘‘، قِ، وِقَــایَةً۔ ولی (باب حسـب یحسب سے)وَلِـیَ، یَـلِـیُ، وَالٍ، وُلِیَ، یُوْلٰی، مَوْلِیّ‘‘، لِ، وَلْیًا۔

لفیف مقرون(اجوف ناقص)میں صرف ناقص کا خیال رکھا جاتا ہے۔مثلاً طـوی (باب

ضرب یضرب) اور قوی (باب سمع یسمع) کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

طَوٰی، یَطْوِیْ، طَاوٍ، طُوِیَ، یُطْوٰی، مَطْوِیٌّ، اِطْوِ، طَیًّا۔

قَوِیَ، یَقْوٰی، قَوِیٌّ، اِقْوَ، قُوَّۃً۔

قَوِیَ یَقْوٰی کی گردان خَشِیَ یَخْشٰی کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۵،۹۶) اور طَوٰی یَطْوِیْ کی گردان ھَدٰی یَھْدِیْ کے وزن پر (دیکھئے صفحہ ۹۵،۹۶) پر ہوگی۔

مشق نمبر ۲۷

(۱) وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی مَاضَلَّ صَاحِبُکُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُوْحٰی۔ (۲) لِنَجْعَلَھَا لَکُمْ تَذْکِرَۃً وَّتَعِیَھَا اُذُنٌ وَّاعِیَۃٌ۔ (۳) وَقَاھُمْ رَبُّھُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ (۴) مَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَہٗ۔ (۵) سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (۶) قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ (۷) مَا لَھُمْ مِنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّالٍ۔ (۸) اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ۔ (۹) مَا کُنْتَ ثَاوِیًا فِیْ اَھْلِ مَدْیَنَ۔ (۱۰) اِنْ یَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًی لَّھُمْ۔ (۱۱) تِلْکَ بُیُوْتُھُمْ خَاوِیَۃٌ بِمَا ظَلَمُوْا۔ (۱۲) یُغَاثُوْا بِمَاءٍ کَالْمُھْلِ یَشْوِی الْوُجُوْہَ۔ (۱۳) یَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ کَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْکُتُبِ۔ (۱۴) اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ۔ (۱۵) اَلشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ۔ (۱۶) اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ۔ (۱۷) اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰٓی اَحَدٍ۔

۴۔ مہموز

مہموز میں تبدیلیاں کم ہوتی ہیں۔ چند ایک تبدیلیوں کا سبب یہ ہے کہ ہمزہ کے آنے پر وہی عمل جائز ہے جو حروف علت کے آنے پر کیا جاتا ہے۔

ماضی کی گردان صحیح وزن پر ہو جاتی ہے۔ مضارع کی گردانیں بھی صحیح اوزان پر ہوتی ہے۔ البتہ جب صیغہ متکلم کے اول میں ہمزہ متحرکہ وساکنہ جمع ہو جائیں تو ساکن کو ماقبل کی حرکت کے موافق بدل دیا جاتا ہے لہٰذا اَءْ مَنُ کو اٰمَنُ کردیں گے۔ جب ہمزہ ساکنہ سے پہلے کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس صورت میں ہمزہ کو الف میں بدل دینا جائز ہے لیکن ضروری نہیں لہٰذا نَأمَنُ اپنی اصل شکل پر بھی رہ سکتا ہے اور نَامَنُ بھی ہو سکتا ہے۔

امر کی گردان عام قاعدے کے مطابق ہو گی۔ صرف مہموز الفا اور مہموز العین کے بعض الفاظ میں ہمزہ کو حرف علت پر قیاس کرتے ہوئے مثال اور اجوف کے وزن پر امر بنایا گیا ہے۔ مثلاً اَمَرَ یَأْمُرُ سے امر مُرْ، سَأَلَ یَسْأَلُ سے امر سَلْ، اَکَلَ یَأْکُلُ سے امر کُلْ، اَخَذَ یَأْخُذُ سے امر خُذْ وغیرہ۔ مُرْ اور سَلْ کی حالتیں صرف شروع کلام میں استعمال ہوتی ہے۔ کلام کے دوران اُؤْمُرْ اور اِسْأَلْ استعمال ہوتی ہیں۔ امر میں بھی ہمزہ ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے لحاظ سے حرف علت میں بدلنا جائز ہے۔ مثلاً اَدَبَ یَأْدِبُ کے امر کو اِیْدِبْ اور اَدُبَ یَأْدُبُ کے امر کو اُوْدُبْ کردیں گے۔ یہ قاعدہ اسموں میں بھی جاری ہو گا۔

۵۔ مضاعف

مضاعف کی گردانوں میں صرف یہ تبدیلی ہوتی ہے کہ جب دو حرف مشابہ متحرک یکجا ہو جائیں تو پہلے کو ساکن کردیا جاتا ہے۔ مثلاً مَرَرَ، مَرَرَتْ کو مَرَّ، مَرَّتْ اور یَمْرُرُ، تَمْرُرُ، کو یَمُرُّ تَمُرُّ کردیں گے لیکن مَرَرْتُ اسی حالت میں رہے گا، کیونکہ اس میں دوسرا حرف ساکن ہے۔ مَارِرٌ" اور مَمْرَرٌ" کے الفاظ مَارٌّ" اور مَمَرٌّ" بن جائیں گے۔ مَرَّ یَمُرُّ کی پوری گردان یوں ہو گی:

ماضی: مَرَّ، مَرَّتْ، مَرَرْتَ، مَرَرْتِ، مَرَّا، مُرَّتَا، مَرَرْتُمَا، مَرُّوْا، مَرَرْنَ، مَرَرْتُمْ، مَرَرْتُنَّ، مَرَرْنَا.

مضارع: یَمُرُّ، تَمُرُّ، تَمُرِّیْنَ، اَمُرُّ، یَمُرَّانِ، تَمُرَّانِ، یَمُرُّوْنَ، یَمْرُرْنَ، تَمُرُّوْنَ، تَمْرُرْنَ، نَمُرُّ.

امر: مُرَّ، مُرِّیْ، مُرَّا، مُرُّوا، اُمْرُرْنَ.

اجوف ناقص مضاعف

اجوف ناقص مضاعف کے ماضی میں مضاعف کا اور مضارع میں ناقص کا لحاظ ہوتا ہے۔ مثلاً حَیَّ یَحْیٰ میں حَیِیَّ کی گردان مَرَّ کی مانند حَیَّ، حَیَّتْ، حَیِیْتَ...... اور یَحْیٰی کی گردان یَخْشٰی کے وزن پر ہوگی۔

بعض خاص تغیرات

۱۔ رَاٰی یَرْاٰی کے مضارع میں عین کلمہ گر جاتا ہے۔ اس لیے مضارع کی گردان یَرٰی سے ہوتی ہے۔ یعنی یَرٰی، تَرٰی، تَرَیْنَ، اَرٰی، یَرَیَانِ، تَرَیَانِ، یَرَوْنَ، یَرَیْنَ، تَرَوْنَ، تَرَیْنَ، نَرٰی۔

ماضی کی گردان حسب قاعدہ ھَدٰی کے طرز پر ٹھیک ہو جاتی ہے۔

۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کے مضارع اخف کی دو شکلیں ہیں۔ ایک یَکُنْ اور دوسری یَکُ۔ مضارع اخف کے بعد اگر لفظ ساکن الاول ہو تو پہلی شکل استعمال ہوتی ہے، ورنہ دوسری۔

۳۔ لَیْسَ کا عین کلمہ خلاف قیاس نِعْمَ اور بِئْسَ کی طرح ساکن ہو گیا ہے۔ گردان یوں آتی ہے:

لَیْسَ، لَیْسَتْ، لَسْتَ، لَسْتِ، لَسْتُ...... اس کا مضارع نہیں آتا۔

۴۔ مَسِسْتَ اور ظَلِلْتَ کو گردان میں کبھی مَسْتَ اور ظَلْتَ بھی کر دیتے ہیں۔ ظَلَلْتُمْ، ظَلْتُمْ میں بدل جاتا ہے۔

مشق نمبر ۲۸

(۱) لَا یَاْبَ الشُّھَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا. (۲) قُلْ اَرَاَیْتَکُمْ اِنْ اَتٰکُمْ عَذَابُ اللّٰہِ اَوْ اَتَتْکُمُ السَّاعَةُ. (۳) اَوَ لَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ. (۴) خُذْھَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَکَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِھَا. (۵) تَاْکُلُوْنَ التُّرَاثَ اَکْلًا لَّمًّا. (۶) اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا.

(۷)تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَتَبَّ. (۸)مَا كَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ يَّغُلَّ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (۹)اِذَا جَاؤُكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ. (۱۰)جِیْءَ بِالنَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ. (۱۱)رَأَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِنْكُمْ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ. (۱۲)اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ. (۱۳)اِذَا سَأَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ. (۱۴)سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ. (۱۵)كُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ. مَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ. (۱۶)لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِی الْمُلْكِ. (۱۷)لَمْ اَكُ بَغِيًّا. (۱۸)خُذْ مَا اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشَّاكِرِيْنَ. (۱۹)اُنْظُرْ اِلٰی اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا.

مبدلات ثلاثی مزید

ا۔ مثال

مثال میں صرف تین ابواب افعال، افتعال اور استفعال ۔ میں تبدیلی ہوتی ہے۔ باب افعال واوی کا مصدر اِوْعَال'' سے اِيْعَال'' کے وزن پر بدلتا ہے۔ یائی میں ماضی، مضارع اور ذوالفعل بدلتے ہیں۔

باب افتعال واوی اور یائی دونوں میں فاکلمہ کی واو یا ی، افتعال کی ''ت'' سے مدغم ہو جاتی ہے اس لیے دونوں میں گردان اِتَّعَلَ يَتَّعِلُ کے وزن پر ہوتی ہے۔

باب استفعال میں زیادہ تبدیلی نہیں۔ واوی کا مصدر باب افعال کی مانند اِسْتِيْعَال'' ہوتا ہے۔ اور یائی کے مجہول کے اوزان میں تبدیلی ہوتی ہے۔ تمام گردانیں سادہ اوزان پر قیاس کر کے مکمل کی جا سکتی ہیں۔

تینوں ابواب کی مختصر گردانیں حسب ذیل ہیں:

				معروف				مجہول	
باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	وعد	اَوْعَدَ	يُوْعِدُ	مُوْعِدٌ	اُوْعَدَ	يُوْعَدُ	مُوْعَدٌ	اَوْعِدْ	اِيْعَادٌ
-	يقن	اَيْقَنَ	يُوْقِنُ	مُوْقِنٌ	اُوْقِنَ	يُوْقَنُ	مُوْقَنٌ	اَيْقِنْ	اِيْقَانٌ
افتعال	وحد	اِتَّحَدَ	يَتَّحِدُ	مُتَّحِدٌ	اُتُّحِدَ	يُتَّحَدُ	مُتَّحَدٌ	اِتَّحِدْ	اِتِّحَادٌ
-	يسر	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	مُتَّسِرٌ	اُتُّسِرَ	يُتَّسَرُ	مُتَّسَرٌ	اِتَّسِرْ	اِتِّسَارٌ
استفعال	وجب	اِسْتَوْجَبَ	يَسْتَوْجِبُ	مُسْتَوْجِبٌ	اُسْتُوْجِبَ	يُسْتَوْجَبُ	مُسْتَوْجَبٌ	اِسْتَوْجِبْ	اِسْتِيْجَابٌ
-	يقن	اِسْتَيْقَنَ	يَسْتَيْقِنُ	مُسْتَيْقِنٌ	اُسْتُوْقِنَ	يُسْتَيْقَنُ	مُسْتَيْقَنٌ	اِسْتَيْقِنْ	اِسْتِيْقَانٌ

۲۔اجوف

اجوف میں ابواب افعال، انفعال، افتعال، اوراستفعال بدلتے ہیں۔باقی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ان چاروں ابواب میں واوی اوریائی کی گردان ایک جیسی ہوتی ہے۔زیادہ تر تبدیلیاں حروف علت کے ایک دوسرے سے بدل جانے یاحذف ہوجانے کے باعث ہوتی ہیں۔بدلنے والے ابواب کی گردانیں حسب ذیل ہیں:

باب	مادہ	ماضی (معروف)	مضارع (معروف)	ذوالفعل (معروف)	ماضی (مجہول)	مضارع (مجہول)	ذوالفعل (مجہول)	امر	مصدر
افعال	رود	أَرَادَ	يُرِيْدُ	مُرِيْدُ	أُرِيْدَ	يُرَادُ	مُرَادٌ	أَرِدْ	اِرَادَةٌ
انفعال	قود	اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	مُنْقَادٌ	-	-	-	اِنْقَدْ	اِنْقِيَادٌ
افتعال	خير	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	مُخْتَارٌ	أُخْتِيْرَ	يُخْتَارُ	مُخْتَارٌ	اِخْتَرْ	اِخْتِيَارٌ
استفعال	عون	اِسْتَعَانَ	يَسْتَعِيْنُ	مُسْتَعِيْنٌ	أُسْتُعِيْنَ	يُسْتَعَانُ	مُسْتَعَانٌ	اِسْتَعِنْ	اِسْتِعَانَةٌ

بعض مادے ان ابواب میں علی حالہ قائم رہتے ہیں۔ مثلاً اِسْتَحْوَذَ، اِعْتَوَرَ، اِسْتَصْوَبَ۔

چاروں مبدل ابواب میں ماضی معروف کی گردان ثلاثی مجرد کے اجوف ماضی کی مانند۔ ال، ۔ الت، ۔ لتِ ...... کے طرز پر ہوگی۔ مضارع کی گردانیں یَبِیْـــعُ اور یَخَافُ کے طرز پر ہوں گی۔

۳۔ ناقص

ناقص میں واوی مادے بھی یائی میں بدل جاتے ہیں۔ لہذا ہر باب میں گردان ایک ہی ہوتی ہے۔ تمام ابواب کی مختصر گردانیں یہاں لکھی جاتی ہیں جن کو پورے طور پر گردان لینا چاہیے:

معروف — مجہول

باب	مادہ	ماضی	مضارع	ذوالفعل	ماضی	مضارع	ذوالفعل	امر	مصدر
افعال	غنی	اَغنٰی	یُغنِیُ	مُغنٍ	اُغنِیَ	یُغنٰی	مُغنًی	اَغنِ	اِغنَاء"
تفعیل	سمو	سَمّٰی	یُسَمِّیُ	مُسَمٍّ	سُمِّیَ	یُسَمّٰی	مُسَمًّی	سَمِّ	"تَسمِیَۃ"
مفاعلہ	لقی	لَاقٰی	یُلَاقِیُ	مُلَاقٍ	لُوقِیَ	یُلَاقٰی	مُلَاقًی	لَاقِ	لِقَاء" مُلَاقَاۃ"
تفعّل	عدو	تَعَدّٰی	یَتَعَدّٰی	مُتَعَدٍّ	تُعُدِّیَ	یُتَعَدّٰی	مُتَعَدًّی	تَعَدَّ	تَعَدٍّ
تفاعل	لقی	تَلَاقٰی	یَتَلَاقٰی	مُتَلَاقٍ	تُلُوقِیَ	یُتَلَاقٰی	مُتَلَاقًی	تَلَاقَ	تَلَاقٍ
افتعال	بلو	اِبْتَلٰی	یَبْتَلِیُ	مُبْتَلٍ	اُبْتُلِیَ	یُبْتَلٰی	مُبْتَلًی	اِبْتَلِ	اِبْتِلَاء"
انفعال	جلی	اِنْجَلٰی	یَنْجَلِیُ	مُنْجَلٍ	-	-	-	اِنْجَلِ	اِنْجِلَاء"
استفعال	غنی	اِسْتَغْنٰی	یَسْتَغْنِیُ	مُسْتَغْنٍ	اُسْتُغْنِیَ	یُسْتَغْنٰی	مُسْتَغْنًی	اِسْتَغْنِ	اِسْتِغْنَاء"

ان ابواب کے ماضی چونکہ سب مفتوح العین ہیں اس لیے ان کی گردان ھَدٰی کے قیاس پر ہوگی۔ مضارع مفتوح العین اوزان کی گردان یَخْشٰی کے قیاس پر اور مکسور العین اوزان کی گردان یَھْدِی کے قیاس پر ہوگی۔ تبدیلیاں بہت سادہ ہیں۔

۴۔ مہموز

مہموز کی تبدیلی کے قاعدے وہی ہیں جو اوپر بیان ہو چکے یعنی اجتماع ہمزتین میں ہمزہ ثانیہ بدلتا ہے۔ تبدیلیاں زیادہ تر مہموز الفاء میں ہوتی ہیں جیسے باب افعال، افتعال، اور استفعال میں مثال پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً مادہ امن، اخذ اور اذن سے "اٰمَنَ یُوْمِنُ، مُوْمِن"۔ "اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، مُتَّخِذ"۔ "اِسْتَاذَنَ، یَسْتَاذِن، مُسْتَاذِن" وغیرہ۔

مہموز العین اور مہموز اللام کی گردان صحیح حالت پر ہو جاتی ہے۔ مثلاً "بَرَّءَ، یُبَرِّءُ، مُبَرِّء"۔ "تَاَثَّرَ، یَتَاَثَّرُ، مُتَاَثِّر۔ تَفَاءَ لَ، یَتَفَاءَ لُ، مُتَفَاءِ ل"۔ "اٰخَذَ، یُؤَاخِذُ، مُؤَاخِذ"۔ وغیرہ۔

بعض خاص تغیرات

جب مادہ کا فاکلمہ ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ میں سے کوئی حرف ہو تو ابواب تفعل اور تفاعل میں باب کی ت حذف کر کے فاکلمہ کو مشدد کر دیتے ہیں۔ یہ ت تمام مشتقات باب میں حذف رہتی ہے۔ مثلاً تَصَدَّق سے "اِصَّدَّق، یَصَّدَّق، مُصَّدِّق"، "اُصُّدِق، یُصَّدَّق، مُصَّدَّق"، "اِصَّدِّق، اِصَّدُّق"۔

باب افتعال میں یہی عمل فا یا عین کلمہ کے ان حروف پر مشتمل ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔

باب افتعال کا کلمہ اگر ص، ض، ط، ظ میں سے کسی حرف پر مشتمل ہو تو باب کی ت کو 'ط' سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ سے اِضْطِرَابَ، صَنَعَ سے اِصْطِنَاعَ وغیرہ۔

باب افتعال کا فاکلمہ اگر د، ذ یا ز ہو تو ت کو د سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً درک سے ادرک۔ ان تغیرات کو مندرجہ ذیل مثالوں سے سمجھئے۔

باب تفعّل		باب تفاعل		باب افتعال	
اصل	مبدل	اصل	مبدل	اصل	مبدل
تَثَقَّلَ	اِثَّقَّلَ	تَثَاقَلَ	اِثَّاقَلَ	اِقْتَتَلَ	قِتَّلَ (يَقِتِّلَ)
تَدَثَّرَ	اِدَّثَّرَ	تَدَارَكَ	اِدَّارَكَ	اِهْتَدٰى	هِدّٰى (يَهِدِّىْ)
تَذَكَّرَ	اِذَّكَّرَ	تَزَاوَرَ	اِزَّاوَرَ	اِخْتَصَمَ	خِصَّمَ (يَخِصِّمُ)
تَزَمَّلَ	اِزَّمَّلَ	تَسَارَعَ	اِسَّارَعَ	اِسْتَمَعَ	اِسَّمَعَ
اِسَّمَّعَ	تَسَمَّعَ	تَصَاعَدَ	اِصَّاعَدَ	اِذْتَكَرَ	اِذَّكَرَ (يااِدَّكَرَ)
تَصَدَّقَ	اِصَّدَّقَ			اِزْتَوَجَ	اِزْدَوَجَ
تَضَرَّعَ	اِضَّرَّعَ			اِصْتَبَرَ	اِصْطَبَرَ
تَطَهَّرَ	اِطَّهَّرَ			اِظْتَلَمَ	اِظَّلَمَ (يااِطَّلَمَ)

ابواب تفعّل اور تفاعل کے تمام اور باب افتعال کے پہلے چار تغیرات جائز ہیں، ضروری نہیں۔

مشق نمبر ۳۹

(۱)اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ مَايُوْحٰى. (۲)لَايُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ.
(۳)يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا. (۴)تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.
(۵)تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ. (۶)تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ طَيِّبِيْنَ. (۷)اِذَا اكْتَالُوْا

عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ. (٨)مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ. (٩)هِيَ عَصَایَ اَتَوَكَّأُ عَلَيْهَا. (١٠)سُرُراً عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ. (١١)مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ. (١٢)فِيْ الْاَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ. (١٣)هُوَيَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ. (١٤)اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ. (١٥)لَايَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلاً. (١٦)لَايَهِدِّیْ اِلَّا اَنْ يُّهْدٰی. (١٧)لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ. (١٨)اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. (١٩)اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا. (٢٠)بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰی. (٢١)اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ. (٢٢)لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ. (٢٣)اِنَّمَا نُمْلِیْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْماً تَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ. (٢٤)مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ. (٢٥)اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ. (٢٦)فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوا لَهُمْ. (٢٧)لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ. (٢٨)اِذَا قِيْلَ لَكُمْ انْفِرُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ. (٢٩)يٰاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ. (٣٠)اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ. (٣١)لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى.

خاصیات ابواب

اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ عربی زبان میں فعل کی صورت بدلنے سے معانی میں فرق واقع ہو جاتا ہے۔ چونکہ ابواب بھی درحقیقت بعض صورتیں ہی ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ بھی کچھ معانی وابستہ ہوتے ہیں اور جب کوئی مادہ کسی خاص باب سے آتا ہے تو اس باب کے معانی بھی مادہ کے معانی کے ساتھ منسلک ہو جاتے ہیں۔ ابواب کے ان معانی ہی کو خاصیات ابواب کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے ہر باب کی خاصیات ایک سے زیادہ ہیں۔ لفظ کے موقع ومحل کی روشنی میں اس بات کا فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ وہاں کونسی خاصیت مراد ہے۔ چونکہ خاصیات ابواب سماعی ہیں اس لیے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ ہر مادہ کے اندر ابواب کی ہر خاصیت آتی ہے۔ یہاں ابواب کی وہ نمایاں خاصیات جو بکثرت استعمال ہوتی ہیں، بیان کی جارہی ہیں لیکن ان کے احاطہ کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔

خاصیات ابواب ثلاثی مجرد:۔

۱۔ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ ہبوط پر دلالت کرتا ہے یعنی اس میں اکثر حرکت اوپر سے نیچے کی طرف ہوتی ہے۔ مثلاً یَنْزِلُ، یَضْرِبُ، یَغْلِبُ، یَجْلِسُ، یَلْفِظُ، یَنْطِقُ وغیرہ۔

۲۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ اقدام اور بسط پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس میں آگے بڑھنے یا پھیلنے کی حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً یَبْسُطُ، یَنْظُرُ، یَدْخُلُ، یَخْرُجُ، یَعْرُجُ، یَقْتُلُ، یَکْتُبُ وغیرہ۔

۳۔ باب سَمِعَ یَسْمَعُ بطون پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی اس کے افعال اندرونی ہوتے ہیں۔ مثلاً عَلِمَ، جَهِلَ، فَهِمَ، بَطِرَ، خَشِیَ، مَرِضَ، فَرِحَ، وَجِلَ، یَئِسَ، رَحِمَ وغیرہ۔ چونکہ اندرونی افعال صفات سے مشابہ ہیں اس لیے کبھی صفات بھی اسی باب سے آتی ہیں۔ مثلاً سَمِنَ، کَبِرَ، بَخِلَ وغیرہ۔

۴۔ باب کَرَمَ یَکْرُمُ بجائے کسی فعل کے کرنے کے کسی صفت پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً حَلُمَ، جَبُنَ، ضَعُفَ، ثَقُلَ، وَزُنَ وغیرہ۔ یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اس کا

ذوالفعل صفت کے اوزان پر آتا ہے۔

۵۔باب فَتَحَ، یَفْتَحُ کو اصلی باب نہیں مانا گیا ہے۔یہ باب محض سہولت کے لیے ان مادہ کے لیے وضع کیا گیا ہے جن کا عین کلمہ یا لام کلمہ حروف حلقی (یعنی ء، ح، خ، ع، غ، ہ) میں سے کوئی حرف ہو۔مثلاً سَأَلَ، نَحَرَ، ذَخَرَ، جَعَلَ، فَغَرَ، ذَهَبَ یاقَرَءَ، ذَبَحَ، نَسَخَ، نَفَعَ، فَرَغَ، جَبَهَ۔

۶۔باب حَسِبَ یَحْسِبُ بھی اصلی باب نہیں،باب سَمِعَ یَسْمَعُ کے چند افعال اس باب میں چلے گئے ہیں۔یا جب فاکلمہ واؤ ہوتو تخفیف کے لیے اس باب میں لے جاتے ہیں مثلاً وَرِمَ یَرِمُ، وَجِدَ یَجِدُ۔

خاصیات ابواب ثلاثی مزید

باب افعال:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔تعدیہ (یعنی لازم کو متعدی کردینا) مثلاً خَرَجَ سے اَخْرَجَ، عَلِمَ سے اَعْلَمَ۔

۲۔تصییر (یعنی صاحب ماخذ کرنا) مثلاً قَبر سے اَقْبَرَہ' (اسے قبر میں ڈالا) تمر (کھجور) سے اَتْمَرْتُ زَیْدً (میں نے زید کو کھجور دی)

۳۔صیرورت (یعنی صاحب ماخذ ہونا) مثلاً اَصْبَحَ، اَضْحَی، اَطْفَلَتِ، انظَّبْیَۃُ، اَثْمَرَتِ الشَّجَرَۃُ۔

۴۔سلب (یعنی ماخذ کو دور کرنا) مثلاً فلس (پیسہ) سے اَفْلَسَ زَیْدٌ" (زید مفلس ہو گیا)

۵۔مبالغہ۔مثلاً اَتْمَرَ النَّخْلُ، اَسْفَرَ الصُّبْحُ

۶۔نسبت (ماخذ کی طرف نسبت کرنا) مثلاً اَکْفَرْتُ الْمُلْحِدَ۔

۷۔توجہ یا بلوغ (ماخذ کا رخ کرنا یا پہنچنا) مثلاً اَعْرَقَ (وہ عراق میں پہنچا) اَحْجَزَ (وہ

حجاز پہنچا)

بابِ تفعیل :۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔تعدیہ: مثلاً عَلَّمْتُه، سَمَّیْتُه۔

۲۔مبالغہ: مثلاً قَطَّعَ الْحَبْلَ، نَزَّلَ الْکِتَابَ، طَوَّفَ فِی الْبِلَادِ۔

۳۔تصییر: مثلاً خَیَّمْتُ الرِّوَاءَ (میں نے چادر کا خیمہ بنایا)

۴۔صیرورت: مثلاً رَوَّضَ الْمَکَانَ (روضۃ سے)

۵۔سلب: مثلاً جلد (کھال) سے جَلَّدَ الشَّاةَ (اس نے بھیڑ کی کھال اتاری) قَشَّرَ الْعُوْدَ (اس نے لکڑی کو چھیلا)

۶۔توجہ: مثلاً شَرَّقَ صَاحِبِی وَغَرَّبْتُ

۷۔نسبت: مثلاً کَفَّرْتَه وَفَسَّقْتَه۔

۸۔اختصار حکایت (جملے سے ایک کلمہ بنالینا) مثلاً هَلَّلَ (اس نے لا الہ الا اللہ کہا) رَجَّعَ (اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا)

بابِ مفاعلہ :۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔تعدیہ مع اشتراک مفعول با فاعل مثلاً فَارَقَ فُلَان" فُلَانًا، قَاتَلَ زَیْد" عَمْرًوا

۲۔مبالغہ: مثلاً سَافَرَ، بَاعَدْتُه، ضَاعَفَ اَجْرَكَ

بابِ تفعّل :۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔لزوم بابِ تفعیل کے بعد مثلاً عَلَّمْتُه فَتَعَلَّمَ، اَدَّبْتُه فَتَأَدَّبَ۔

۲۔تکلف (تصنع کرنا) تَکَوَّفَ (اس نے اہل کوفہ کی شکل اختیار کی) تَنَبَّأَ مُسَیْلَمَةُ

(مسیلمہ نبی بن بیٹھا)

۳۔تکرار بمہلت (وقفے سے کام کا ہونا) تَنَزَّلَ الْمَطَرُ، تَجَرَّعْتُ الْمَاءَ (میں نے گھونٹ گھونٹ کر کے پانی پیا)

۴۔مبالغہ مثلاً تَبَیَّنَ، تَعَجَّلَ، تَسَمَّعَ۔

۵۔تجنب (ماخذ سے پرہیز کرنا) تَھَجَّدَ (اس نے ہجو یعنی نیند سے پرہیز کیا) تَأَثَّمَ (وہ گناہ سے بچا)

۶۔اتخاذ (ماخذ میں لینا) مثلاً ابط (بغل) سے تَأَبَّطَ السَّیْفَ (اس نے بغل میں تلوار لی) وساوۃ (تکیہ) سے تَوَسَّدَ الْحَجَرَ (اس نے پتھر کا تکیہ بنایا)۔

باب تفاعل:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔اشتراک فاعل بافاعل: تَنَازَعْنَا الْحَدِیْثَ، تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ۔

۲۔مبالغہ: مثلاً تَبَارَكَ اللّٰهُ وَتَعَالٰی (اللہ بڑا ہی بابرکت اور بلند ہے)

۳۔تخیل (خلاف واقعہ ظاہر کرنا): تَمَارَضَ (وہ مریض بن بیٹھا) تَجَاهَلَ (وہ جاہل بن بیٹھا)۔

باب انفعال:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔لزوم۔مثلاً اِنْكَسَرَ (ٹوٹ گیا) اِنْشَقَّ (پھٹ گیا)

باب افتعال:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

۱۔اشتراک مثلاً اِقْتَتَلَتِ النَّصَارٰی (نصاریٰ باہم لڑے) اِخْتَلَفَ النَّاسُ۔

۲۔اتخاذ (ماخذ بنانا) اِحْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا)

۳۔اجتہاد (تحصیل ماخذ میں کوشش کرنا) اِعْتَمَدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اِقْتَرَءَ الْكِتَابَ۔

۴۔لزوم اِفۡتَقَرَ، اِسۡتَتَرَ۔

باب افعلال:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

ا۔لزوم بمعہ لون یا عیب۔اِبۡیَضَّ۔ اِحۡمَرَّ۔ اِحۡوَلَّ۔

باب استفعال:۔

اس کے خواص حسب ذیل ہیں:

ا۔طلب:اِسۡتَعَانَ (مدد طلب کی)اِسۡتَسۡقیٰ (پانی مانگا)اِسۡتَطۡعَمَا (کھانا مانگا)

۲۔صیرورت:اِسۡتَحۡجَرَ الطِّینُ (مٹی پتھریلی ہوگئی)

۳۔مبالغہ:اِسۡتَکۡبَرَ۔ اِسۡتَبَانَ۔

☆......ابواب افعیعال،افعوال،افعیلال لازم ہیں اور مبالغہ کے معنی دیتے ہیں۔

☆......باب فعلال لازم اور متعدی دونوں آتا ہے۔تکرار،اختصار حکایت اور اختراع (اسم سے فعل بنانا) کے معنی دیتا ہے۔

☆......ابواب تفعلل،افعنلال اور افعللال لازم آتے ہیں۔تینوں اختراع کی خاصیت رکھتے ہیں۔

افعال ناقصہ

گنتی کے کچھ الفاظ فعل ہیں مگر صرف فاعل کے ملنے سے جملہ نہیں بناتے بلکہ مکمل جملہ کے لیے فاعل کی صفت بھی بیان کرنی پڑتی ہے۔یہ حقیقت میں ان فعلوں کا مفعول ہوتی ہے اور اس لیے منصوب آتی ہے۔یہ الفاظ،جو افعال ناقصہ کہلاتے ہیں،یہ ہیں:کَانَ، صَارَ، اَصۡبَحَ، اَمۡسٰی، اَضۡحٰی، ظَلَّ، بَاتَ، مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِیءَ، مَاانۡفَکَّ، مَادَامَ، لَیۡسَ۔ ان کی گردان بھی آتی ہے۔

کَانَ اپنے فاعل کی خبر کو زمانہ ماضی میں ثابت کرتا ہے۔مثلاً کَانَ زَیۡدٌ" قَائِمًا (زید

کھڑا تھا) جب یہ فاعل کے ساتھ مل کر جملہ مکمل کر دے تو اسے ناقصہ نہیں بلکہ تامہ کہتے ہیں مثلاً اِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَةٍ (اگر وہ تنگ دست ہو)

صَارَ تبدیل حالت کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ مثلاً صَارَ الْفَقِیْرُ غَنِیاً (فقیر امیر ہوگیا)

اَصْبَحَ، اَمْسٰی، اَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ مضمون جملہ کو بالترتیب صبح، شام، دوپہر، دن اور رات کے اوقات سے متعلق بتانے کے لیے آتے ہیں لیکن ان کا عام استعمال صَارَ کے معنی میں ہے۔ مثلاً اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوسٰی فَارِغاً۔ اَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَاناً ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا۔ بَاتَ الْحَسَنُ نَائِمًا۔ جب ان الفاظ سے وقت میں داخل ہونے کا مفہوم لیا جائے تو یہ بھی 'تامہ' کہلاتے ہیں۔ مثلاً اَلَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَقِیَاماً۔

مَازَال، مَابَرِح، مَافَتِیَٔ، مَا انْفَکَّ کسی فعل کے برابر ہوتے رہنے کو بیان کرتے ہیں۔ مَا کے علاوہ دوسرے حرف نفی بھی استعمال ہوتے ہیں اور کبھی حرف نفی حذف بھی ہوجاتا ہے۔ استعمالات یہ ہیں: لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَائِنَةٍ مِنْهُمْ، لَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰی یَأْذَنَ لِیْ اَبِیْ، تَاللّٰهِ تَفْتَؤُ تَذْکُرُ یُوْسُفَ۔

مَادَامَ فعل کی مقدار وقت کو معین کرتا ہے۔ مثلاً حُرِّمَ عَلَیْکُمْ صَیْدُ الْبَرِّ مَادُمْتُمْ حُرُماً۔ اِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا اَبَداً مَا دَامُوْا فِیْهَا۔

لَیْسَ مضمون جملہ کی زمانہ حال میں نفی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً لَا تَقُوْلُوا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِناً۔ لَیْسَ کے مفعول پر عموماً ب داخل ہوتی ہے جو اسے مکسور کر دیتی ہے۔ مثلاً اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ۔ لَیْسَ کی مضارع یا امر کی گردان نہیں آتی۔

افعال مقاربہ

چند فعل کسی کام کے امکان کی توقع یا اس کی شروع ہونے کو بیان کرنے کے لیے آتے ہیں۔ یہ افعال مقاربہ کہلاتے ہیں۔

عسیٰ کسی کام کی توقع کے لیے آتا ہے۔ اس کا مفعول ایک جملہ ہوتا ہے جس کے مضارع پر اَنْ لگاتے ہیں۔ مثلاً عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ۔ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ۔ عَسٰى کی ماضی کی گردان آتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی فعل مستعمل نہیں۔

كَادَ خبر کے قریب الوقوع ہونے کو بیان کرتا ہے۔ مثلاً اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِىْ وَكَادُوْ يَقْتُلُوْنَنِىْ (لوگوں نے مجھے کمزور پایا اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے)۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ۔ (قریب ہے کہ بجلی ان کی نظروں کو اچک لے)

كَرَبَ اور اَوْشَكَ کام کا شروع ہونے کے قریب ہونا بیان کرتے ہیں، مثلاً اَوْشَكَ بَكْرٌ" اَنْ يَذْهَبَ (بکر جانے ہی والا ہے)

طَفِقَ، جَعَلَ، اَخَذَ کام شروع ہونے کو بیان کرتے ہیں، ان کے بعد اَنْ نہیں آتا، مثلاً طَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ۔ (لگے وہ اپنے اوپر جنت کے پتے ڈھانپنے) جَعَلَ يَمْسَحُ سَاقَه' (وہ اپنی پنڈلی ملنے لگا)

افعال مدح وذم

نِعْمَ (نِعْمَتْ) اور بِئْسَ (بِئْسَتْ) بالترتیب کسی چیز کی تعریف یا مذمت کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کا فاعل ان کے بعد آتا ہے اور کبھی قرینہ موجود ہونے پر اس کو حذف بھی کر دیتے ہیں اور اس کے بجائے منصوب تمیز لگا دیتے ہیں۔ مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

نِعْمَ الصَّاحِبُ زَيْدٌ"، نِعْمَ زَيْدٌ" مُعَلِّماً، نِعْمَتْ فَاطِمَةُ زَوْجَةً، قَدَّرْنَا فَنِعْمَ الْقَادِرُوْنَ۔ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَيْمَانَ نِعْمَ الْعَبْدُ، مَاْوَاهُ جَهَنَّمُ

وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۔ هُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ" بِئْسَ لِلظَّالِمِيْنَ بَدَلاً، بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِآيَاتِ اللّٰهِ۔

ان افعال کے ساتھ کبھی ما لگتا ہے تو یہ نِعِمَّا اور بِئْسَمَا بن جاتے ہیں۔نِعْمَ کے معنی میں حَبَّذَا بھی مستعمل ہے مثلاً حَبَّذَا زَيْد" (زید خوب آدمی ہے)

افعال تعجب

ثلاثی مجرد سے فعل تعجب بنانے کے دو طریقے ہیں:

۱۔باب افعال کے ماضی کے پہلے صیغے کے شروع میں مَا اور آخر میں منصوب اسم لگا کر مثلاً مَا اَحْسَنَ زَيْداً، مَا اَعْلَمَه' (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) مَا اَظْلَمَهُمْ (وہ کتنے ظالم ہیں)

۲۔باب افعال کے امر کے پہلے صیغے کے بعد ب اور مجرور اسم لگا کر مثلاً اَحْسِنْ بِزَيْدٍ. اَعْلِمْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوب جاننے والا ہے) اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ' (وہ کیا ہی خوب سننے اور دیکھنے والے ہیں)

ثلاثی مزید سے فعل تعجب بنانے کے لیے مصدر سے پہلے مَا اَشَدَّ یا اَشْدِدْ بِ اور آخر میں اسم لگاتے ہیں۔مثلاً مَا اَشَدَّ اِخْضِرَارَہ'۔ اَشْدِدْ بِاِخْضِرَارِہٖ۔ (وہ کتنا زیادہ سبز ہے!)

اسماء الافعال

بعض الفاظ فعل کے معنی دیتے ہیں۔یہ اسماء الافعال کہلاتے ہیں۔ان میں سے بعض امر کے معنی کے لیے ہیں اور بعض گزشتہ واقعہ کی خبر دیتے ہیں۔

امر کے معنی میں جو اسماء الافعال مستعمل ہیں ان میں سے زیادہ اہم مندرجہ ذیل ہیں:

عَلَيْكَ (لازم پکڑ) مثلاً عَلَيْكَ بِالسُّنَّةِ (سنت کو لازم پکڑ)

دُوْنَكَ (پکڑ لے) مثلاً دُوْنَكَ زَيْداً (زید کو پکڑ لے)

آمِيْن (دعا قبول کر)

رُوَيْدَ (چھوڑ دے) رُوَيْدَ زَيْدًا (زید کو جانے دے) یہ کبھی مصدر بھی استعمال ہوتا ہے مثلاً اُمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا۔

هَا (پکڑ لے) یہ بھی دونک کی مانند استعمال ہوتا ہے۔ واحد، مثنی، جمع میں اس کو یوں بدلتے ہیں۔ هَا، هَاؤُمَا، هَاءُم مثلاً هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ[1] (لو میرا اعمال نامہ پڑھو)

هَيْتَ (جلدی آ) مثلاً هَيْتَ لَكَ (تو جلد سے آ جا)

هَلُمَّ (لا) مثلاً هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ (اپنے گواہ لاؤ)

خبر کے معنی رکھنے والے اہم اسماء الافعال مندرجہ ذیل ہیں:

هَيْهَاتَ (دور ہوا) مثلاً هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

شَتَّانِ (جدا ہوا) مثلاً شَتَّانِ مَا بَيْنَهُمَا (ان دونوں میں بڑا فرق ہے)

---

[1] یہ لفظ کتابی کے آخر میں ہائے سکتہ لگانے سے بنا ہے۔ یہ محض وزن برقرار رکھنے کے لیے لگائی جاتی ہے۔ معنی پر یہ اثر انداز نہیں ہوتی۔

حرف کا بیان

حرف

حرف ایک جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر معنی ظاہر کرتا ہے۔ بعض حرف اکیلے بھی مفہوم ادا کرتے ہیں لیکن ان کے لیے موقع ومحل کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً ہاں، یا نہیں، کہہ دینا معنی کو ادا کر سکتا ہے بشرطیکہ سوال معلوم ہو۔ بعض حروف مثلاً حروف نفی یا حروف استقبال کا استعمال اوپر اسم اور فعل کے بیان میں گزر چکا ہے۔ یہاں ہم حروف کی مختلف قسمیں اور ان کے مواقع استعمال بیان کریں گے۔

حروفِ اضافت

حروف اضافت وہی ہیں جنہیں عموماً حروف جر بھی کہا گیا ہے۔ ان کے اس نام کی وجہ ہے کہ ان کے ذریعے فعل کو اسم سے متعلق کیا جاتا ہے۔ ان میں نو محض حرف ہیں۔ باقی کے حرفوں میں سے پانچ اسم کے اور تین فعل کے معنی رکھنے والے حرف ہیں۔ قسم اول میں ب، ت، و، ل، من، الٰی، حتّٰی، فِی اور رُبَّ ہیں۔ قسم ثانی میں كَ، عَلٰی، عَنْ، مُذْ، مُنْذُ اور قسم ثالث میں حَاشَا، خَلاَ اور عَدَا، ان کے اہم استعمالات حسب ذیل ہیں:

ب:۔

۱۔ الصاق یعنی ایک چیز کو دوسری سے ملانے کے مفہوم کے لیے مثلاً اِمْسَحُوا بِرُءُ وْسِكُمْ۔

۲۔ استعانت یعنی کسی چیز کی مدد ظاہر کرنے کے لیے مثلاً عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، بِسْمِ اللّٰهِ

۳۔ سببیت یعنی سبب ظاہر کرنے کے لیے، مثلاً كُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْبِهٖ (ہم نے ہر ایک کو اس کے گناہ کے سبب سے پکڑا)

۴۔ مصاحبت ظاہر کرنے کے لیے مثلاً سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ (اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر) اِذْهَبْ بِسَلَامٍ (سلامتی کے ساتھ جاؤ)

۵۔ برائے ظرف مثلاً نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ، لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ

۶۔ برائے تعدیہ یعنی متعدی بنانے کے لیے مثلاً ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ (اللہ ان کے نور کو لے گیا)

۷۔ زائد برائے تاکید جو نفی یا استفہام والے جملے میں بھی آتی ہے اور فاعل اور مفعول پر بھی، مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ، اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَه، كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا، لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ۔

۸۔ برائے قسم مثلاً بِرَبِّ الْكَعْبَةِ (کعبہ کے رب کی قسم)

یہ حرف کبھی عَلٰى، اِلٰى اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

ت:۔

یہ بطور حرف قسم مستعمل ہے اور لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ مثلاً تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ۔

و:۔

یہ قسم کے لیے مستعمل ہے مثلاً وَالتِّيْنِ، وَالشَّمْسِ

ل:۔

۱۔ استحقاق ظاہر کرنے کے لیے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

۲۔ اختصاص کے لیے مثلاً اِنَّ لَهٗ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا۔ (اس کے ابا جان بڑے بوڑھے ہیں)

۳۔ تعلیل یعنی کسی کام کی علت بیان کرنے کے لیے مثلاً اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْد"

۴۔ عاقبت یعنی انجام کار کے بیان کے لیے مثلاً

فَالْتَقَطَهٗ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا۔

۵۔ زائد برائے تاکید مثلاً يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ، اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ۔

۶۔ منفعت کے معنی کے لیے مثلاً لَهَا مَا كَسَبَتْ (جو کمائی اس نے کی، اس کا فائدہ اسی کو ہے)

یہ حرف کبھی اِلیٰ، عَلیٰ، فِی، مِنْ اور عَنْ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

مِن:-

۱۔ غایت زمان ومکان کی ابتدا کے لیے مثلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، مِنْ اَوَّلِ یَوْم

۲۔ تبعیض (یعنی کسی چیز کا ایک حصہ بیان کرنے) کے لیے مثلاً مِنْهُمْ مَنْ یَنْتَظِرُ

۳۔ تبیین یعنی کسی بیان کی وضاحت کے لیے مثلاً یُحَلُّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ۔

۴۔ سبب بیان کرنے کے لیے مثلاً مِمَّا خَطِیْئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا

۵۔ بدل کے معنی کے لیے مثلاً اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَةِ۔

۶۔ زائد برائے تاکید مثلاً یَغْفِرْلَکُمْ مِنْ ذُنُوْبِکُمْ، هَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ۔

۷۔ عمومیت ظاہر کرنے کے لیے مثلاً مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اِلٰه" وَاحِد"

اِلیٰ:-

غایت کی انتہا کو بتانے کے لیے مثلاً اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔ اَتِمُّو الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ، اَلْاَمْرُ اِلَیْکَ۔

حَتّٰی:-

یہ بھی انتہائے غایت کو بتاتا ہے، الی اور حتی میں فرق یہ ہے کہ حتی ضمیر کے ساتھ نہیں آتا۔ یہ اپنے سے پہلے کسی فعل کا تقاضا کرتا ہے۔ مثلاً اَکَلْتُ السَّمَکَةَ حَتّٰی رَاسِهَا۔ (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھالیا) نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ۔ (کل رات میں صبح تک سوتا رہا) حَتّٰی فعل سے پہلے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فِی:-

۱۔ ظرف مکان اور زمان کے معنی کے لیے مثلاً غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِی اَدْنَی الْاَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِی بِضْعِ سِنِیْنَ۔ کبھی ظرف کے معنی مجازاً بھی آتے۔ مثلاً لَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوة"۔

۲۔مصاحبت کے معنی میں مثلاً فِي تِسْعِ اٰيَاتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ (فرعون کے پاس نو نشانیوں کے ساتھ)

۳۔سبب بیان کرنے کے لیے مثلاً لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ "عَظِيْمٌ" (جو تم اختیار کر چکے تھے اس کے سبب تمہیں بڑا عذاب آلیتا)

رُبَّ:۔

یہ لفظ ہمیشہ جملے کے شروع میں آتا ہے اور اس کا مجرور اکثر نکرہ موصوفہ ہوتا ہے۔ یہ حرف تکثیر اور تقلیل دونوں کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهٗ۔ (میں کتنے شریف لوگوں سے ملا) رُبَّ کے بعد آنے والا فعل ماضی ہونا لازم ہے۔ رُبَّ کے ساتھ اگر مَا آئے تو اس کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔ اور اسے خفیف پڑھتے ہیں۔ مثلاً رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ كَانُوْا مُسْلِمِيْنَ۔ رُبَمَا اسم اور فعل دونوں پر آسکتا ہے۔ مثلاً رُبَمَا قَامَ زَيْدٌ" او رُبَمَا زَيْدٌ" فِي الدَّارِ۔

كَ:۔

۱۔تشبیہ کے لیے مثلاً مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ"۔ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ ۔ جَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَاكُوْلٍ۔

۲۔تعلیل یعنی سبب بیان کرنے کے لیے مثلاً اُذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰيكُمْ (اسے یاد کرو بسبب ہدایت کے جو اس نے تمہیں دی)

۳۔زائد برائے تاکید، مثلاً لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ"۔

عَلٰى:۔

حسی یا معنوی طور پر اوپر ہونے کے معنی کے لیے مثلاً عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ۔ لَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ"۔

۲۔مصاحبت یعنی مع کے معنی کے لیے مثلاً اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ۔

۳۔ضرر کے معنی میں، مثلاً عَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (اس نے جو کمائی کی اس کا وبال اس پر ہوگا)

۴۔ظرف کے معنی میں مثلاً عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمَانَ (سلیمان کے دور حکومت میں) دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ۔

۵۔تعلیل کے لیے مثلاً لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔

عَنْ:۔

ا۔بعد اور تجاوز کے معنی ہیں مثلاً لِيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ (وہ لوگ ہوشیار رہیں جو اس کے امر سے ہٹ کر اس کی مخالف کرتے ہیں)

۲۔برائے تعلیل مثلاً مَا نَحْنُ بِتَارِكِيْ اٰلِهَتِنَا عَنْ قَوْلِكَ (تیری بات کی وجہ سے ہم اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں)

۳۔بدل کے لیے مثلاً لَا تَجْزِىْ نَفْسٌ" عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً۔

مُذْ، مُنْذُ:۔

یہ دونوں حروف ابتدائے مدت کے بیان کے لیے آتے ہیں۔مثلاً مَا رَأَيْتُهٗ' مُذْ (یا مُنْذُ) يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

حَاشَا:۔

ا۔استثناء کے لیے مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدٍ۔

۲۔تنزیہ یعنی کسی برائی کی نسبت سے پاک کرنے کے لیے مثلاً حَاشَا لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ۔ اس استعمال میں یہ مضاف، مضاف الیہ کی ترکیب میں بھی آتا ہے۔مثلاً حَاشَ اللّٰهِ۔

خَلَا، عَدَا:۔

یہ دونوں حرف استثناء کے لیے آتے ہیں۔مثلاً جَاءَ الْقَوْمُ خَلَا (یا عَدَا) زَيْدٍ۔

جب حروف اضافت کسی فعل کے بعد اس طریقے سے آئیں کہ وہ فعل سے بے تعلق معلوم

ہوں تو حقیقت میں ان سے قبل کوئی ایسا فعل محذوف ہوتا ہے جس کے ساتھ ان کا تعلق موزوں ہوتا ہے۔اس صورت میں یہ حروف ایک قرینہ مہیا کرتے ہیں جس سے اس محذوف فعل کا پتہ چلتا ہے۔مثلاً تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ میں علی سے پہلے رَحِمَ محذوف ہوگا جس کے ساتھ علی موزوں ہے۔اس جملے کو کھولا جائے تو یوں ہوگا: تَابَ اللّٰهُ وَرَحِمَ عَلَيْهِ

افعال کے ساتھ حروف اضافت کے بدلنے سے معنی میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔مثلاً ذَهَبَ (وہ گیا) ذَهَبَ بِهٖ (وہ اسے لے گیا) جَاءَ (وہ آیا) جَاءَ بِهٖ (وہ اسے لایا) رَغِبَ فِيْهِ (اس نے اس کی خواہش کی) رَغِبَ عَنْهُ' (وہ اس سے پھر گیا) رَغِبَ بِهٖ عَنْ غَيْرِهٖ (اس نے دوسرے کو چھوڑ کر اسے فضیلت دی)

حروف مشبہ بفعل

یہ حروف پانچ ہیں اِنَّ (یا اَنَّ) لٰكِنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ یہ اپنے بعد آنے والے مبتدا کو منصوب کر دیتے ہیں۔مثلاً اِنَّ اللّٰهَ قَدِيْرٌ"۔ لیکن اگر ان کے ساتھ مَا لگ جائے تو ان کا یہ عمل باطل ہو جاتا ہے۔مثلاً اِنَّمَا اِلٰهُكُمُ اِلٰهٌ" وَاحِدٌ" اور بعد کا جملہ مبتدا و خبر کے معروف اسلوب پر ہوتا ہے۔ان حروف کے مواقع استعمال حسب ذیل ہیں:

اَنَّ:۔

اس کا غالب استعمال تاکید اور تحقیق کے موقع پر ہوتا ہے۔یہ تاکید اس تاکید سے زیادہ قوی ہوتی ہے جو اسم پر لَ کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے۔اَنَّ بعد والے جملے کو مفرد کے حکم میں کر دیتا ہے۔اس لیے یہ ہمیشہ جملے کے وسط میں آتا ہے۔مثلاً بَلَغَنِیْ اَنَّ زَيْدًا قَائِمٌ"۔ (مجھے زید کے قیام کی خبر پہنچی)

اِنَّ کے معنی میں کبھی اِنْ بھی آتا ہے۔اس کو مخففہ کہتے ہیں۔اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے بعد لَ ضرور آتا ہے۔مثلاً اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغَافِلِيْنَ۔ (بیشک تو اس سے پہلے بے خبروں میں تھا) اِنْ وَجَدْنَا اَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِيْنَ۔ (بلاشبہ ان میں سے اکثر کو ہم نے

بدعہد پایا)

لٰکِنَّ:۔

یہ ایک جملہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے والے جملہ پر آتا ہے۔اس لیے ضروری ہے کہ دونوں جملے ایک دوسرے کے مخالف ہوں مثلاً "مَا زَیْدٌ شُجَاعاً لٰکِنَّهٗ کَرِیْم"۔ (زید شجاع نہیں لیکن فیاض ہے) منفی جملے کا استدراک مثبت سے اور مثبت جملے کا استدراک منفی سے ہوتا ہے۔مثلاً مَا کَفَرَ سُلَیْمَانُ وَلٰکِنَّ الشَّیَاطِیْنَ کَفَرُوْا۔ جَاءَنِیْ زَیْدٌ" لٰکِنَّ عَمْروًا لَمْ یَجِئْ۔

لٰکِنْ بھی استدارک کے لیے آتا ہے لیکن یہ مبتدا کو نصب دینے کا عمل نہیں کرتا۔مثلاً قَامَ زَیْدٌ" وَلٰکِنْ عَمْرو" جَالِس"۔

کَاَنَّ:۔

یہ اصل میں کاف تشبیہ کو أَنَّ پر لگانے سے بنا ہے۔اس لیے اس کے اندر تشبیہ کا تاکیدی مضمون ہوتا ہے۔مثلاً کَاَنَّ زَیْداً اَسَد" گویا اصل میں یوں ہے اِنَّ زَیْداً کَاَسَدٍ۔

لَیْتَ:۔

یہ تمنی کا فائدہ دیتا ہے۔لَیْتَ زَیْداً قَائِم" (کاش زید کھڑا ہوتا)

لَعَلَّ:۔

یہ توقع کا معنی دیتا ہے جس کے دو پہلو ہیں۔پسندیدہ چیز کی امید مثلاً لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (امید ہے کہ تم فلاح پاؤ) اور ناگوار چیز کا اندیشہ، مثلاً لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْب"۔ (شاید قیامت قریب ہے)

لعل تعلیل کا فائدہ بھی دیتا ہے مثلاً قَوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَیِّناً لَعَلَّهٗ یَتَذَکَّرُ اَوْ یَخْشٰی (تم دونوں اس سے نرم بات کرنا تا کہ وہ نصیحت پائے یا ڈرے)

حروف عطف

حروف عطف مفرد کو مفرد پر اور جملے کو جملے پر عطف کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ تعداد میں دس ہیں۔ وَ، فَ، ثُمَّ، حَتّٰی، اَوْ، اَمْ، اِمَّا، لَا، بَلْ، لٰکِنْ۔ ان کے استعمالات حسب ذیل ہیں:

وَ:-

یہ محض معطوف اور معطوف علیہ کو جمع کرنے کے لیے آتا ہے۔ چنانچہ دونوں کا حکم ایک ہی ہوتا ہے۔ مثلاً

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ. بَكْرٌ "قَاعِدٌ" وَاَخُوْهُ قَائِمٌ".
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ".

بعض جملوں میں 'وَ' موجود ہوتی ہے لیکن وہ دو چیزوں کو جمع کرنے کے بجائے صرف ایک فقرے کو دوسرے فقرے سے جوڑنے کا کام دیتی ہے۔ اسے 'واو استیناف' کہتے ہیں۔ مثلاً ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَاَجَلٌ "مُسَمًّی عِنْدَهٗ"۔ (پھر اس نے مدت کا تعین کیا اور متعین مدت تو اسی کے پاس ہے)

فَ:-

یہ بھی دو چیزوں کو جمع کرنے کے لیے آتا ہے لیکن سے سے تین فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ ترتیب ذکری یا معنوی، مثلاً نَادٰی نُوْحٌ "رَبَّهٗ" فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ اور وَكَزَهٗ" مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ۔ (موسیٰ نے اسے مکا مارا اور اس کا کام تمام کر دیا)

۲۔ تَعْقِیْب یعنی ایک کام کا دوسرے کے پیچھے ہونا مثلاً فَرَاغَ اِلٰی اَهْلِهٖ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ فَقَرَّبَهٗ" اِلَیْهِمْ۔

۳۔ سببیت کے لیے مثلاً اِنَّا اَعْطَیْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (بیشک

ہم نے تجھے کوثر عطا کیا لہذا تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی دے)

ثم:۔

اس حرف کا استعمال فَ کی مانند ہے لیکن اس میں ترتیب کا وجود ایک وقفے کے بعد پایا جاتا ہے۔ گویا معطوف علیہ اور معطوف میں فاصلہ ہوتا ہے، مثلاً

بَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَه' مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِيْنٍ ثُمَّ سَوَّاهُ۔

حتیٰ:۔

یہ افضل یا ادنیٰ معطوف کو معطوف علیہ کے ساتھ جوڑنے کے کام آتا ہے مثلاً مَاتَ النَّاسُ حَتَّى الْاَنْبِيَاءُ (لوگ مرے یہاں تک کہ انبیاء بھی) قَدِمَ الْحُجَّاجُ حَتَّى الْمُشَاةُ (حاجی آگئے یہاں تک کہ پیدل بھی)

اس میں مہلت اور وقفے کا مفہوم بھی ہوتا ہے مثلاً رَاَيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى زَيْدًا (میں نے لوگوں کو دیکھا یہاں تک کہ زید کو بھی)

او:۔

یہ جملے کے حکم کو دو مذکور چیزوں میں سے ایک سے متعلق کرنے کے لیے آتا ہے۔ یہ خبر، امر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً جَاءَنِي زَيْدٌ" اَوْ عَمْرو"۔ (میرے پاس زید آیا یا عمرو) اِضْرِبْ رَاْسَه' اَوْظَهْرَه'۔ (اس کے سر یا گردن پر مارو) أَلَقِيْتَ عَبْدَاللّٰهِ اَوْ اَخَاهُ (تو عبداللہ سے ملا یا اس کے بھائی سے؟)

یہ لفظ شک وابہام کا فائدہ بھی دیتا ہے اور بعض چیزوں میں سے ایک کے انتخاب کا بھی۔ مثلاً لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ (ہم ایک دن رہے یا دن کا کچھ حصہ) فَفِدْيَة" مِنْ صِيَامٍ اَوْصَدَقَةٍ اَوْنُسُكٍ (تو اس کا فدیہ روزوں یا صدقہ یا قربانی کی شکل میں ہوگا)

اِمَّا:۔

اس کا استعمال اَوْ کی مانند ہے اور یہ خبر اور استفہام والے جملے میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

جَاءَ نِی اِمَّا زَیْد" وَاِمَّا عَمْرو"۔ اِضْرِبْ اِمَّا رَأْسَه' وَاِمَّا ظَهْرَه'۔ اَلْقِیْتَ اِمَّا عَبْدَ اللّٰهِ وَاِمَّا اَخَاهُ۔

یہ حرف بھی شک وابہام اور انتخاب کا فائدہ دیتا ہے۔ مثلاً اٰخَـرُوْنَ مُـرْجَـوْنَ لِاَمْـرِ اللّٰـهِ اِمَّـا یُـعَـذِّبُهُـمْ وَاِمَّا یَتُوْبُ عَلَیْهِمْ اور اِمَّا اَنْ تُلْقِیَ وَاِمَّا اَنْ نَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰی۔

أَوْ اور اِمَّا میں باریک سا فرق یہ ہے کہ أَوْ والے جملے میں کلام کے ابتدائی حصے پر یقین ہوتا ہے دوسرے حصے میں شک ہوتا ہے۔ اِمَّا کے استعمال میں کلام آغاز ہی سے شک پر مبنی ہوتا ہے۔

اَم:-

اس حرف کا استعمال دو طرح ہے۔ کبھی تو یہ استفہامیہ جملے میں اس طرح آتا ہے۔ کہ اس سے قبل اور بعد کے حصے ایک دوسرے سے غیر متعلق نہیں ہوتے۔ اس صورت میں اسے ام متصلہ کہا جاتا ہے مثلاً ءَاَنْـذَرْتَهُـمْ اَمْ لَـمْ تُـنْـذِرْهُـمْ۔ اَسْتَغْـفَـرْتَ لَهُـمْ اَمْ لَـمْ تَسْتَـغْفِرْ لَهُمْ۔ کبھی یہ دو غیر متعلق حصوں میں سے دوسرے پر آتا ہے۔ اس صورت میں اسے ام منقطعہ کہتے ہیں۔ مثلاً اَلَهُـمْ اَرْجُـل" یَمْشُوْنَ بِهَا اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَبْطِشُوْنَ بِهَا۔ اَمْ منقطعہ خبریہ جملے پر بھی آتا ہے مثلاً تَـنْـزِیْـلُ الْـكِتَـابِ لَارَیْـبَ فِیْـهِ مِنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ۔

او اور ام کے استعمال میں بھی باریک سا فرق ہے۔ اَزَیْـد" عِـنْـدَكَ اَوْ عَـمْـرو" کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والے کو یہ معلوم نہیں کہ زید اور عمرو ہیں یا نہیں۔ اَزَیْـد" عِـنْـدَكَ اَمْ عَـمْـرو" کا مفہوم یہ ہے کہ پوچھنے والا یہ تو جانتا ہے کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک ہے، صرف یہ نہیں جانتا کہ دونوں میں سے کون ہے۔

لَا:-

یہ معطوف پر سے حکم کے اطلاق کی نفی کے لیے آتا ہے مثلاً جَاءَ نِیْ زَیْد" لَا عَمْرو" (میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں آیا)

بل:۔

یہ حرف معطوف علیہ سے توجہ ہٹانے اور معطوف کے لیے حکم کا اثبات کرنے کے لیے آتا ہے، مثلاً اِشْتَرَیْتُ دَوَاۃً بَلْ قَلَمًا (میں نے دوات خریدی، نہیں بلکہ قلم) قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ بَلْ عِبَادٌ مُکْرَمُوْنَ۔

لٰکن:۔

ایک کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس لیے جملے کے پہلے یا دوسرے حصے میں منفی جملہ آنا ضروری ہے مثلاً مَا رَاَیْتُ زَیْدًا لٰکِنْ بَکْرًا۔ اگر معطوف ایک جملہ ہو تو لٰکن سے پہلے واؤ لانا ضروری ہوتا ہے۔

حروف نفی

حروف نفی یہ ہیں: مَا، لَا، لَمْ، لَمَّا، لَنْ، اِنْ

ان کا استعمال اوپر فعل کی بحث میں بیان کیا جا چکا ہے ھَلْ جب اِلَّا سے پہلے آتا ہے تو وہ بھی نفی کے معنی دیتا ہے۔

حروف مستقبل

سَ، سَوْفَ، لَنْ مستقبل کے معنی دیتے ہیں۔ ان کا استعمال اوپر مضارع کے مباحث میں بیان ہو چکا ہے۔

حروف تنبیہ

مخاطب کو خبردار کرنے کے لیے تین حروف مستعمل ہیں: ھَا، اَلَا، اَمَا

ھا:۔

یہ عموماً اسم اشارہ یا ضمیروں میں استعمال ہوتا ہے۔مثلاً ھٰذا، ھٰذانِ، اَیُّھا، ھٰؤُلَاءِ کبھی ھَا اور اسم اشارہ کے مابین فاصلہ بھی کر دیتے ہیں۔مثلاً ھَا اَنْتُمْ اُولَاءِ جو اصل میں اَنْتُمْ ھٰؤُلَاءِ ہے یا ھَا ھُوَ ذَا جو اصل میں ھُوَ ھٰذَا ہے۔

ان مواقع کے علاوہ بھی استعمال ہے مثلاً ھَا اَفْعَلُ کَذَا۔ھَا اِنَّ زَیْدًا مُنْطَلِقٌ"

الا:۔

یہ اپنے بعد آنے والے مضمون کو تحقیق بیان کرتا ہے مثلاً اَلَا اِنَّھُمْ ھُمُ السُّفَھَاءُ۔ اَلَا یَوْمَ یَاْتِیْھِمْ لَیْسَ مَصْرُوْفًا عَنْھُمْ۔ اَلَا لَاتَفْعَلْ کَذَا۔

اما:۔

یہ بھی اَلَا کی مانند ہے۔استعمال یوں ہے۔اَمَا اِنَّکَ خَارِجٌ"۔ اَمَا وَاللّٰهُ لَا فَعَلَنَّ۔

کبھی اَمَا کا الف گر جاتا ہے اور اَمَ وَاللّٰهِ استعمال کرتے ہیں۔

حروف ندا

کسی کو آواز دینے کے لیے حسب ذیل حروف مستعمل ہیں: یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ، أ، وَا۔ ان میں سے پہلے تین حروف اصلاً ندائے بعید کے لیے ہیں۔لیکن ان کا استعمال کسی غافل، بھولے ہوئے یا سوئے ہوئے کو آواز دینے کے لیے بھی ہے۔ای اور أ ندائے قریب کے لیے ہیں۔اور وا صرف ماتم وغیرہ کے موقع پر استعمال ہوتا ہے ان کے قواعد اسم کے مباحث میں بیان ہو چکے ہیں۔

حروف ایجاب وتصدیق

وہ حروف جن کے ساتھ کسی خبر دینے والے یا سوال کرنے والے کی بات کی تصدیق کی جاتی ہے، چھ ہیں: بَلٰی، نَعَمْ، اَجَلْ، خَیْرَ، اِنَّ، اِیْ۔

بلیٰ منفی سوال یا خبر کی تردید اور اس سوال یا خبر کے مثبت معنی کی تصدیق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْءٍ کے بعد بلیٰ کے معنی ہوں گے، نہیں بلکہ تم برے اعمال کرتے تھے۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَنْ يُبْعَثُوْا، قُلْ بَلٰى. یہاں مفہوم ہے کہ نہیں بلکہ وہ اٹھائے جائیں گے۔ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى۔ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗ بَلٰى۔ ان دونوں جملوں میں بلیٰ منفی سوال کے رد کے لیے ہے۔

نعم سوال کے مضمون کی تصدیق کے لیے آتا ہے خواہ سوال مثبت ہو یا منفی۔ مثلاً کہا جائے قَامَ زَيْدٌ" اَوَلَمْ يَقُمْ. اس کا جواب نَعَمْ سے دیا جائے تو مراد ہوگی زید کھڑا ہوا۔ اگر جواب بلیٰ ہو تو مراد ہوگی 'کھڑا نہیں ہوا' ۔

اجل سوالیہ فقرے کے جواب میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ صرف خبر کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ مثلاً قَدْ اَتَاكَ زَيْدٌ" (زید تیرے پاس آچکا ہے۔) کا جواب اَجَلْ ہوگا۔ جَيْرَ اور اِنَّ بھی اسی موقع پر استعمال ہوتے ہیں۔

اِیْ استفہام کے اثبات کے لیے آتا ہے۔ اس کے بعد قسم کا ہونا ضروری ہے۔ مثلاً يَسْتَنْبِئُوْنَكَ اَحَقٌّ" هُوَ قُلْ اِيْ وَرَبِّيْ اِنَّهٗ لَحَقٌّ"۔ اِيْ لَعَمْرُكَ، اِيْ هَا اللّٰهِ بھی کہا جاتا ہے۔

حروف استثنا

حروف استثنا اِلَّا، حَاشَا، عَدَا اور خَلَا ہیں۔ ان میں سے اِلَّا کا استعمال اسم کے مباحث میں اور حَاشَا، عَدَا اور خَلَا کا استعمال حروف اضافت کے تحت بیان ہو چکا ہے۔ موخر الذکر تین حروف کو اِلَّا پر قیاس کر کے مستثنیٰ کو منصوب لانا بھی جائز ہے۔ مثلاً زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِيْنَةِ خَلَا وَاحِدِ (یا وَاحِدً) خَلَا اور عَدَا سے پہلے اگر مَا آجائے تو مستثنیٰ صرف منصوب آتا ہے۔ مثلاً اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ"۔

حروف مصدر

حروف مصدر دو ہیں۔ مَا اور اَنْ۔ یہ فعل کے ساتھ آ کر اس کو مصدری معنی دے دیتے ہیں۔

مثلاً اَعْجَبَنِیْ مَا صَنَعْتَ (یامَا تَصْنَعُ) سے مراد ہے اَعْجَبَنِیْ صَنِیْعُکَ۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اس اسلوب پر آئی ہے۔ مثلاً وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنٰهَا وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا۔ (قسم ہے آسمان کی اور جیسا اسے بنایا، قسم ہے زمین کی اور جیسا اسے بچھایا) ضَاقَتْ عَلَیْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ (زمین اپنی کشادگی کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی) اِنَّهٗ اَهْلٌ اَنْ یَفْعَلَ سے مراد ہے وہ کرنے کا اہل ہے' آیت فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖ اِلَّا اَنْ قَالُوْا...... میں بھی اَنْ کی وجہ سے مصدری معنی پیدا ہوگئے ہیں۔

حروف تحضیض

یہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کو اکسانے اور کسی کام پر ابھارنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چار ہیں۔ لَوْلَا، لَوْمَا، هَلَّا اور اَلَّا۔ یہ فعل ماضی یا مضارع پر آتے ہیں۔ مثلاً لَوْلَا اَخَّرْتَنِیْ اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ (تو نے کیوں نہ مجھے مہلت دی تھوڑی مدت کے لیے) لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ (تم اللہ سے استغفار کیوں نہیں کرتے) لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِکَةِ (تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتا) لَوْلَا کے اندر زجر و توبیخ کا مفہوم بھی ہوتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا جَآءُوْا عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ (کیوں نہ یہ اس پر چار گواہ لائے) جب یہ جملہ اسمیہ پر بطور شرط آتا ہے تو اس کا جواب فعلیہ جملے میں ہوتا ہے۔ اس صورت میں پہلا جملہ دوسرے جملے کی نفی کا مضمون پیدا کرتا ہے۔ مثلاً لَوْلَا اِنَّهٗ کَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖ۔ (اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا تو وہ مچھلی کے پیٹ ہی میں رہتا) لَوْلَا اَنْتُمْ لَکُنَّا مُؤْمِنِیْنَ (اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے)

حروف شرط

الفاظ شرط فعل کی بحث میں بیان کیے جا چکے ہیں۔ حروف شرط صرف دو ہیں: اِنْ اور لَوْ یہ جس جملے پر آتے ہیں وہ شرط اور دوسرا جملہ جو اس کا جواب مہیا کرتا ہے، جزا کہلاتا ہے۔ اِنْ فعل کو مستقبل کے اور لَوْ ماضی کے معنی دیتا ہے۔ اِنْ کا استعمال اس موقع پر ہوتا ہے۔ جب کسی کام کا واقع ہونا مشتبہ ہو۔ یہ ضروری ہے کہ حرف شرط کے بعد فعل آئے اس لیے لَوْ زَیْدٌ" ذَاهِبٌ"

کی ترکیب غلط ہوگی۔

اِنْ کے ساتھ شرط کے جملے میں اگر فعل مضارع آئے تو وہ ہمیشہ اخف شکل میں آتا ہے۔ جزا کے جملے میں مضارع اصلی اور مضارع اخف دونوں آسکتے ہیں۔

اگر جزا کا جملہ امر، نہی، ماضی یا مبتدا و خبر کی ترکیب میں ہو تو اس پر ف آتا ہے۔ مثلاً اِنْ اَتَاكَ زَيْد" فَاكْرِمْهُ، اِنْ ضَرَبَكَ فَلَا تَضْرِبْهُ، اِنْ جِئْتَنِي فَاَنْتَ مُكْرَم"۔

لَوْ کے جزائیہ جملہ پر کبھی تاکید کے لیے ل آتا ہے۔ مثلاً لَوْ كَانَ فِيهِمَا اٰلِهَة" اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔

لَوْ کا جزائیہ جملہ عموماً حذف کر دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں اس کی متعدد مثالیں ہیں۔ مثلاً لَوْ اَنَّ قُرْاٰناً سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ۔

لَوْ کبھی تمنا کے معنی کے لیے آتا ہے۔ مثلاً کہا جائے لَوْ تَاْتِيْنِيْ فَتُحَدِّثُنِيْ ایسے موقع پر جزائیہ جملے میں مضارع اصلی اور مضارع خفیف دونوں استعمال ہو سکتے ہیں۔ قرآن مجید کی آیت وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ میں لَوْ تمنا کے معنی میں آیا ہے۔

حرف ردع

جب کہنے والا کوئی ایسی بات کہہ دے جس سے سننے والے کو غصہ آجائے اور وہ تنبیہ اور زجر کے انداز میں اس کی نفی کرے تو ایسے موقع پر كَلَّا کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ حرف ردع ہے مثلاً اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ۔ یعنی جو کچھ یہ سمجھ رہا ہے، معاملہ ہرگز ایسا نہیں......

حروف تفسیر

حروف تفسیر دو ہیں: اَیْ اور اَنْ۔ یہ کسی لفظ کی وضاحت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ مثلاً هُوَ مَكِّيّ" اَیْ مَنْسُوْب" اِلٰى مَكَّةَ (وہ مکی ہے یعنی مکہ کی طرف منسوب ہے) نَادَيْنَاهُ اَنْ يَااِبْرَاهِيْمُ (ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم) فَاَوْحَيْنَا اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ

اَلْفُلْکَ (پھر ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ کشتی بنا)۔

چند خاص حروف

مذکورہ حروف کے علاوہ بعض حروف کے استعمالات خاص ہیں۔ان میں سے بکثرت استعمال ہونے والے حروف –ن، و اور ما– کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:

ن:-

فعل کے صیغہ کے آخر میں جب واحد متکلم کی ضمیر 'ی' آ رہی ہو تو صیغہ کے وزن کو برقرار رکھنے کے لیے 'ی' سے پہلے 'ن' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اسے نون وقایہ کہتے ہیں: مثلاً بَلَغَنِیْ، اَخْرَجَنِیْ، اَهْلَكَتْنِیْ وغیرہ میں۔

و:-

واوَ کبھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر حال کے معنی ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَهُمْ رُقُوْدٌ" (تو انہیں بیدار سمجھتا حالانکہ وہ سوئے ہوئے تھے)

لَیُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ" (یوسف اور اس کا بھائی باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جتھا ہیں)

ما:-

یہ کبھی جملے کے آہنگ کو درست رکھنے کے لیے زائد بھی آ جاتا ہے۔ مثلاً فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ. مِمَّا خَطِیْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا.

مشقوں کا حل

مشق نمبرا

مندرجہ ذیل فقروں میں ثقیل وخفیف اعراب پہچانو اور اس کی توجیہ کرو۔

(۱) اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ آیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ. (شمس، قمر، آیات اور اللہ کے آخر میں پیشیں اور زیریں خفیف حرکتی اعراب ہیں اور آیتان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۲) اِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ. (الدرک، اسفل اور النار کے آخر میں زیریں خفیف حرکتی اعراب ہیں اور المنافقین کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۳) سَلِیْمٌ وَشَمِیْمٌ خَلِیْلَانِ. (سلیم اور شمیم کے آخر میں دو پیشیں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور خلیلان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۴) غُلَامَا بَکْرٍ مَرِیْضَانِ. (غلاما کے آخر میں نون کے نہ ہونے سے اس پر خفیف حرفی اعراب ہے اور بکر کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور مریضان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۵) قَلَمَا زَیْدٍ جَدِیْدَانِ. (قلما کے آخر میں نون کے نکالنے سے اس پر خفیف حرفی اعراب ہے اور زید کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور جدیدان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۶) خَادِمُوْ الْقَوْمِ مَخْدُوْمُوْنَ. (خادمو کے آخر میں نون کے نکالنے سے اس پر خفیف حرفی اعراب ہے اور القوم کے آخر میں ایک زیر خفیف حرکتی اعراب ہیں اور مخدومون کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۷) اَلْمُسْلِمَاتُ صَالِحَاتٌ. (صالحات کے آخر میں دو پیشیں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور المسلمات کے آخر میں ایک پیش خفیف حرکتی اعراب ہے۔)

(۸) اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِی شُغُلٍ فَاکِهُوْنَ. (اصحاب اور الیوم کے آخر میں زبر اور الجنۃ پر زیر اس پر خفیف حرکتی اعراب ہے اور شغل کے آخر میں دو زیریں ثقیل حرکتی اعراب ہیں اور جدیدان کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

(۹) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. (الحمد کے آخر میں پیش اور اللہ اور رب کے آخر میں زیر اس پر خفیف حرکتی اعراب ہے اور العالمین کا نون ثقیل حرفی اعراب ہے۔)

مشق نمبر ۲

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) سَلِيْمٌ عَاقِلٌ وَنَسِيْمٌ غَافِلٌ. سلیم عقل مند ہے اور نسیم غافل ہے۔

(۲) سَعِيْدٌ قَوِيٌّ وَحَامِدٌ ضَعِيْفٌ. سعید طاقتور ہے اور حامد کمزور ہے۔

(۳) رَشِيْدٌ اَمِيْرٌ وَجَعْفَرٌ وَزِيْرٌ. رشید امیر ہے اور جعفر وزیر ہے۔

(۴) اَللّٰهُ رَازِقٌ وَالرَّسُوْلُ صَادِقٌ. اللہ رزق دینے والا ہے اور رسول سچا ہے۔

(۵) اَلْبِنْتُ ضَاحِكَةٌ وَالْاُمُّ سَاكِتَةٌ. لڑکی ہنس رہی ہے اور ماں خاموش ہے۔

(۶) اَلصَّبِيُّ مَرِيْضٌ وَالصَّبِيَّةُ صَحِيْحَةٌ. بچہ بیمار ہے اور بچی صحت مند ہے۔

(۷) اَلْاِنْسَانُ حَاكِمٌ وَالْحَيَوَانُ مَحْكُوْمٌ. انسان حاکم ہے اور حیوان محکوم ہے۔

(۸) اَلْخَادِمَانِ نَائِمَانِ وَالْخَادِمَتَانِ جَالِسَتَانِ. دونوکر سو رہے ہیں اور دونوکرانیاں بیٹھی ہوئی ہیں۔

(۹) اَلْمُؤْمِنُوْنَ قَانِتُوْنَ وَالْمُسْلِمَاتُ عَابِدَاتٌ. مومن مرد فرمانبردار ہیں اور مسلمان عورتیں عبادت کرنے والی ہیں۔

(۱۰) عَامِرٌ وَعُمَيْرٌ وَزُبَيْرٌ طَالِبُوْنَ. عامر، عمیر اور زبیر طالب علم ہیں۔

(۱۱) اَلْمُعَلِّمُوْنَ غَائِبُوْنَ وَالْمُعَلِّمَاتُ حَاضِرَاتٌ. معلمین غائب ہیں اور معلمات موجود ہیں۔

(۱۲) لَرَشِيْدٌ جَالِسٌ. یقیناً رشید بیٹھا ہے۔

(۱۳) اَلْاَرْضُ وَاسِعَةٌ وَالْجِبَالُ عَالِيَةٌ. زمین وسیع ہے اور پہاڑ بلند ہیں۔

(۱۴) لَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ. بے شک مومن غلام مشرک سے بہتر ہے۔

(۱۵) عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ. عقل مند دشمن، بے وقوف دوست سے بہتر ہے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) زید سچا ہے۔	زَيْدٌ صَادِقٌ.
(۲) علم نور ہے۔	اَلْعِلْمُ نُوْرٌ.
(۳) انسان عقل مند ہے۔	اَلْإِنْسَانُ عَاقِلٌ.
(۴) کتاب مفید ہے۔	اَلْكِتَابُ مُفِيْدٌ.
(۵) عورت بیٹھی ہے۔	اَلْمَرْأَةُ جَالِسَةٌ.
(۶) گائے خوبصورت ہے۔	اَلْبَقَرَةُ جَمِيْلَةٌ.
(۷) عامر اور عمیر روزے دار ہیں۔	عَامِرٌ وَعُمَيْرٌ صَائِمَانِ.
(۸) دو بہنیں عبادت گزار ہیں۔	اَلْأُخْتَانِ عَابِدَتَانِ.
(۹) مومن قوی اور کافر کمزور ہیں۔	اَلْمُؤْمِنُوْنَ قَوِيُّوْنَ وَالْكَافِرُوْنَ ضَعِيْفُوْنَ.
(۱۰) سعید، سعد اور زبیر صحابی ہیں۔	سَعِيْدٌ وَسَعْدٌ وَزُبَيْرٌ صَحَابِيُّوْنَ.
(۱۱) پھل میٹھے ہیں۔	اَلْفَوَاكِهُ حُلْوَةٌ"
(۱۲) سورج طلوع ہونے والا ہے۔	اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ.
(۱۳) حریص محروم ہوتا ہے۔	اَلْحَرِيْصُ مَحْرُوْمٌ.
(۱۴) دین خیر خواہی ہے۔	اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ.

مشق نمبر ۳

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) سَعِيْدٌ" عَلَى السَّطْحِ.	سعید چھت پر ہے۔
(۲) وَاللّٰهِ هَاشِمٌ" غَنِيٌّ" كَحَاتِمٍ.	اللہ کی قسم، ہاشم حاتم کی طرح مالدار ہے۔
(۳) اَلطِّفْلَةُ جَالِسَةٌ" فِي عَجَلَةٍ.	بچی تانگے میں بیٹھی ہے۔

(۴) سَعِيْدٌ وَ رَشِيْدٌ ذَاهِبَانِ لِتِجَارَةٍ مِنْ قَرْيَةٍ اِلٰى مَدِيْنَةٍ. سعید اور رشید گاؤں سے شہر کی طرف تجارت کی غرض سے جا رہے ہیں۔

(۵) اَلرَّجُلَانِ مَشْغُوْلَانِ بِالزِّرَاعَةِ. دونوں آدمی زراعت کے کام میں مصروف ہیں۔

(۶) اَلطَّالِبَتَانِ مَرِيْضَتَانِ مُنْذُ اُسْبُوْعَيْنِ. دونوں طالبات دو ہفتے سے بیمار ہیں۔

(۷) لِرَشِيْدٍ شُغْلٌ حَتَّى الْعِشَاءِ. رشید عشا تک مصروف ہے۔

(۸) اَلْقَوْمُ حَاضِرُوْنَ حَاشَا زَيْدٍ. زید کے علاوہ پوری قوم موجود ہے۔

(۹) سَلِيْمٌ مَاهِرٌ فِيْ عِلْمَيْنِ. سلیم دو علوم میں ماہر ہے۔

(۱۰) اَلْعِزَّةُ لِلصَّادِقِيْنَ وَلِلْكَاذِبِيْنَ ذِلَّةٌ. عزت سچے لوگوں کے لیے ہے اور کافروں کے لیے ذلت ہے۔

(۱۱) اَلْعُلَمَاءُ فِي الْاَرْضِ كَالنُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ. زمین پر علما آسمان پر ستاروں کی مانند ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) شکر اللہ کے لیے ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

(۲) خدا کی قسم، حرکت میں برکت ہے۔ وَاللّٰهِ! اَلْبَرَكَةُ فِي الْحَرَكَةِ.

(۳) خدا بندوں پر نگران ہے۔ اَللّٰهُ رَقِيْبٌ عَلَى الْعِبَادِ.

(۴) دو نوکر بازار کو جا رہے ہیں۔ خَادِمَانِ ذَاهِبَانِ اِلَى السُّوْقِ.

(۵) باغ کے دو دروازے ہیں۔ لِلْحَدِيْقَةِ بَابَانِ.

(۶) اعمال نیتوں کے ساتھ ہیں۔ اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ.

(۷) مومن ایک جسم کی طرح ہیں۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَالْجَسَدِ الْوَاحِدِ.

(۸) سٹیشن سے گھر تک دو میل ہیں۔ مِنَ الْبَيْتِ اِلَى الْمَحَطَّةِ مِيْلَانِ.

(۹) استانیاں جمعہ سے غائب ہیں۔ اَلْمُعَلِّمَاتُ غَائِبَاتٌ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

(۱۰) دو بچوں کے سوا سب طالب علم بیمار ہیں۔ اَلطُّلَّابُ مَرِيْضُوْنَ اِلَّا طَالِبَيْنِ.

(۱۱) حیا ایمان سے ہوتی ہے۔ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ.

مشق نمبر ۴

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) رَحْمَةُ اللّٰهِ.	اللہ کی رحمت
(۲) جَزَاءُ الْإِحْسَانِ.	احسان کا بدلہ
(۳) عِبَادُ الرَّحْمَانِ.	رحمٰن کے بندے
(۴) اِمْرَأَةُ الْعَزِيْزِ.	عزیز کی بیوی
(۵) اِبْنَا زَيْدٍ.	زید کے دو بیٹے
(۶) قَلَمَا الْوَلَدِ.	لڑکے کے دو قلم
(۷) صِيَامُ شَهْرَيْنِ.	دو مہینوں کے روزے
(۸) اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ.	پہلوں کی کہانیاں
(۹) كَاشِفُو الْعَذَابِ.	عذاب ہٹانے والے
(۱۰) اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ".	اللہ کی زمین وسیع ہے۔
(۱۱) بَشِيْرٌ" طَالِبُ عِلْمٍ.	بشیر علم کا طلبگار ہے۔
(۱۲) يَدَا مُسْلِمٍ طَوِيْلَتَانِ.	مسلمان کے دونوں ہاتھ لمبے ہیں۔
(۱۳) وَحِيْدٌ" طَوِيْلُ الْيَدَيْنِ.	وحید دو لمبے ہاتھوں والا ہے۔
(۱۴) فِي يَدَيْ رَشِيْدٍ قَلَمٌ" وَ دَوَاةٌ".	رشید کے دونوں ہاتھوں میں قلم اور دوات ہے۔
(۱۵) ثَرْوَةُ الْبِلَادِ مِنْ زَارِعِي الْاَرْضِ.	ملک کی دولت اس کے کسانوں سے ہے۔
(۱۶) عَلٰى جَانِبَيْ بَيْتِ سَعِيْدٍ اَشْجَارٌ".	سعید کے گھر کے دونوں جانب درخت ہیں۔
(۱۷) بَنُوْ هَاشِمٍ ذَاهِبُوْنَ اِلٰى بَنِيْ طَالِبٍ.	ہاشم کے گھر والے لہب کے گھر والوں کی طرف جا رہے ہیں۔
(۱۸) رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ.	اصل دانائی اللہ کا خوف ہے۔

(۱۹) خَادِمُو الْقَومِ مَخدُومُو الْقَوْمِ. قوم کے خدمت گار قوم سے خدمت پاتے ہیں۔

(۲۰) صَلَاحُ الْإِنْسَانِ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ. انسان کی بھلائی اس کی زبان کی حفاظت میں ہے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) نسیم کی کتاب، بکر کے دو غلام۔	كِتَابُ نَسِيْمٍ وَغُلَامَا بَكْرٍ.
(۲) درختوں کی ٹہنیاں۔	فُرُوْعُ اَشْجَارٍ
(۳) دو لڑکوں کے دو قلم۔	قَلَمَا وَلَدَيْنِ
(۴) فجر اور ظہر کی نمازیں۔	صَلَاتَا الْفَجْرِ وَالظُّهْرِ
(۵) مدرسہ کے معلم۔	مُعَلِّمُو الْمَدْرَسَةِ
(۶) قرآن اللہ کی کتاب ہے۔	اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ
(۷) نوح اور لوط اللہ کے دو رسول ہیں۔	نُوْحٌ وَلُوْطٌ رَسُوْلَا اللّٰهِ.
(۸) حلم اخلاق کا سردار ہے۔	اَلْحِلْمُ سَيِّدُ الْاَخْلَاقِ.
(۹) علی کی کتاب مفید ہے۔	كِتَابُ عَلِيٍّ مُفِيْدٌ.
(۱۰) گھوڑے کے کان چھوٹے ہیں۔	اُذُنَا الْفَرَسِ صَغِيْرَتَانِ.
(۱۱) وطن کی محبت ایمان سے ہے۔	حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِيْمَانِ.
(۱۲) نماز دین کا ستون ہے۔	اَلصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ.
(۱۳) کتابوں کے بیچنے والے کم ہیں۔	بَائِعُو الْكُتُبِ قَلِيْلُوْنَ.
(۱۴) عقل مند علم کے طالب ہوتے ہیں۔	اَلْعَاقِلُوْنَ طَالِبُو الْعِلْمِ
(۱۵) سستی جاہلوں کی عادت ہے۔	اَلْكَسَلُ عَادَةُ الْجَاهِلِيْنَ.
(۱۶) سکول کی استانیاں دین کی جاننے والیاں ہیں۔	مُعَلِّمَاتُ الْمَدْرَسَةِ عَالِمَاتُ الدِّيْنِ.
(۱۷) طالبات کالج کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔	اَلطَّالِبَاتُ لَاعِبَاتٌ فِيْ مَلْعَبِ الْكُلِّيَّةِ.
(۱۸) امت کے محسنوں کے لیے اجر ہے۔	لِمُحْسِنِي الْاُمَّةِ اَجْرٌ.
(۱۹) سہیل ایران کے بادشاہ کا ایلچی ہے۔	سُهَيْلٌ سَفِيْرُ مَلِكِ اِيْرَانَ.

(۲۰) عرب کے بادشاہ کا نام فیصل ہے۔ اِسْمُ مَلِكِ الْعَرَبِ فَيْصَلٌ.

مشق نمبر ۵

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) بڑھئی کرسی بنا رہا ہے۔ اَلنَّجَّارُ صَانِعُ الْكُرْسِيِّ.

(۲) بچی دودھ پی رہی ہے۔ اَلطِّفْلَةُ شَارِبَةُ اللَّبَنِ.

(۳) دو نوکر پھول توڑ رہے ہیں۔ اَلْخَادِمَانِ قَاطِفَا الْاَزْهَارِ.

(۴) لوگ سروں پر سامان اٹھائے ہوئے ہیں۔ اَلنَّاسُ حَامِلُو الْاَثَاثِ عَلَى الرُّؤُوْسِ.

(۵) دو بہنیں بچی کے لیے گڑیا بنا رہی ہیں۔ اَلْأُخْتَانِ صَانِعَتَا الدُّمْيَةَ لِلْطِفْلَةِ.

(۶) چور ڈرا ہوا قید خانے میں بیٹھا ہے۔ اَلسَّارِقُ جَالِسٌ فِي السِّجْنِ خَائِفًا.

(۷) سردار فتح یاب لوٹنے والا ہے۔ اَلْقَائِدُ رَاجِعٌ ظَافِرًا.

(۸) دو لڑکے خوش جا رہے ہیں۔ اَلطِّفْلَانِ ذَاهِبَانِ فَرْحَانَيْنِ.

(۹) کسان کپاس کو سستا بیچ رہے ہیں۔ اَلْفَلَّاحُوْنَ بَائِعُو الْقُطْنِ رَخِيْصًا.

(۱۰) مریضہ شکایت کرتے ہوئے باتیں کر رہی ہے۔ اَلْمَرِيْضَةُ مُتَكَلِّمَةٌ شَاكِيَةً.

(۱۱) لڑکیاں مدرسہ سے غمناک آ رہی ہیں۔ اَلْبَنَاتُ رَاجِعَاتٌ مِنَ الْمَدْرَسِةِ حَزِيْنَاتٍ.

(۱۲) سلیم آج صبح یا شام آنے والا ہے۔ سَلِيْمٌ قَادِمٌ الْيَوْمَ أَوْ غَدًا.

(۱۲) زید جمعہ کے روز روزہ رکھنے والا ہے۔ زَيْدٌ صَائِمٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(۱۳) رشید اور سعید شام کے وقت دودھ پیتے ہیں۔ رَشِيْدٌ وَسَعِيْدٌ شَارِبُو اللَّبَنِ مَسَاءً.

(۱۴) مشرک جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اَلْمُشْرِكُوْنَ لَابِثُوْنَ فِيْ جَهَنَّمَ دَائِمًا.

(۱۵) لڑکیاں کل پھول توڑنے والی ہیں۔ اَلْبَنَاتُ قَاطِفَاتُ الْاَزْهَارِ غَدًا.

(۱۶) آدمی چھت کے اوپر کھڑا ہے۔ اَلرَّجُلُ وَاقِفٌ عَلَى السَّطْحِ.

(۱۷) بکر درخت کے نیچے سویا ہوا ہے۔ بَكْرٌ نَائِمٌ تَحْتَ الشَّجَرَةِ.

(۱۸)سلیم کا گھر مسجد کے سامنے ہے۔ بَيْتُ سَلِيْمٍ أَمَامَ الْمَسْجِدِ.

(۱۹)سکول کے پاس ایک میدان ہے۔ عِنْدَ الْمَدْرَسَةِ مَيْدَانٌ.

(۲۰)میدان کے بیچ میں ایک حوض ہے۔ هُنَاكَ حَوْضٌ فِيْ وَسَطِ الْمَيْدَانِ.

(۲۱)وحید کا گھر سعید کے گھر سے آگے ہے۔ بَيْتُ وَحِيْدٍ أَمَامَ بَيْتِ سَعِيْدٍ.

مشق نمبر ٦

ا۔ عربی میں ترجمہ:

(۱)لڑکا خوشی سے کھیل رہا ہے۔ اَلْوَلَدُ لَاعِبٌ فَرَحًا.

(۲)سعید غصے سے کانپ رہا ہے۔ سَعِيْدٌ مُرْتَجِفٌ غَضَبًا.

(۳)عورتیں غم کے باعث میت پر رو رہی ہیں۔ اَلنِّسَاءُ بَاكِيَاتٌ عَلَى الْمَيِّتِ غَمًّا.

(۴)منافق موت کے ڈر سے گھروں میں بیٹھے ہیں۔ اَلْمُنَافِقُوْنَ جَالِسُوْنَ فِي الْبُيُوْتِ خَوْفًا مِنَ الْمَوْتِ.

(۵)عامر مہمان کی عزت افزائی کے لیے گھر میں موجود ہے۔ عَامِرٌ فِي الْبَيْتِ تَكْرِيْمًا لِلضَّيْفِ.

(٦) مومن اللہ کی محبت کے سبب سے عبادت کرتے ہیں۔ اَلْمُؤْمِنُوْنَ عَابِدُوْنَ حُبًّا لِلّٰهِ.

(۷) تاجر کے پاس چالیس کپڑے ہیں۔ عِنْدَ التَّاجِرِ أَرْبَعُوْنَ ثِيَابًا.

(۸)زید ایک گز ریشم بیچنے والا ہے۔ زَيْدٌ بَائِعٌ يَارْدَ حَرِيْرٍ

(۹)رشید ایک کپ پانی پی رہا ہے۔ رَشِيْدٌ شَارِبٌ كُوْبَ مَاءٍ.

(۱۰)لڑکے کے ہاتھ میں ایک پونڈ گھی اور بیس کاپیاں ہیں۔ فِيْ يَدِ الْوَلَدِ رَطْلًا سَمْنًا وَعِشْرُوْنَ كُرَّاسَةً.

(۱۱) عثمان حیا کے اعتبار سے صحابہ میں سب سے افضل ہے۔ عُثْمَانُ اَفْضَلُ الصَّحَابَةِ حَيَاءً.

(۱۲) ہاتھی جسم کے لحاظ سے اونٹ سے بڑا ہے۔ اَلْفِيْلُ اَكْبَرُ جِسْمًا مِنَ الْجَمَلِ.

(۱۳) سالم علم کے لحاظ سے لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ سَالِمٌ اَفْضَلُ النَّاسِ عِلْمًا.

(۱۴) امیر نوکر کو خوب پیٹ رہا ہے۔ اَلْاَمِيْرُ ضَارِبٌ الْخَادِمَ ضَرْبًا.

(۱۵) دولڑکے خوب ہنس رہے ہیں۔ اَلْوَلَدَانِ ضَاحِكَانِ ضَحْكًا.

(۱۶) لوگ بہت خوش ہیں۔ اَلنَّاسُ فَرْحَانُوْنَ فَرَحًا.

(۱۷) خرگوش تیز بھاگ رہا ہے۔ اَلْاَرْنَبُ هَارِبٌ سَرِيْعًا.

(۱۸) علی بادشاہوں جیسی بات کرتا ہے۔ عَلِيٌّ مُتَكَلِّمٌ كَلَامَ الْمُلُوْكِ.

(۱۹) سلیم غمگین آدمی کی طرح بیٹھا ہے۔ سَلِيْمٌ جَالِسٌ جُلُوْسَ الْحَزِيْنِ.

مشق نمبر ۷

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ. اچھا ملک.

(۲) رَبٌّ غَفُوْرٌ. بخشنے والا رب.

(۳) عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. سیدھے راستے پر.

(۴) فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ. بلند جنت میں.

(۵) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ. اطمینان والی جان.

(۶) شَاهِدَانِ عَادِلَانِ. دو انصاف والے گواہ.

(۷) مُسْلِمُوْنَ صَالِحُوْنَ. نیک مسلمان (جمع)

(۸) اَلْمُسْلِمَاتُ الصَّالِحَاتُ. نیک مسلمان عورتیں

(۹) زَيْدٌ لَابِسٌ ثَوْبًا جَدِيْدًا. زید نیا لباس پہننے والا ہے۔

(۱۰) اَلطَّالِبَانِ قَارِئَانِ كِتَابَيْنِ مُفِيْدَيْنِ۔ دو طالب علم دو مفید کتابیں پڑھنے والے ہیں/ پڑھ رہے ہیں۔

(۱۱) اَلْمُسَافِرُوْنَ شَارِبُوْنَ الْمَاءَ الْبَارِدَ۔ مسافر ٹھنڈا پانی پینے والے ہیں/ پی رہے ہیں۔

(۱۲) اَلْاَطْفَالُ لَاعِبُونَ فِي مَيْدَانٍ فَسِيْحٍ۔ بچے ایک کھلے میدان میں کھیلنے والے ہیں/کھیل رہے ہیں۔

(۱۳) فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ اَلْفُ طِفْلٍ صَغِيْرٍ وَ كَبِيْرٍ۔ عربی مدرسے میں چھوٹے بڑے ہزار طالب علم ہیں۔

(۱۴) زَيْدُ نِ الشَّرِيْفُ صَدِيْقُ سَلِيْمٍ۔ شریف زید سلیم کا دوست ہے۔

(۱۵) عَمُّ زَيْدِ نِ الْكَبِيْرُ فِي السَّفَرِ۔ زید کا بڑا چچا سفر پر ہے۔

(۱۶) كِتَابُ عَامِرِ نِ الْكَرِيْمِ جَيِّد"۔ نیک دل عامر کی کتاب اچھی ہے۔

(۱۷) اَلرَّجُلُ ضَارِب" رَشِيْدَ نِ الشِّرِيْرَ۔ آدمی شرارتی رشید کو مارنے والا ہے/ مار رہا ہے

(۱۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ تمام شکر اللہ پروردگار عالم کے لیے ہے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) مور ایک خوبصورت پرندہ ہے۔ اَلطَّاوُوْسُ طَائِرٌ جَمِيْلٌ۔

(۲) موٹی کتاب میز پر ہے۔ اَلْكِتَابُ الضَّخْمُ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔

(۳) باغ میں خوبصورت پھول ہیں۔ فِي الْحَدِيْقَةِ اَزْهَارٌ جَمِيْلَةٌ۔

(۴) درخت کے نیچے ایک موٹی گائے ہے۔ تَحْتَ الشَّجَرِ بَقَرَةٌ سَمِيْنَةٌ۔

(۵) مربع حوض مسجد کے وسط میں ہے۔ اَلْحَوْضُ الْمُرَبَّعُ وَسَطَ الْمَسْجِدِ۔

(۶) لڑکا دو عمدہ قلم بیچ رہا ہے۔ اَلْوَلَدُ بَائِعٌ قَلَمَيْنِ ثَمِيْنَيْنِ۔

(۷) عقل مند لڑکیاں محنتی ہیں۔ اَلْبَنَاتُ الْعَاقِلَاتُ مُجْتَهِدَاتٌ۔

(۸) نئے کپڑے صندوق میں ہیں۔ اَلثِّيَابُ الْجَدِيْدَةُ فِي الصُّنْدُوْقِ۔

(۹) زید کی چھوٹی بہن بیمار ہے۔ اُخْتُ زَيْدِ نِ الصَّغِيْرَةُ مَرِيْضَةٌ۔

(۱۰) ایک مومن غلام ایک مشرک سے بہتر ہے۔ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُشْرِكٍ۔

(۱۱) ایک عقلمند دشمن ایک نادان دوست سے اچھا ہوتا ہے۔ عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ.

(۱۲) عربی مدرسے میں بیس طلبہ ہیں۔ فِي الْمَدْرَسَةِ الْعَرَبِيَّةِ عِشْرُوْنَ طَالِبًا.

(۱۳) پاکیزہ کلمہ اور نیک عمل خدا کو محبوب ہیں۔ اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَالْعَمَلُ الطَّيِّبُ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ.

(۱۴) کھٹے پھل صحت کے لیے مضر ہیں۔ اَلْفَوَاكِهُ الْحَامِضَةُ سَيِّئَةٌ لِلصِّحَّةِ.

مشق نمبر ۸

عربی میں ترجمہ:

(۱) اللہ ہمارا رب ہے۔ اَللّٰهُ رَبُّنَا

(۲) محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

(۳) وہ تیری بہن ہے۔ هِيَ أُخْتُكَ.

(۴) تو اس کی خالہ ہے۔ أَنْتِ خَالَتُهُ.

(۵) وہ دونوں ہمارے بھائی ہیں۔ هُمَا أَخَوَانَا.

(۶) ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ.

(۷) آپ کا شکر مجھ پر واجب ہے۔ عَلَيَّ شُكْرُكَ.

(۸) ہماری بہن بیمار ہے۔ أُخْتُنَا مَرِيْضَةٌ.

(۹) اس کے گھر میں بہت سی کتابیں ہیں۔ فِيْ بَيْتِهِ كُتُبٌ كَثِيْرَةٌ.

(۱۰) وہ دونوں اپنی بات میں سچی ہیں۔ هُمَا صَادِقَتَانِ فِيْ قَوْلِهِمَا.

(۱۱) مسافر اپنے گھروں کو لوٹ رہے ہیں۔ اَلْمُسَافِرُوْنَ رَاجِعُوْنَ إِلَى بُيُوْتِهِمْ.

(۱۲) میرا بھائی آپ کا خط پڑھ رہا ہے۔ أَخِيْ قَارِئٌ رِسَالَتَكَ.

(۱۳) اس کے پاس ایک قلم اور ایک کاغذ ہے اور وہ اپنے کمرے میں لکھ رہا ہے۔ عِنْدَهُ قَلَمٌ وَّوَرَقٌ وَهُوَ يَكْتُبُ فِيْ غُرْفَتِهِ.

(۱۴) ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں اور لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ.
تمہارے لیے تمہارے اعمال۔

مشق نمبر ۹

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) هٰذَا رَجُلٌ شَرِيْفٌ. یہ شریف آدمی ہے۔

(۲) هٰذِه حُجْرَةٌ وَاسِعَةٌ. یہ کھلا کمرہ ہے۔

(۳) هٰذَانِ خَصْمَانِ. یہ دو جھگڑنے والے ہیں۔

(۴) ذَانِكَ بُرْهَانَانِ. یہ دو نشانیاں ہیں۔

(۵) هٰذَا الْكِتَابُ جَيِّدٌ وَهٰذِهِ الرِّسَالَةُ رَدِيْئَةٌ. یہ کتاب اچھی ہے اور یہ بے کار رسالہ ہے۔

(۶) ذٰلِكَ الطِّفْلُ شَرِيْرٌ وَتِلْكَ الْبِنْتُ صَالِحَةٌ. یہ بچہ شرارتی ہے اور وہ بچی نیک ہے۔

(۷) هٰذَانِ الطِّفْلَانِ صَالِحَانِ وَهَاتَانِ الْبِنْتَانِ ذَكِيَّتَانِ. یہ دو بچے نیک ہیں اور وہ دو لڑکیاں سمجھدار ہیں۔

(۸) سُوَالُ هٰذَيْنِ التِّلْمِيْذَيْنِ مُشْكِلٌ وَ جَوَابُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ صَحِيْحٌ. ان دو طالب علموں کے سوالات مشکل ہیں اور ان دو آدمیوں کے جواب ٹھیک ہیں۔

(۹) خَطُّ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ جَمِيْلٌ وَكِتَابُ تَيْنِكَ الْأُخْتَيْنِ عَجِيْبٌ. اِن دو لڑکیوں کا خط خوبصورت ہے اور اُن دو بہنوں کی کتاب عجیب ہے۔

(۱۰) أُولٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ وَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ كٰفِرُوْنَ. وہ جنت والے ہیں اور یہ کفر کرنے والی قوم ہے۔

(۱۱) هٰؤُلَاءِ التُّجَّارُ صَادِقُوْنَ وَأُولٰئِكَ التِّلْمِيْذَاتُ نَظِيْفَاتٌ. یہ تاجر سچے ہیں اور وہ طالبات صاف ستھری ہیں۔

(۱۲) هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَ اللّٰهِ. یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارش کرنے والے ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) یہ ایک خوبصورت گھوڑا ہے۔ هٰذَا حِصَانٌ جَمِيْلٌ.

(۲) یہ دولڑکے دوست ہیں۔ هٰذَانِ الْوَلَدَانِ صَدِيْقَانِ.

(۳) یہ رشید کے مہمان ہیں۔ هٰؤُلَاءِ ضُيُوْفُ رَشِيْدٍ.

(۴) یہ میری دوات ہے۔ هٰذِهِ دَوَاتِيْ.

(۵) یہ زید کی دو بہنیں ہیں۔ هَاتَانِ أُخْتَا زَيْدٍ.

(۶) وہ ایک مفید کتاب ہے۔ ذٰلِكَ كِتَابٌ مُفِيْدٌ.

(۷) وہ موٹر ہمارے استاد کی ہے۔ تِلْكَ سَيَّارَةُ أُسْتَاذِنَا.

(۸) وہ دونوں نوکر امانت دار ہیں۔ ذَانِكَ الْخَادِمَانِ أَمِيْنَانِ.

(۹) وہ مرد طیارے میں سوار ہونے والے ہیں۔ أُولٰئِكَ الرِّجَالُ رَاكِبُو الطَّائِرَةِ.

(۱۱) ان دو مسافر عورتوں کا گھر وہ ہے۔ ذٰلِكَ بَيْتُ تَيْنِكَ الْمَرْأَتَيْنِ.

(۱۲) ان دو طالب علموں کا کمرہ کشادہ ہے۔ غُرْفَةُ ذَيْنِكَ الطَّالِبَيْنِ وَاسِعَةٌ.

مشق نمبر ۱۰

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) اَلطِّفْلَانِ اللَّذَانِ عَلَى الْبَابِ يَتِيْمَانِ. وہ دو بچے جو دروازے پر ہیں یتیم ہیں.

(۲) اَلْبِنْتُ الَّتِي فِي الْمَكْتَبِ ذَكِيَّةٌ". وہ لڑکی جو مکتب میں ہے ذہین ہے۔

(۳) اَلْبَقَرَتَانِ اللَّتَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ لِزَيْدٍ. وہ دو گائیں جو درخت کے نیچے ہیں زید کی ہیں۔

(۴) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الَّذِيْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ. وہ معلمین جو مدرسے میں ہیں محنتی ہیں۔

(۵) اَلْمُعَلِّمَاتُ اللَّاتِي فِي الْحُجْرَةِ صَالِحَاتٌ. وہ استانیاں جو کمرے میں ہیں نیک ہیں۔

(٦) اَلْفَرَسُ الَّذِی لِزَیْدٍ اَحْسَنُ مِنَ الَّذِیْنَ لِعَمْرٍو. — وہ گھوڑا جو زید کا ہے ان گھوڑوں سے بہتر ہے جو عمرو کے ہیں۔

(٧) مَدْرَسَةُ بَلَدِکَ اَکْبَرُ مِنَ اللَّتَیْنِ فِی بَلَدِنَا. — تیرے شہر کا مدرسہ ان دو مدرسوں سے بڑا ہے جو ہمارے شہر میں ہیں۔

(٨) اَنَا فَاعِلٌ" مَا اَنْتَ فَاعِلٌ". — میں وہی کچھ کرنے والا ہوں جو تم کرنے والے ہو۔

(٩) خَیْرُ النَّاسِ مَنْ هُوَ نَافِعٌ لِلنَّاسِ. — لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کے لیے نفع بخش ہو۔

(١٠) مَنْ هُوَ نَاصِحُکَ خَیْرٌ "لَکَ مِمَّنْ هُوَ مَادِحُکَ. — جو تمہیں نصیحت کرنے والا ہے وہ اس سے بہتر ہے کہ جو تمہاری تعریفیں کرنے والا ہے۔

(١١) اَنَا مُسَافِرٌ" غَدًا اِذَا النَّاسُ ذَاهِبُوْنَ لِلْحَجِّ. — میں کل سفر پر جا رہا ہوں جب لوگ حج کے لیے جائیں گے۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(١) وہ لڑکا جو دروازے کے پیچھے ہے بیمار ہے۔ — اَلْوَلَدُ الَّذِیْ خَلْفَ الْبَابِ مَرِیْضٌ.

(٢) وہ دو پرندے جو درخت پر بیٹھے ہیں، خوبصورت ہیں۔ — اَلطَّائِرَتَانِ الْجَالِسَتَانِ عَلَی الشَّجَرَةِ جَمِیْلَتَانِ.

(٣) وہ لوگ جو مسجد میں ہیں نیک ہیں۔ — اَلَّذِیْنَ فِی الْمَسْجِدِ صَالِحُوْنَ.

(٤) وہ لڑکیاں جو میدان میں ہیں کھیل رہی ہیں۔ — اَلْبَنَاتُ اللَّاتِیْ فِی الْمَیْدَانِ تَلْعَبْنَ.

(٥) وہ کتاب جو میز پر ہے اس کتاب سے سستی ہے جو میرے پاس ہے۔ — اَلْکِتَابُ الَّذِیْ عِنْدِیْ أَرْخَصُ مِنَ الْکِتَابِ الَّذِیْ عِنْدَکَ.

(٦) میں وہی کچھ لکھنے والا ہوں جو تو لکھنے والا ہے۔ — أَنَا کَاتِبٌ مَّا اَنْتَ کَاتِبٌ.

(٧) سلام ہو اس پر جو تیرے پاس ہے۔ — اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ هُوَ عِنْدَکَ.

(٨) انسان اس چیز کا حریص ہوتا ہے جو غائب ہو۔ — اَلْإِنْسَانُ حَرِیْصٌ مَا یَکُوْنُ غَائِبًا.

مشق نمبر ۱۱

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) أَ اَنْتَ مَرِيْضٌ؟ نَعَمْ اَنَا مَرِيْضٌ.	کیا تم بیمار ہو؟ ہاں میں بیمار ہوں۔
(۲) هَلْ زَيْدٌ قَادِمٌ؟ نَعَمْ هُوَ قَادِمٌ ۢ الْيَوْمَ.	کیا زید آنے والا ہے؟ ہاں وہ آج آنے والا ہے۔
(۳) هَلْ هٰذَا كِتَابٌ كَبِيْرٌ؟ لَا، هٰذَا كِتَابٌ صَغِيْرٌ.	کیا یہ بڑی کتاب ہے؟ نہیں یہ چھوٹی کتاب ہے۔
(۴) أَ عَلِيٌّ مُسَافِرٌ اَمْ حَسَنٌ؟ عَلِيٌّ هُوَ مُسَافِرٌ.	کیا علی جانے والا ہے یا حسن؟ علی ہے جو جانے والا ہے۔
(۵) مَا اِسْمُكَ؟ اِسْمِي هَاشِمٌ.	تمہارا نام کیا ہے؟ میرا نام ہاشم ہے۔
(۶) مَا الَّذِي بِيَدِكَ؟	تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟
(۷) مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ؟	یہ آدمی کون ہے؟
(۸) كَيْفَ حَالُكَ وَ صِحَّتُكَ؟	تمہارا حال اور صحت کیسی ہے؟
(۹) اَيْنَ عَمُّكَ؟ هُوَ فِي السَّفَرِ.	تمہارا چچا کہاں ہے؟ وہ سفر میں ہے۔
(۱۰) مَتٰى رُجُوْعُهٗ؟ بَعْدَ شَهْرٍ.	اس کی واپسی کب ہے؟ ایک ماہ بعد.
(۱۱) اَيَّةُ سَاعَةٍ ۢ الْاٰنَ؟ هٰذِهِ السَّاعَةُ الثَّانِيَةَ عَشْرَةَ.	اب کیا وقت ہے؟ اس وقت بارہ بجے ہیں۔
(۱۲) كَمْ عُمْرُكَ؟ تِسْعَ سِنِيْنَ.	تمہاری عمر کتنی ہے؟ نو سال.
(۱۳) كَمْ خَادِمًا لِعَمِّكَ؟ اَرْبَعَةٌ.	تمہارے چچا کے پاس کتنے نوکر ہیں؟ چار.

(١٤) أَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ هُوَ مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ. — یہ تمہارے لیے کہاں سے آیا ہے؟ یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

(١٥) اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ؟ — قیامت کا دن کب ہے؟

(١٦) اِلٰى اَيْنَ اَنْتُمَا ذَاهِبَانِ؟ — تم دونوں کہاں جا رہے ہو؟

(١٧) بِمَ رَاجِعٌ" هُوَ؟ — وہ کیا چیز لانے والا ہے؟

(١٨) عَمَّ سَائِلَانِ هُمَا؟ — وہ دونوں کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں؟

(١٩) لِمَنْ هٰذَا الْقَلَمُ؟ — یہ قلم کس کا ہے؟

(٢٠) بِاَيِّ حَدِيْثٍ اَنْتُمْ مُؤْمِنُوْنَ. — تم کس بات پر ایمان لانے والے ہو؟

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(١) کیا تم بیمار ہو؟ — هَلْ أَنْتَ مَرِيْضٌ؟

(٢) کیا رشید آنے والا ہے یا سعید؟ — هَلْ رَشِيْدٌ قَادِمٌ اَمْ سَعِيْد"؟

(٣) تم دونوں کون ہو؟ — مَنْ أَنْتُمَا؟

(٤) یہ کتاب کس کی ہے؟ — لِمَنْ هَذَا الْكِتَابُ؟

(٥) ہمارے کپڑے کہاں ہیں؟ — أَيْنَ مَلَابِسُنَا؟

(٦) تمہارے بستے میں کتنی کتابیں ہیں؟ — كَمْ كِتَابًا فِيْ مَحْفَظَتِكَ؟

(٧) تمہاری ماں کا حال کیسا ہے؟ — كَيْفَ حَالُ أُمِّكَ؟

(٨) وہ کدھر جا رہی ہے؟ — اِلَى أَيْنَ ذَاهِبَةٌ هِيَ

(٩) ان کے چچا کی عمر کتنی ہے؟ — كَمْ عُمُرُ عَمِّهِمْ؟

(١٠) میری کتاب کون سی ہے؟ — أَيُّ كِتَابٍ لِّيْ؟

(١١) تو کیوں ہنس رہا ہے؟ — لِمَاذَا أَنْتَ ضَاحِكٌ؟

(١٢) اللہ کی مدد کب آنے والی ہے؟ — مَتَى نَصْرُ اللّٰهِ آتٍ؟

(١٣) شاگرد کس بارے میں پوچھ رہے ہیں؟ — عَمَّ سَائِلُوْنَ التَّلَامِيْذُ؟

مشق نمبر ۱۲

ا۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) بے شک سلیم عقل مند ہے لیکن نسیم غافل ہے۔ إِنَّ سَلِيْمَ عَاقِلٌ لٰكِنَّ نَسِيْمَ غَافِلٌ.

(۲) بیشک صفائی ضروری ہے۔ إِنَّ النَّظَافَةَ ضَرُوْرِيَةٌ.

(۳) گویا کہ رشید ایک بادشاہ ہے۔ كَأَنَّ رَشِيْدًا مَلِكٌ.

(۴) کاش وقت لوٹنے والا ہوتا۔ لَيْتَ الْوَقْتَ عَائِدٌ.

(۵) بلاشبہ لڑائی ناگوار ہے لیکن وہ مفید ہے۔ إِنَّ الْحَرْبَ مَكْرُوْهَةٌ وَلٰكِنَّهَا مُفِيْدَةٌ

(۶) شائد سعید کا بھائی ڈاکٹر ہے۔ لَعَلَّ أَخَا سَعِيْدٍ طَبِيْبٌ.

(۷) شائد مدرسہ میں بہت سے لڑکے ہیں۔ لَعَلَّ فِي الْمَدْرَسَةِ أُوْلَادٌ كَثِيْرُوْنَ.

(۸) درخت پر کوئی پھل نہیں۔ لَا ثَمَرَ عَلَى الشَّجَرِ.

(۹) زید کا کوئی دوست نہیں اور عمرو کا کوئی دشمن نہیں۔ لَا صَدِيْقَ لِزَيْدٍ وَلَا عَدُوَّ لِعَمْرٍو.

(۱۰) تیری بات میں کوئی شک نہیں۔ لَا شَكَّ فِيْ قَوْلِكَ.

(۱۱) زید کے پاس نہ کوئی دینار ہے نہ درہم۔ لَا دِيْنَارَ" عِنْدَ زَيْدٍ وَلَا دِرْهَمَ.

(۱۲) زبیر کا کوئی گھوڑا تیز نہیں لَا فَرَسَ لِزَيْدٍ سَرِيْعٌ

(۱۳) میرے پاس کوئی خوبصورت تصویر نہیں۔ وَلَا صُوْرَةٌ جَمِيْلَةٌ عِنْدِي.

(۱۴) اس کے پاس علم ہے نہ عقل۔ لَا عِلْمَ عِنْدَهُ وَلَا عَقْلَ.

(۱۵) علی کے سوا تمام دوست حاضر ہیں۔ اَلْأَصْدِقَاءُ كُلُّهُمْ حَاضِرُوْنَ إِلَّا عَلِيًّا.

(۱۶) دو مردوں کے سوا تمام لوگ مسلمان ہیں۔ كُلُّ الرِّجَالِ مُسْلِمُوْنَ إِلَّا رَجُلَيْنِ.

(۱۷) پڑھنے کے سوا تمام کمرے صاف ہیں۔ كُلُّ الْغُرَفِ نَظِيْفَةٌ إِلَّا غُرْفَةَ الدِّرَاسَةِ.

(۱۸) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

(۱۹) رسول پر بلاغ کے سوا کوئی ذمہ داری نہیں۔ لَا عَلَى الرَّسُوْلِ إِلَّا الْبَلَاغ.

(۲۰) اے زید، دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یَا زَیْدُ! اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ.

(۲۱) اے لڑکے، علم کی آفت بھولنا ہے۔ یَا وَلَدُ! آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْیَانُ.

(۲۲) اے ظالم، بلاشبہ خدا دیکھ رہا ہے۔ یَا ظَالِمُ! إِنَّ اللّٰهَ رَقِیْبٌ.

(۲۳) اے صلاح الدین، کمرے میں کوئی کتاب نہیں۔ یَا صَلَاحَ الدِّیْنِ! لَا کِتَابَ فِی الْغُرْفَةِ.

(۲۴) دوستو، جہانوں کے رب کے سوا کوئی مالک نہیں۔ أَیُّهَا الْأَصْدِقَاءُ! لَا مَالِکَ إِلَّا رَبُّ الْعَالَمِیْنَ.

(۲۵) ہائے صلاح الدین! ہم آج تیرے جیسے مرد کے منتظر ہیں۔ وَا صَلَاحَ الدِّیْنِ! إِنَّا مُنْتَظِرُوْ رَجُلٍ مِثْلِکَ.

مشق نمبر ۱۳

ذیل کے جملوں میں اسباب منع صرف متعین کیجئے:

(۱) إِسْحَاقُ مُسَافِرٌ. (اسحاق علیت وعجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔)

(۲) یَعْقُوْبُ مُقِیْمٌ. (یعقوب علیت وعجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے۔)

(۳) إِبْرَاهِیْمُ سَاکِنٌ بَعْلَبَکَّ. ('ابراہیم' علیت وعجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے اور 'بعلبک' اس لیے کہ یہ دو اسما کا ایسا مرکب ہے جن میں اضافی یا وصفی ربط نہیں ہے)

(۴) رَابِعَةُ مُقِیْمَةٌ فِی بَصْرَةَ. ('رابعۃ' اور 'بصرۃ' علیت وعجمیت کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۵) عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِیٌّ وَ مُعَاوِیَةُ وَیَزِیْدُ خُلَفَاءُ الْمُسْلِمِیْنَ. (عمر، فُعَل کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے، عثمان، ان پر ختم ہونے والے علم ہونے اسم کی وجہ سے، معاویۃ ۃ پر ختم ہونے والا علم ہونے کی وجہ سے اور یزید فعل کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے غیر منصرف ہے)

(۶) أَکْبَرُ. ('أکبر' أفعل کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۷) اَلرَّجُلُ عَطْشَانُ. ('عَطْشَان' فعلان کے وزن پر صفت ہونے اور اس کی مونث فعلی کے وزن پر ہے' اس وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۸) اَلازْهَارُ حَمْرَاءُ. (’حَمْرَاءُ‘ فعلاء کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۹) رَشِیْد" وَ اَحْمَدُ رَاجِعَانِ اِلٰی بَیْتِهِمَا غَضْبَانَ. (’اَحْمَدُ‘ افعل کے وزن صفت ہونے کی وجہ سے اور غضبان فعلان کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۰) سَلْمَانُ شَاکِر" لِاَنْعُمِ اللّٰهِ. (’سَلْمَانُ‘ فَعْلَانُ کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۱) اَلْمُسْلِمُ اَحْسَنُ اَخْلَاقًا. (’اَحْسَنُ‘ افعل کے وزن پر صفت ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۲) هٰذِهٖ عَصَافِیْرُ. (’عَصَافِیْرُ‘ فعالیل کے وزن پر جمع ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۳) اَلاَوْلَادُ قَادِمُوْنَ ثُلَاثَ. (’ثُلَاثَ‘ معدول ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

(۱۴) زُحَلُ اسْمُ کَوْکَبٍ مِنْ کَوَاکِبِ السَّمَاءِ. (’زُحَلُ‘ فُعَلُ کے وزن پر علم ہونے کی وجہ سے اور کواکب‘ فعالل کے وزن پر جمع ہونے کی وجہ سے ممنوع من الصرف ہے)

مشق نمبر ۱۴

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) قَدِمَ الْمَلِکُ.	بادشاہ آیا۔
(۲) زَیْد" وَبَکْر" جَمَعَا الْمَالَ.	زید اور بکر نے مال جمع کیا۔
(۳) خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ.	وہ اپنے گھروں سے نکلے۔
(۴) حَمَلَتْهُ اُمُّه‘ کُرْهًا وَوَضَعَتْهُ کُرْهًا.	اس کی ماں نے اسے تکلیف میں اٹھایا اور اسے تکلیف سے جنا۔

(۵)اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ.	یا انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک بنا لیے ہیں جنہوں نے اس جیسی تخلیق کی ہو۔
(۶)خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَه مِنْ طِیْنٍ.	تم نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے۔
(۷)اَلْبِنْتَانِ ضَحِكَتَا اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ.	دولڑکیاں استانی کے سامنے ہنسیں۔
(۸)رَجَعْتُمَا مِنْ دَارِ اَبِيْكُمَا.	تم دونوں اپنے والد کے گھر سے لوٹیں۔
(۹)عَطِشْتُنَّ.	تم دونوں کو پیاس لگی۔
(۱۰)حَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ.	ہم نے اس کی حفاظت کی ہر شیطان سے۔
(۱۱) مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ.	ہم سے پیمانہ روک دیا گیا ہے۔
(۱۲)ضُرِبَتْ بِالْعَصَا.	اسے (لڑکی) کو چھڑی سے مارا گیا۔
(۱۳) قُتِلُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.	وہ اللہ کے راستے میں مقتول ہوئے۔
(۱۴)رُزِقْتُ رِزْقًا حَسَنًا.	مجھے اچھا رزق دیا گیا۔
(۱۵)خُلِقْنَا لِلْعِبَادَةِ.	ہم عبادت کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔

ب۔عربی میں ترجمہ:

(۱)لڑکا گیا۔	ذَهَبَ الْوَلَدُ.
(۲)انہوں نے اپنے کپڑے دھوئے۔	غَسَلُوْا ثِيَابَهُمْ.
(۳)عائشہ اور فاطمہ بیٹھیں۔	جَلَسَتْ عَائِشَةُ وَفَاطِمَةُ.
(۴)تم دونوں نے خط لکھا۔	كَتَبْتُمَا الرِّسَالَةَ.
(۵)تم سب عورتوں نے کھانا پکایا۔	طَبَخْتُنَّ.
(۶)میں نے دو کتابیں پکڑیں۔	أَخَذْتُ كِتَابَيْنِ.
(۷)تم نے مال جمع کیا۔	جَمَعْتَ الْمَالَ.
(۸)ہم شہر میں اترے۔	نَزَلْنَا فِی الْمَدِيْنَةِ.
(۹)میں نے خطیب کو سنا۔	سَمِعْتُ الْخَطِيْبَ.
(۱۰)وہ چھری سے ذبح کیا گیا۔	ذُبِحَ بِالسِّكِّيْنِ.

(۱۱) لڑکی سے کاپی مانگی گئی۔	طُلِبَتِ الْكُرَّاسَةُ مِنَ الْبِنْتِ.
(۱۲) کرسی لکڑی سے بنائی گئی۔	صُنِعَ الْكُرْسِيُّ بِالْخَشَبِ.
(۱۳) تم دونوں کو پیٹا گیا۔	ضُرِبْتُمَا.
(۱۴) دروازے کھولے گئے۔	فُتِحَ الْأَبْوَابُ.

مشق نمبر ۱۵

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) مَا خَلَقَ اللّٰهُ هٰذَا بَاطِلًا.	اللہ تعالیٰ نے اسے بے کار نہیں بنایا۔
(۲) مَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ.	میں تمہارے لیے اپنے علاوہ کوئی معبود نہیں جانتا۔
(۳) مَا حَكَمْتَ بِالْعَدْلِ.	تم نے عدل کے ساتھ فیصلہ نہیں کیا۔
(۴) لَا كَتَبَ وَلَا قَرَأَ.	نہ اس نے لکھا اور نہ ہی پڑھا۔
(۵) لَا اَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ.	نہ میں نے کھایا اور نہ ہی پیا۔
(۶) قَدْ رَجَعَ اَبُوْهُ.	اس کا والد آ چکا ہے۔
(۷) قَدْ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ.	وہ اپنا آپ کھو چکے ہیں۔
(۸) قَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ.	اللہ بدر میں تمہاری مدد کر چکا ہے۔
(۹) كَانَ حَفَرَ بِئْرًا.	اس نے کنواں کھودا تھا۔
(۱۰) كَانُوْا قَبَضُوْا عَلَى اللِّصِّ.	انہوں نے چور کو گرفتار کر لیا تھا۔
(۱۱) كُنْتُ رَكِبْتُ الْفَرَسَ.	میں گھوڑے پر سوار ہوا تھا۔
(۱۲) كُنْتُ حَسِبْتُهٗ عَاقِلًا.	میں نے اسے عقلمند گمان کیا تھا۔
(۱۳) كُنَّا ذَهَبْنَآ اِلَى السُّوْقِ.	ہم بازار گئے تھے۔
(۱۴) اِنْ صَبَرْتَ فَلَكَ الْاَجْرُ.	اگر تم صبر کرو گے تو تمہارے لیے اجر ہے۔
(۱۵) لَوْ سَأَلْتَنِيْ لَضَرَبْتُكَ.	اگر تم مجھ سے مانگو گے تو میں تمہیں ماروں گا۔

(۱۶) إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ فَخَرَقَهَا. جب وہ دونوں کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے اسے توڑ دیا۔

(۱۷) دَخَلُوْا مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ. وہ داخل ہوئے جہاں سے اس نے ان کو حکم دیا۔

(۱۸) إِنْ خَرَجْنَ فَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَعْرُوْفٍ. اگر وہ نکلیں تو تم پر اس چیز کے بارے میں کوئی گناہ نہیں جو معروف میں سے اپنے ساتھ کرتی ہیں۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی دی۔ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ.

(۲) چاند طلوع نہیں ہوا۔ مَا طَلَحَ الْقَمَرُ.

(۳) تو نے کتاب نہیں پڑھی۔ لَمْ تَقْرَءِ الْكِتَابَ.

(۴) ان عورتوں نے خیر طلب کی ہے۔ طَلَبْنَ الْخَيْرَ.

(۵) نماز کا وقت قریب آچکا ہے۔ قَدْ قَرُبَ وَقْتُ الصَّلاَةِ.

(۶) بچے سکول سے لوٹ چکے ہیں۔ قَدْ رَجَعَ الْاَطْفَالُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ.

(۷) وہ دونوں مسجد سے نکلے تھے۔ كَانَا خَرَجَا مِنَ الْمَسْجِدِ.

(۸) انہوں نے کتابیں اٹھائی تھیں۔ كَانُوْا حَمَلُوا الْكُتُبَ.

(۹) اگر تو نے غفلت کی تو میں تجھے پیٹوں گا۔ إِنْ غَفَلْتَ لَاَضْرِبُكَ.

(۱۰) کاش! خدا میری پکار سنتا۔ لَوْ يَسْمَعُ اللّٰهُ نِدَائِيْ.

(۱۱) جب وہ میرے کمرے میں آیا تو میرے پاس بیٹھ گیا۔ عِنْدَمَا جَاءَ إِلَيَّ فَجَلَسَ عِنْدِيْ.

(۱۲) جس نے میرا قلم توڑا ہے وہ ظالم آدمی ہے۔ مَنْ كَسَرَ قَلَمِيْ فَهُوَ ظَالِمٌ.

مشق نمبر ١٦

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(١) اَلْوَلَدُ يَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ.	لڑکا مدرسے جاتا ہے۔
(٢) هُوَ يَقْرَأُ الْكِتَابَ.	وہ کتاب پڑھتا ہے۔
(٣) اَنْتَ تَشْرَبُ اللَّبَنَ.	تم دودھ پیتے ہو۔
(٤) اَحْمِلُ فَوْقَ رَاسِىْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ.	میں اپنے سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور اس میں سے پرندے کھارہے ہیں۔
(٥) اَلْبَنَاتُ يَلْعَبْنَ فِىْ سَاحَةِ الْمَدْرَسَةِ.	لڑکیاں اسکول کے گراؤنڈ میں کھیل رہی ہیں۔
(٦) يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ.	وہ اسے ایسے جانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔
(٧) اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ.	یقیناً وہ کھانا کھارہے ہیں۔
(٨) لَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ.	اللہ مومنین پر ضرور رحم کرے گا۔
(٩) لَتَقْرَاٰنِ الْقُرْآنَ.	تم دونوں ضرور قرآن مجید پڑھو گے۔
(١٠) سَتَغْرِسَانِ الْاَشْجَارَ.	عنقریب تم دونوں درخت لگاؤ گے۔
(١١) سَيَطْلُبُكَ الْاَمِيْرُ لِلْخِدْمَةِ.	عنقریب امیر تمہیں خدمت کے لیے طلب کرے گا۔
(١٢) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ.	تم عنقریب جان لو گے۔
(١٣) سَوْفَ نَبْلُغُ مُرَادَنَا.	عنقریب ہم اپنی مراد پالیں گے۔
(١٤) سَوْفَ تَنْدَمَانِ عَلٰى هٰذَا الْفِعْلِ.	عنقریب تم دونوں اپنے اس کام پر شرمندہ ہو گے۔
(١٥) قَدْ يَذْهَبُ الْاَمِيْرُ اِلَى الْقَرْيَةِ.	بعض اوقات امیر بستی کی طرف جاتا ہے۔
(١٦) قَدْ تَلْعَبُوْنَ بِكُرَةِ الْقَدَمِ.	بعض اوقات تم فٹ بال سے کھیلتے ہو۔
(١٧) قَدْ نَغْسِلُ ثِيَابَنَا فِى الْبَيْتِ.	کبھی کبھی ہم اپنے کپڑے گھر میں دھولیتے ہیں۔

(۱۸) كَانَ يَشْكُرُ اللّٰهَ. — وہ اللہ کا شکر کرتا تھا۔

(۱۹) كَانَتِ السَّيِّدَةُ تَصْفَحُ عَنْ خَادِمِهَا. — مالکن اپنے خادم کی غلطی معاف کر دیتی تھی۔

(۲۰) كُنْتَ تَنْصُرُ صَدِيْقَكَ. — تم اپنے دوست کی مدد کرتے تھے۔

(۲۱) كُنْتُمْ تَجْلِسُوْنَ فِي الْحُجْرَةِ. — تم کمرے میں بیٹھتے تھے۔

(۲۲) لَا أَعْلَمُ الْغَيْبَ. — میں غیب نہیں جانتا۔

(۲۳) لَا تَكْتُمُوْنَ سِرَّكُمْ. — تم اپنا راز نہیں چھپاتے۔

(۲۴) اَلْمُؤْمِنُ لَا يَغْفُلُ عَنْ صَلَاتِهٖ. — مومن اپنی نماز سے غافل نہیں ہوتا۔

(۲۵) مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. — وہ خواہش نفس سے نہیں بولتا۔

(۲۶) لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰؤُلَاءِ يَنْطِقُوْنَ. — تم یقیناً جانتے ہو کہ یہ بولتے نہیں ہیں۔

(۲۷) يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ. — مجرم اپنی پیشانیوں سے پہچانے جائیں گے۔

(۲۸) يُحْمَدُ الْمَرْءُ لِكَرَمِهٖ. — آدمی اپنی اچھائی کی وجہ سے تعریف پاتا ہے۔

(۲۹) اَلنَّاسُ يُرْزَقُوْنَ بِغَيْرِ حِسَابٍ. — لوگ بغیر حساب کے رزق پاتے ہیں۔

(۳۰) اَلْقَاتِلَانِ يُقْتَلَانِ بِالْقِصَاصِ. — دونوں قاتل قصاص میں قتل کیے جائیں گے۔

(۳۱) عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ. — تم کشتی پر سوار کیے جاتے ہو۔

ب۔ عربی میں ترجمہ:

(۱) اللہ جانتا ہے جو ہم کرتے ہیں۔ — اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا نَعْمَلُ.

(۲) ہم مدرسے کو جائیں گے اور کمرے میں کرسی پر بیٹھیں گے۔ — نَذْهَبُ إِلَى الْمَدْرَسَةِ وَنَجْلِسُ فِي الْغُرْفَةِ عَلَى الْكُرْسِيِّ.

(۳) وہاں لڑکے لکھتے اور پڑھتے ہیں اور کبھی کبھی کھیلتے ہیں۔ — وَهُنَاكَ يَكْتُبُ الْأَوْلَادُ وَيَقْرَؤُوْنَ وَقَدْ يَلْعَبُوْنَ.

(۴) میرے دو دوست بستے اٹھائے ہوئے آتے ہیں۔ — صَدِيْقَايَ يَأْتِيَانِ حَامِلَيْنِ حَقِيْبَتَيْنِ.

(۵) عنقریب میں جان لوں گا۔ سَأَعْلَمُ.

(۶) تم دونوں امتحان میں کامیاب ہو جاؤ گے۔ سَتَنْجَحَانِ فِي الْإِخْتِبَارِ.

(۷) لڑکیاں باغ سے پھول توڑا کرتی تھیں۔ كَانَتِ الْبَنَاتُ تَقْطِفْنَ الْأَزْهَارَ مِنَ الْحَدِيْقَةِ.

(۸) ہم چشمے سے ٹھنڈا پانی پیا کرتے اور پروردگار کا شکر ادا کیا کرتے تھے۔ كُنَّا نَشْرَبُ الْمَاءَ الْبَارِدَ مِنَ الْعَيْنِ وَكُنَّا نَشْكُرُ اللّٰهَ.

(۹) کافر جہنم میں داخل کیے جائیں گے۔ سَيَدْخُلُ الْكُفَّارُ جَهَنَّمَ.

(۱۰) عنقریب ہمیں بخشا جائے گا۔ سَوْفَ نُغْفَرُ.

(۱۱) اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهِ.

(۱۲) وہ کبھی کبھی ہنستا ہے۔ قَدْ يَضْحَكُ.

(۱۳) وہ نہ سمجھتے ہیں اور نہ جانتے ہیں۔ هُمْ لَا يَفْهَمُوْنَ وَلَا يَعْلَمُوْنَ.

(۱۴) تو پڑھنے سے پہلے نہیں کھیلتا ہے۔ لَا تَلْعَبْ قَبْلَ أَنْ تَدْرُسَ.

مشق نمبر ۱۷

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) أُمِرْتُ أَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ. مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہاری طرف لکھوں۔

(۲) لَا أَقْدِرُ أَنْ أَجْلِسَ هٰهُنَا. میں یہاں بیٹھ نہیں سکتا۔

(۳) هَلْ تَقْدِرُ أَنْ تَقْرَءَ هٰذَا الْكِتَابَ. کیا تم یہ کتاب پڑھ سکتے ہو۔

(۴) أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ. یا تم یہ گمان کرتے ہو کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۵) عَسٰى أَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. "ہو سکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور وہ تمہارے لیے بہتر ہو۔

(٦) لَنْ نَصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَاحِدٍ. — ہم ایک ہی کھانے پر ہر گز صبر نہیں کر سکتے۔

(٧) لَنْ يُنْقُضَ الْكَرِيْمُ الْعَهْدَ. — شریف آدمی اپنا وعدہ ہر گز نہ توڑے گا۔

(٨) لَنْ تَخْرُجِيْ مِنْ بَيْتِكِ بِاللَّيْلِ. — تم اپنے گھر سے رات کے وقت ہر گز نہ نکلو گی۔

(٩) لَنْ تَكْفُرُوْا بِاللّٰهِ. — تم اللہ سے انکار ہر گز نہیں کر سکتے۔

(١٠) ضَرَبْتُهٗ كَيْ يَقْرَءَ. — میں نے اسے مارا تا کہ وہ پڑھے۔

(١١) خَلَقَنَا اللّٰهُ كَيْ نَعْبُدَهٗ. — اللہ نے ہمیں پیدا کیا ہے تا کہ ہم اس کی عبادت کریں۔

(١٢) اَنَا فَاعِلٌ" هٰكَذَا اِذَنْ يَفْعَلَ اَحْمَدُ. — میں اس طرح کروں گا تو احمد بھی کرے گا۔

(١٣) اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَيْنَكُمْ. — مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں عدل کروں۔

مشق نمبر ١٨

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(١) لَمْ يَكْتُبْ اِلٰى اَخِيْهِ. — اس نے اپنے بھائی کو نہیں لکھا۔

(٢) هُمَا لَمْ يَدْخُلَا دَارِيَ الْيَوْمَ. — وہ دونوں آج میرے گھر داخل نہیں ہوئے۔

(٣) لَمْ تَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ. — تم سب نے ان کے رسول کو نہیں پہچانا۔

(٤) لَمْ تَذْهَبْنَ اِلَى الْبُسْتَانِ. — تم عورتیں باغ میں نہیں گئیں۔

(٥) لَمْ اَقْبِضْ عَلَى اللِّصِّ. — میں نے چور کو نہیں پکڑا۔

(٦) لَمْ نَعْدِلْ عَنِ الْحَقِّ. — ہم حق سے پھرے نہیں

(٧) لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ. — ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

(٨) لَمَّا يُحْصَدِ الزَّرْعُ. — فصل ابھی تک کاٹی نہیں گئی۔

(٩) لَمَّا تَحْفَظِيْ دَرْسَكِ. — تو عورت نے ابھی تک اپنا سبق یاد نہیں کیا۔

(۱۰) لَمَّا تَسْمَعَا كَلَامَ اللّٰهِ.	تم دونوں نے اللہ کا کلام ابھی تک نہیں سنا۔
(۱۱) لِيَقْرَءَا دُرُوْسَهُمَا.	چاہیے کہ وہ دونوں اپنے سبق پڑھیں۔
(۱۲) لِنَرْحَمْ عَلَى الضُّعَفَاءِ.	چاہیے کہ ہم کمزوروں پر رحم کریں۔
(۱۳) لِيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ.	چاہیے کہ تمہارے درمیان ایک لکھنے والا انصاف کے ساتھ لکھے۔
(۱۴) لِيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلَى طَعَامِه.	چاہیے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔
(۱۵) لِيَجْلِسُوْا مَعَ اُسْتَاذِهِمْ.	چاہیے کہ وہ اپنے استاد کے ساتھ بیٹھیں۔
(۱۶) وَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلاً.	چاہیے کہ وہ کم ہنسیں۔
(۱۷) لَا تَاْكُلْ وَاَنْتَ شَبْعَانُ.	تم اس حالت میں نہ کھانا نہ کھاؤ جب تم سیر ہو۔
(۱۸) لَا تَشْرِبَا الْمَاءَ الْبَارِدَ.	تم دونوں ٹھنڈا پانی نہ پیو۔
(۱۹) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ.	تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔
(۲۰) لَا تَحْزَنِي.	تو اے عورت غمگین نہ ہو۔
(۲۱) لَاتَضْرِبْنَ اَوْلَادَ كُنَّ.	عورتو! تم اپنے بچوں کو نہ مارا کرو۔
(۲۲) اِنْ تَنْصُرُوْا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ.	اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔
(۲۳) مَنْ يَتْعَبْ فِي صِغَرِهٖ يَفْرَحْ فِي كِبَرِهٖ.	جو اپنے بچپن میں محنت کرتا ہے' بڑی عمر میں آرام پاتا ہے۔
(۲۴) مَا تَفْعَلْ شَرّاً تَنْدَمْ عَلَيْهِ.	تم جو بھی برائی کرو گے اس پر نادم ہو گے۔
(۲۵) اَيْنَ تَذْهَبْ اَصْحَبْكَ.	تم جہاں بھی جاؤ میں تمہارے ساتھ ہوں گا۔
(۲۶) اَنّٰى يَنْزِلْ ذُوالْعِلْمِ يُسْمَعْ.	اہل علم جہاں بھی بیٹھے اس کی بات سنی جاتی ہے۔

مشق نمبر ۱۹

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) لَيَذْهَبَنَّ الْاَوْلَادُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ. — بچے ضرور مدرسے جائیں گے۔

(۲) لَيُضْرَبَنَّ زَيْدٌ عَلَى الْمَعْصِيَةِ. — زید برے کام پر ضرور مار کھائے گا۔

(۳) لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. — تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے۔

(۴) لَتُبْلَوُنَّ فِي اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ. — تم اپنے مالوں اور جانوں کے معاملے میں ضرور آزمائے جاؤ گے۔

(۵) لَا تَلْعَبَنَّ مَعَ الْوِلْدَانِ. — تم بچوں کے ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔

(۶) لَا تَصْنَعَنَّ مَعْرُوْفًا فِي غَيْرِ اَهْلِهٖ. — تم بھلائی کے حقداروں کے علاوہ کسی کے ساتھ بھلائی نہ کرو۔

(۷) هَلْ تَشْرَبَانِّ الْقَهْوَةَ. — کیا تم دونوں قہوہ پیو گے۔

(۸) هَلْ تُسْأَلْنَانِّ عَنْ اَعْمَالِكُنَّ. — کیا تم سب عورتیں اپنے اعمال کے بارے میں پوچھی جاؤ گی۔

(۹) لَيْتَكُمَا تَسْمَعَانِّ كَلَامِي. — کاش تم دونوں میری بات سنتے۔

(۱۰) اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا. — اگر وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے۔

مشق نمبر ۲۰

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) اُشْكُرُ لِلّٰهِ. اللہ کا شکر ادا کرو۔

(۲) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا. اے ہمارے پروردگار ہمیں معاف کر دے اور ہم پر رحم فرما۔

(۳) یَا نُوْحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا. اے نوح! سلامتی کے ساتھ اتر جاؤ۔

(۴) اُعْبُدُوا اللّٰهَ. تم سب اللہ کی عبادت کرو۔

(۵) اِغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ. اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو دھوؤ۔

(۶) اِقْطِفْنَ الْاَزْهَارَ. تم سب عورتیں پھول چنو۔

(۷) اِحْفَظِيْ دَرْسَكِ. تو (اے مونث) اپنا سبق یاد کر۔

(۸) اِفْتَحَا نَوَا فِذَ الْحُجْرَةِ. تم دونوں کمرے کی کھڑکیاں کھولو۔

(۹) اُخْرُجَنَّ اِلَى الْحُقُوْلِ تم (اے مذکر) کھیتوں کی طرف ضرور نکلو۔

(۱۱) اُكْتُبِنَّ رِسَالَةً اِلٰى اُمِّكِ. تم (اے مؤنث) اپنی ماں کو ایک خط ضرور لکھو۔

(۱۲) اُنْصُرُنَّ الْمَظْلُوْمَ. تم سب مظلوم کی مدد ضرور کرو۔

(۱۳) اِصْبِرَانِّ عَلٰى شَدَائِدِ السَّفَرِ. تم دونوں سفر کی سختیوں پر ضرور صبر کرو۔

(۱۴) اُطْلُبَانِّ مَرْضَاةَ اللّٰهِ. تم دونوں اللہ کی رضا ضرور طلب کرو۔

(۱۵) اِشْرِبْنَانِّ الْمَاءَ الْبَارِدَ فِي الصَّيْفِ. تم سب عورتیں گرمیوں میں ٹھنڈا پانی ضرور پیو۔

(۱) کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ دھو۔ اِغْسِلْ يَدَيْكَ قَبْلَ الْأَكْلِ.

(۲) درس کے وقت کے بعد کھیل۔ اِلْعَبْ بَعْدَ وَقْتِ الدَّرْسِ.

(۳) تم دونوں گھر کا دروازہ کھولو۔ اِفْتَحَا بَابَ الْبَيْتِ.

(۴) تم عورتیں میری یہ قمیض لے کر جاؤ۔ — اِذْهَبْنَ قَمِيْصِيْ.

(۵) اپنی لاٹھی سے پتھر کو مار۔ — اِضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ.

(٦) اس گاؤں میں سکونت اختیار کرو۔ — اُسْكُنْ فِيْ تِلْكَ الْقَرْيَةِ.

(۷) زینب! میری بات سن اور بھلے کام کر۔ — يَـا زَيْـنَـبُ! اِسْـمَـعِـيْ كَلَامِـيْ وَاعْمَلِي الْمَعْرُوْفَ.

(۸) فاطمہ! تو اپنی بہن کے ساتھ ضرور کھیل۔ — يَا فَاطِمَةُ! اِلْعَبِنَّ مَعَ أُخْتِكَ.

(۹) تم سب ضرور خدا کا شکر کرو۔ — اُشْكُرُنَّ اللّٰهَ.

(۱۰) تم دونوں ضرور اپنے گھر کو لوٹ جاؤ۔ — اِرْجِعَانِّ اِلَى بَيْتِكُمَا.

مشق نمبر ۲۱

الف۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ. — قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔

(۲) اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ. — بے شک گھڑی آنے والی ہے۔

(۳) اَلْحِلْمُ سَجِيَّةٌ فَاضِلَةٌ. — بردباری ایک اعلیٰ عادت ہے۔

(۴) اَلْاِنْسَانُ اَشْرَفُ الْمَخْلُوْقَاتِ. — انسان اشرف المخلوقات ہے۔

(۵) اَلْقَنَاعَةُ مِفْتَاحُ الرَّاحَةِ. — قناعت آرام کی چابی ہے۔

(٦) اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ. — خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔

(۷) اَلْقَرْضُ مِقْرَاضُ الْمَحَبَّةِ. — قرض محبت کی قینچی ہے۔

(۸) اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ. — علم کی آفت بھولنا ہے۔

(۹) اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ. — دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

(۱۰) اَللّٰهُ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. — اللہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَاذَنْبَ لَهٗ. گناہ سے تائب ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

(۱۲) اَلدُّنْیَا دَارُ الْغُرُوْرِ. دنیا دھوکے کی جگہ ہے۔

(۱۳) اَلصَّمْتُ زِیْنَةُ الْعَالِمِ وَسَتْرُ الْجَاهِلِ. خاموشی عالم کے لیے زینت ہے اور جاہل کے لیے پردہ۔

(۱۴) صَاحِبُ الْغَرَضِ مَجْنُوْنٌ. حاجت مند دیوانہ ہوتا ہے۔

(۱۵) اُمُّکَ اَشْفَقُ النَّاسِ عَلَیْکَ. تمہاری ماں تمہارے لیے سب لوگوں سے زیادہ شفیق ہے۔

(۱۶) اَنَا عَطْشَانُ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ خَشِنٌ. میں پیاسا ہوں اور میرے اوپر کھردرا لباس ہے۔

(۱۷) اَلْجُنْدِيُّ شُجَاعٌ وَالْوَلَدُ شِرِّيْرٌ. سپاہی بہادر ہے اور لڑکا شرارتی ہے۔

(۱۸) اَللّٰهُ قُدُّوْسٌ وَهُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. اللہ بے عیب ہے اور وہ زندہ اور قائم رہنے والا ہے۔

(۱۹) مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ. اس کے نور کی مثال ایک ایسی قندیل کی مانند ہے، جس میں ایک چراغ ہے۔

(۲۰) مَرْكَزُ الدَّائِرَةِ نُقْطَةٌ فِيْ وَسْطِهَا. دائرے کا مرکز اس کے درمیان میں ایک نقطہ ہے۔

(۲۱) اَلطَّعَامُ يُطْبَخُ فِي الْمَطْبَخِ. کھانا کچن میں پک رہا ہے/ پکتا ہے۔

(۲۲) لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ. مشرق ومغرب اللہ کے لیے ہے۔

(۲۳) سَيَعْلَمُوْنَ غَدًا مَنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ. وہ عنقریب جان لیں گے کہ کون جھوٹا شیخی خورا ہے۔

مشق نمبر۲۲

۱۔اردو میں ترجمہ:

(۱) هُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی۔ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت کے ساتھ بھیجا۔

(۲) اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْکَ۔ تم بھی اسی طرح بھلائی کرو جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی۔

(۳) لَا تُبْطِلُوْا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی۔ اپنے صدقات احسان جتلانے اور تکلیف دینے کے ذریعے سے باطل نہ کرو۔

(۴) لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَیْنِ۔ مومن ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

(۵) اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت تمہیں آ لے گی۔

(۶) اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

(۷) اِنِّی مُرْسِلَةٌ بِهَدِیَّةٍ فَنَاظِرَةٌ" بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ۔ میں ایک تحفہ بھیج رہی ہوں اور یہ دیکھنا چاہتی ہوں کے پیامبر کیا لے کر آتے ہیں۔

(۸) اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ رحمٰن نے قرآن سکھایا۔

(۹) یُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ۔ ساتوں آسمان اس کی پاکی بیان کرتے ہیں۔

(۱۰) رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ۔ اے میرے پروردگار! آسانی فرما اور تنگی نہ فرما اور خیر پر اختتام کر۔

(۱۱) لَا اُكَلِّمُ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا۔ میں آج کے دن کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔

(۱۲) لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي اٰدَمَ وَ فَضَّلْنَا هُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلاً.	ہم نے بنی آدم کو عزت دی اور انہیں بہت سی مخلوقات پر بہت زیادہ فضیلت دی۔
(۱۳) لاَ نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِنْ رُسُلِهٖ.	ہم اس کے رسولوں میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔
(۱۴) إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ.	جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔
(۱۵) جَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ.	ان کے ساتھ اچھے طریقے سے مجادلہ کرو۔
(۱۶) حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰاتِ.	نمازوں کی حفاظت کرو۔
(۱۷) قِتَالٌ فِيْهِ كَبِيْرٌ.	اس میں قتال کرنا گناہ کی بڑی بات ہے۔
(۱۸) لاَ تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ.	ان کے ساتھ مسجد حرام کے پاس جنگ نہ کرو۔
(۱۹) لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ.	خبر آنکھ دیکھے جیسی نہیں ہوتی۔
(۲۰) إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ يُخَادِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ.	بے شک منافق لوگ اللہ کو دھوکا دیتے ہیں اور وہ ان کو دھوکا دیتا ہے۔
(۲۱) سَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا.	عنقریب اس کا آسان محاسبہ کیا جائے گا۔
(۲۲) إِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ.	اگر تم سزا دو تو ویسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف دی گئی۔
(۲۳) تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ	ان پر فرشتے اترتے ہیں۔
(۲۴) تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ.	ان کے تمام ذرائع منقطع ہو جائیں گے۔
(۲۵) اَفَلاَ تَتَفَكَّرُوْنَ.	کیا تم نہیں سوچتے۔
(۲۶) تَخَلَّقُوْا بِاَخْلاَقِ اللّٰهِ.	اللہ کے (بتائے ہوئے) اخلاق اپناؤ۔
(۲۷) اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ.	لوگوں کے لیے ان کا حساب قریب آ گیا۔
(۲۸) اِعْتَبِرُوْا يٰأُولِي الْاَبْصَارِ.	اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو۔
(۲۹) اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلاَ تَفَرَّقُوْا.	اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

(۳۰) هٰذَا فَوْجٌ مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ. — یہ ایک لشکر ہے جو تمہارے پاس گھسا چلا آتا ہے۔

(۳۰) اِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ. — جب ان کے پاس سے گزرتے ہیں تو اشارے کرتے ہیں۔

(۳۱) اِنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ. — بیشک میں مغلوب ہوں میری مدد فرما۔

(۳۲) تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ. — تیرے رب کا نام بابرکت ہے۔

(۳۳) يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَأْسًا. — اس میں پیالہ جھپٹتے ہیں۔

(۳۴) اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ. — جب آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے بکھر جائیں گے۔

(۳۵) اِنْبَعَثَ اَشْقٰهَا. — اٹھ کھڑا ہوا ان کا بدبخت۔

(۳۶) فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ. — پھر وہ چلے آپس میں چپکے چپکے بات کرتے ہوئے۔

(۳۷) سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ. — وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا عنقریب جان لیں گے کہ وہ کیسا لوٹنا لوٹتے ہیں۔

(۳۸) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ. — جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے تاریک۔

(۳۹) تُصْبِحُ الْاَرْضُ مُخْضَرَّةً. — زمین سبز ہو جائے گی۔

(۴۰) هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُوْنَ. — وہ آج کے دن شکست خوردہ ہیں۔

(۴۱) اِنْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ نِ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا. — وہ دونوں چل پڑے یہاں تک کہ وہ بستی والوں کے پاس پہنچ گئے انہوں نے ان سے کھانا مانگا۔

(۴۲) اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ. — تم ان کے لیے مغفرت مانگو یا نہ مانگو۔

(۴۳) اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ. — اگر تم فتح مانگتے ہو تو فتح تم تک آن پہنچی ہے۔

(۴۴) لِيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا. — جو لوگ نکاح کی استطاعت نہیں رکھتے چاہیے کہ وہ پاکباز رہیں۔

(۴۵) لَمَّا رَاَوْهُ عَارِضاً مُسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا. — پھر جب دیکھا اسے ایک بادل جوان کی وادیوں کی طرف آرہا تھا' انہوں نے کہا کہ یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا۔

(۴۶) لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ. — آپ سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا گیا۔

(۴۷) سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ. — ہم عنقریب انہیں وہاں سے پکڑیں گے جہاں سے انہیں علم تک نہ ہوگا۔

(۴۸) اِخْشَوْشَنَ الثَّوْبُ. — کپڑا کھردرا ہوگیا۔

(۴۹) سَوْفَ تَحْدَوْدِبُ هٰذِهِ الْعَجُوْزُ. — عنقریب یہ بوڑھی کبڑی ہوجائے گی۔

(۵۰) اِجْلَوَّذَ الرَّجُلُ. — آدمی تیز چلا۔

(۵۱) اِعْلَوَّطَ الْبَعِيْرُ. — وہ اونٹ کی گردن پکڑ کر اس پر سوار ہوا۔

(۵۲) اِبْهَارَّ اللَّيْلُ. — رات آدھی ہوگئی۔

(۵۳) هُوَ يَحْمَارُّ تَارَةً وَيَصْفَارُّ اُخْرٰى — وہ بعض اوقات سرخ ہوجاتا ہے اور بعض اوقات پیلا ہوجاتا ہے۔

(۵۴) فِيْهِمَا جَنَّتَانِ مُدْهَامَّتَانِ. — اس میں دو گھرے سبز باغ ہیں۔

مشق نمبر ۲۳

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ. — رات گواہ ہے جب اس کی اٹھان ہو۔

(۲) اَلْاٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ. — اب سچی بات کھل گئی۔

(۳) اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا. — جب زمین ہلادی جائے گی اس کا ہلانا۔

(۴) نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ. — ہم جانتے ہیں اسے جس کے بارے میں اس کا نفس اسے وسوسہ میں ڈالتا ہے۔

(۵) مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ. — وہ اسے عذاب سے ہٹانے والا بالکل نہیں ہے۔

(۶) دَحْرَجْتُهٗ فَتَدَحْرَجَ. — میں نے اس کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔

(۷) تَبَرْقَعَ زَيْدٌ. — زید نے برقع اوڑھا۔

(۸) اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. — سن لو! اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

(۹) تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. — اس سے اہل ایمان کی کھالیں نرم پڑ جاتی ہیں۔

(۱۰) اِشْمَأَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا. — جنہوں نے کفر کیا ان کے دل گھٹ گئے۔

(۱۱) اِعْرَنْكَسَ الشَّعْرُ. — بال تہ بہ تہ جمع ہو گئے۔

(۱۲) اِسْحَنْفَرَ الْخَطِيْبُ. — خطیب نے کلام کو طول دیا۔

مشق نمبر ۲۴

ل۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ. — بے شک اللہ کا وعدہ حق ہے۔

(۲) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. — بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔

(۳) وَرِثْنَا الْمَجْدَ مِنْ اَسْلَافِنَا. — ہم نے اپنے اسلاف سے بزرگی پائی ہے۔

(۴) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً. — اے میرے پروردگار مجھے اپنے پاس سے نیک اولاد نصیب فرما۔

(۵) اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. — اللہ سب سے الگ ہے، نہ وہ باپ ہے اور نہ وہ بیٹا ہے۔

(۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ. — اللہ اس چیز سے پاک ہے جو یہ بیان کر رہے ہیں۔

(۷) زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. — سیدھی ترازو کے ساتھ تولو۔

(۸) وَضَعَ الْمِيْزَانَ. — اس نے میزان لگائی۔

(۹) ذَرْنِیْ وَالْمُکَذِّبِیْنَ. — مجھے اور جھٹلانے والوں کو چھوڑ دو۔

(۱۰) اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی. — میں آگ کے پاس رہنما پاؤں گا۔

(۱۱) مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ. — کوئی بھی مؤنث نہ تو حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی جنتی ہے مگر وہ اللہ کے علم میں ہوتا ہے۔

(۱۲) لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ. — نہ اسے اونگھ آلیتی ہے اور نہ ہی نیند۔

مشق نمبر ۲۵

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) مَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ مَتَابًا. — جس نے توبہ کی اور نیک عمل کیے تو بے شک وہ لوٹ آتا ہے اللہ کی طرف لوٹ آنے کی جگہ پر۔

(۲) قَالَ سُبْحَانَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ. — اس نے کہا پاک ہے تو میں تیری طرف لوٹتا ہوں۔

(۳) کُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِیْنَ. — ہم جھگڑا کرنے والوں کے ساتھ جھگڑا کرتے تھے۔

(۴) لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ. — وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

(۵) سِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی جَهَنَّمَ زُمَراً. — وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ در گروہ۔

(۶) اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ. — تیرے رب کی طرف اس دن چلنا ہے۔

(۷) سِیْرُوْا فِیْهَا لَیَالِیَ وَاَیَّاماً اٰمِنِیْنَ. — چلو اس میں دن اور رات امن کے ساتھ۔

(۸) مَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ. — تم میں سے جو کوئی بھی اس مہینے کو پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔

(۹) لَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ۔ — وہ کسی جگہ کو نہیں روندتے جو کفار کو غصہ دلائے اور نہیں چھینتے کسی دشمن سے کوئی چیز مگر اس کے ذریعے سے ان کے لیے ایک نیک عمل لکھا جاتا ہے۔

(۱۰) اٰخَرَانِ يَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا۔ — دو دوسرے ان کی جگہ کھڑے ہوں۔

(۱۱) قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ۔ — اس مونث نے یہ کہا کہ یہ وہ بات ہے جس میں تم سب عورتوں نے مجھے ملامت کیا۔

(۱۲) لَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ۔ — تم مکمل طور پر جھک نہ جاؤ کہ دوسری کو معلق ہی کر چھوڑو۔

(۱۳) يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا۔ — ہائے افسوس! میں اس سے پہلے مر ہی جاتی۔

(۱۴) لَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ۔ — تم ان دونوں کے لیے اف تک نہ کہو۔

(۱۵) مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ۔ — آپ کو اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہا جا رہا مگر وہی جو آپ سے پہلے رسولوں کو کہا جا چکا ہے۔

مشق نمبر ۲۶

(ا) اردو میں ترجمہ:

(۱) قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔ — ان کے مونہوں سے دشمنی ظاہر ہوئی ہے۔

(۲) لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ — زمین میں فساد نہ کرو۔

(۳) فَلْيَضْحَكُوْا قَلِيْلًا وَلْيَبْكُوْا كَثِيْرًا۔ — سو چاہیے کہ وہ کم ہنسیں اور زیادہ روئیں۔

(۴) لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗ اَيْدِيْكُمْ وَرِمَاحُكُمْ۔ — یقیناً اللہ آزمائے گا تمہیں شکار میں اس چیز سے جس تک تمہارے ہاتھ اور تمہارے نیزے پہنچ جائیں گے۔

(۵) تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ.	تم اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو۔
(۶) لَهُمْ غُرَفٌ" مِنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ" مَبْنِيَّةٌ".	ان کے لیے ایسے کمرے ہیں جن کے اوپر کمرے ہیں۔
(۷) فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ.	ان دونوں میں دو بہتے چشمے ہیں۔
(۸) لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا اَجْرَهُمْ.	جن لوگوں نے صبر کیا انہیں ہم ضرور ان کا اجر دیں گے۔
(۹) اِنَّ اَبِیْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا.	بے شک میرے والد تمہیں بلا رہے ہیں تا کہ تمہیں ہمارے لیے پانی پلانے کی اجرت دیں
(۱۰) يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ.	اس دن ان پر جہنم کی آگ میں دھکائیں گے پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور ان کے پہلو داغے جائیں گے۔
(۱۱) لَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِی.	ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ ہی سے ڈرو۔
(۱۲) لَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَادُعُوْا.	گواہ انکار نہ کریں جب بھی انہیں بلایا جائے۔
(۱۳) اِنِّیْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ.	میں روکا گیا ہوں کہ عبادت کروں ان کی جنہیں تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو۔
(۱۴) قَدْ كُنْتَ فِيْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَا.	اس سے پہلے ہمیں تم سے امیدیں تھیں۔

مشق نمبر ۲۷

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى، مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى، وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى. — ستارہ گواہ ہے جب وہ گرے تمہارا ساتھی نہ بہکا اور نہ بھٹکا۔ اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ یہ صرف ایک بات ہوئی جو وحی کی گئی ہے۔

(۲) لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ. — تا کہ ہم اسے تمہارے لیے سبق آموز یادگار بنائیں اور یاد رکھنے والے کان اسے محفوظ کریں۔

(۳) وَقَاهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ. — اور انہیں ان کے رب نے جحیم کے عذاب سے بچا لیا۔

(۴) مَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ. — اس دن جس شخص کو تو برائیوں سے بچادے تو تو نے اس پر رحم کیا۔

(۵) سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. — پاک ہے تو سو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(۶) قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا. — اپنے آپ کو اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

(۷) مَا لَهُمْ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ. — ان کے لیے اس کے علاوہ کوئی مددگار نہیں۔

(۸) اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ. — جب ہم اس چٹان کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا۔

(۹) مَا كُنْتَ ثَاوِيًا فِيْ اَهْلِ مَدْيَنَ. — تم اہل مدین کے درمیان موجود نہ تھے۔

(۱۰) اِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ. — اگر وہ ڈٹے رہے تو آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے۔

(۱۱) تِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوْا. — وہ ان کے گھر خالی پڑے ہوئے ہیں اس وجہ سے کہ انہوں نے ظلم کیا۔

(۱۲) يُغَاثُوْا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ. — ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو ان کے چہرے جھلسا دے گا۔

(۱۳) يَوْمَ نَطْوِی السَّمَاءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ. — اس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹ دیں گے جیسے طومار میں اوراق لپیٹے جاتے ہیں۔

(۱۴) اَلسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهٖ. — آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔

(۱۵) اَلشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ. — رہے شعرا تو ان کے پیچھے بہکے ہوئے لوگ ہی چلا کرتے ہیں۔

(۱۶) اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ عَزِيْزٌ. — بے شک اللہ تعالیٰ یقیناً طاقتور اور زبردست ہے۔

(۱۷) اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰى اَحَدٍ. — جب تم چڑھ رہے تھے اور پیچھے مڑ کر کسی کو نہ دیکھ رہے تھے۔

مشق نمبر ۲۸

ا۔ اردو میں ترجمہ:

(۱) لَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا. — گواہ انکار نہ کریں جب بھی انہیں بلایا جائے۔

(۲) قُلْ اَرَاَيْتُكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ. — کہو دیکھو تو کہ اگر اللہ کا عذاب تم پر آئے یا قیامت کی گھڑی تم تک آ پہنچے۔

(۳) اَوَ لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ. — کیا تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہ آتے تھے۔

(۴) خُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا. — اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اسے اچھے طریقے سے پکڑیں۔

(۵) تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَمًّا. — تم میراث کا سارا مال سمیٹ کر کھا جاتے ہو۔

(۶) اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ رَجًّا. — جب زمین یکبارگی ہلا دی جائے گی۔

(۷) تَبَّتْ يَدَا اَبِیْ لَهَبٍ وَتَبَّ. ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا۔

(۸) مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّغُلَّ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. کسی نبی کا یہ کام نہیں کہ وہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے وہ قیامت کے دن اس خیانت سمیت حاضر ہوگا۔

(۹) اِذَا جَآؤُکَ حَیَّوْکَ بِمَا لَمْ یُحَیِّکَ بِهِ اللّٰهُ. جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو آپ کو ایسے سلام کرتے ہیں، جیسے اللہ نے بھی نہیں کیا۔

(۱۰) جِیْءَ بِالنَّبِیِّیْنَ وَالشُّهَدَاءِ. انبیا اور شہدا لائے جائیں گے۔

(۱۱) رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا انہوں نے دیکھا کہ وہ بھٹک چکے ہیں۔

(۱۲) اِنِّیْ بَرِیْءٌ مِّنْکُمْ اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ. میں تم سب سے بری ہوں، میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے۔

(۱۳) اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ. کیا ہم پہلی تخلیق سے ہی تھک گئے ہیں۔

(۱۴) اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ. جب تم ان (عورتوں) سے کوئی چیز مانگو تو ان سے پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔

(۱۵) سَلْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ. بنی اسرائیل سے پوچھو۔

(۱۶) کُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ. کھاؤ جہاں سے تم چاہو۔

(۱۷) مَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰهُ. تم نہیں چاہتے مگر یہ کہ جو اللہ چاہے۔

(۱۸) لَمْ یَکُنْ لَّهٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ. اس کی بادشاہت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۱۹) لَمْ اَکُ بَغِیًّا. میں باغی نہیں ہوں۔

(۲۰) خُذْ مَا اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشَّاکِرِیْنَ. پکڑ لو جو میں نے تمہیں دیا، اور شکر کرنے والوں میں سے بنو۔

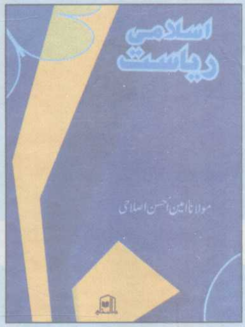
(۲۱) اُنْظُرْ اِلٰی اِلٰهِکَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاکِفًا. اپنے اس معبود کی طرف دیکھو، جس پر تم معتکف تھے۔

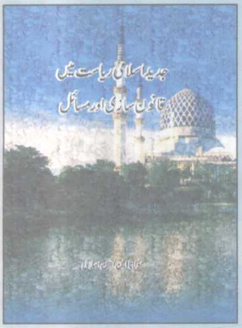
مشق نمبر ۲۹

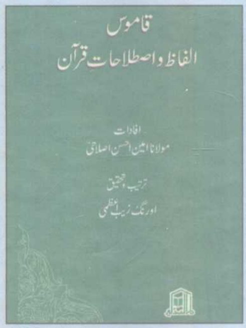
ا۔ اردو میں ترجمہ:

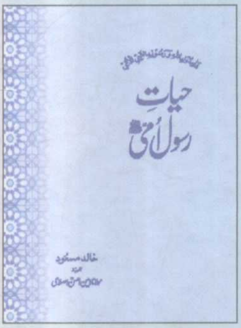
(۱) اَوْحَيْنَا اِلٰى اُمِّكَ مَا يُوْحٰى.	میں نے تیری ماں کی طرف وہ وحی کی جو ہم نے وحی کیا۔
(۲) لَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ.	کوئی اس کے باندھنے کی مانند باندھ نہیں سکتا۔
(۳) يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا.	وہ اس کے ٹھکانے کی جگہ جانتا ہے اور یہ کہ کہاں وہ سونپا جاتا ہے۔
(۴) تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ.	وہ پردے میں چھپ گئے۔
(۵) تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ.	انہوں نے حق کی نصیحت کی۔
(۶) تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِكَةُ طَيِّبِيْنَ.	ان کو فرشتے پاکیزگی کی حالت میں وفات دیتے ہیں۔
(۷) اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ.	جب وہ لوگوں سے لیتے ہیں تو ترازو سیدھا رکھتے ہیں۔ (پورا تول لیتے ہیں)
(۸) مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ.	جو اپنا وعدہ پورا کرے اور تقوی اختیار کرے تو بیشک اللہ ایسے متقیوں کو پسند کرتا ہے۔
(۹) هِيَ عَصَايَ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا.	یہ میرا عصا ہے اس پر میں ٹیک لگاتا ہوں۔
(۱۰) سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُوْنَ.	تخت، جن پر وہ ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔
(۱۱) مَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ.	ہم یقین کرنے والے ہرگز نہیں ہیں۔
(۱۲) فِي الْاَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ.	اہل یقین کے لیے زمین میں نشانیاں ہیں۔
(۱۳) هُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ.	وہ نیکوکاروں کو والی بناتا ہے۔
(۱۴) اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ.	اسے شیطان نے حیران کر دیا۔
(۱۵) لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا.	وہ کوئی حیلہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی راہ پا سکتے ہیں۔
(۱۶) لَا يَهِدِّيْ اِلَّا اَنْ يُّهْدٰى.	وہ خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی رہنمائی کی جائے۔

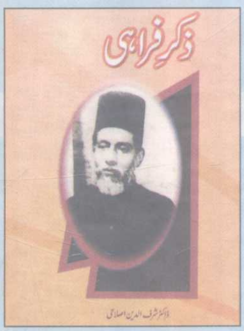
(۱۷) لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ.	وہ ایک دوسرے کو منکر سے باز نہیں کرتے۔
(۱۸) اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ.	اگر تم رک جاؤ تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔
(۱۹) اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى.	جب تم آپس میں پوشیدہ باتیں کرو تو گناہ، زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی باتیں نہ کیا کرو، بلکہ نیکی اور تقویٰ کی باتیں کیا کرو۔
(۲۰) اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ.	تم نے ہمیں دوبار مارا اور دوبار زندہ کیا۔
(۲۱) لَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.	اس چیز کی تمنا نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔
(۲۲) اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْا اِثْمًا	ہم انہیں صرف اس لیے مہلت دیے رہے ہیں تاکہ وہ گناہ میں اور بڑھیں۔
(۲۳) تَلَقّٰى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ.	آدم نے اپنے رب سے چند کلمات پا لیے۔
(۲۴) مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ.	اس نے دو سمندروں چھوڑ دیا کہ آپس میں مل جائیں۔
(۲۵) اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ.	جب دو لکھنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے لکھتے جاتے ہیں۔
(۲۶) فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ.	تو جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو۔
(۲۷) لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ.	ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے۔
(۲۸) اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ.	جب تم سے کہا جاتا ہے، اللہ کے راستے میں نکلو، تم زمین کے ساتھ چپک جاتے ہو۔
(۲۹) يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ.	اے کمبل اوڑھنے والے! اٹھو اور خبردار کرو۔
(۳۰) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ.	بیشک اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔
(۳۱) لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى.	یہ ملائے اعلیٰ کی باتیں نہیں سن سکتے۔


اسلامی
ریاست
مولانا امین احسن اصلاحی


جدید اسلامی ریاست میں
قانون سازی اور مسائل


قاموس
الفاظ و اصطلاحاتِ قرآن
افادات
مولانا امین احسن اصلاحی
ترتیب و تحقیق
اورنگ زیب اعظمی


حیاتِ
رسولِ اُمّی
خالد مسعود


ذکرِ فراہی
ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی


بدایۃ المجتہد
و
نہایۃ المقتصد
ساجد حمید